اللہ ربّ محمد صلی علیہ وسلما

یادگاری مجلہ

41 واں

سالانہ عرس مبارک

الخطیب

کتابی سلسلہ

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ الباری

منجانب: مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی : گلزارِ حبیب ٹرسٹ کراچی

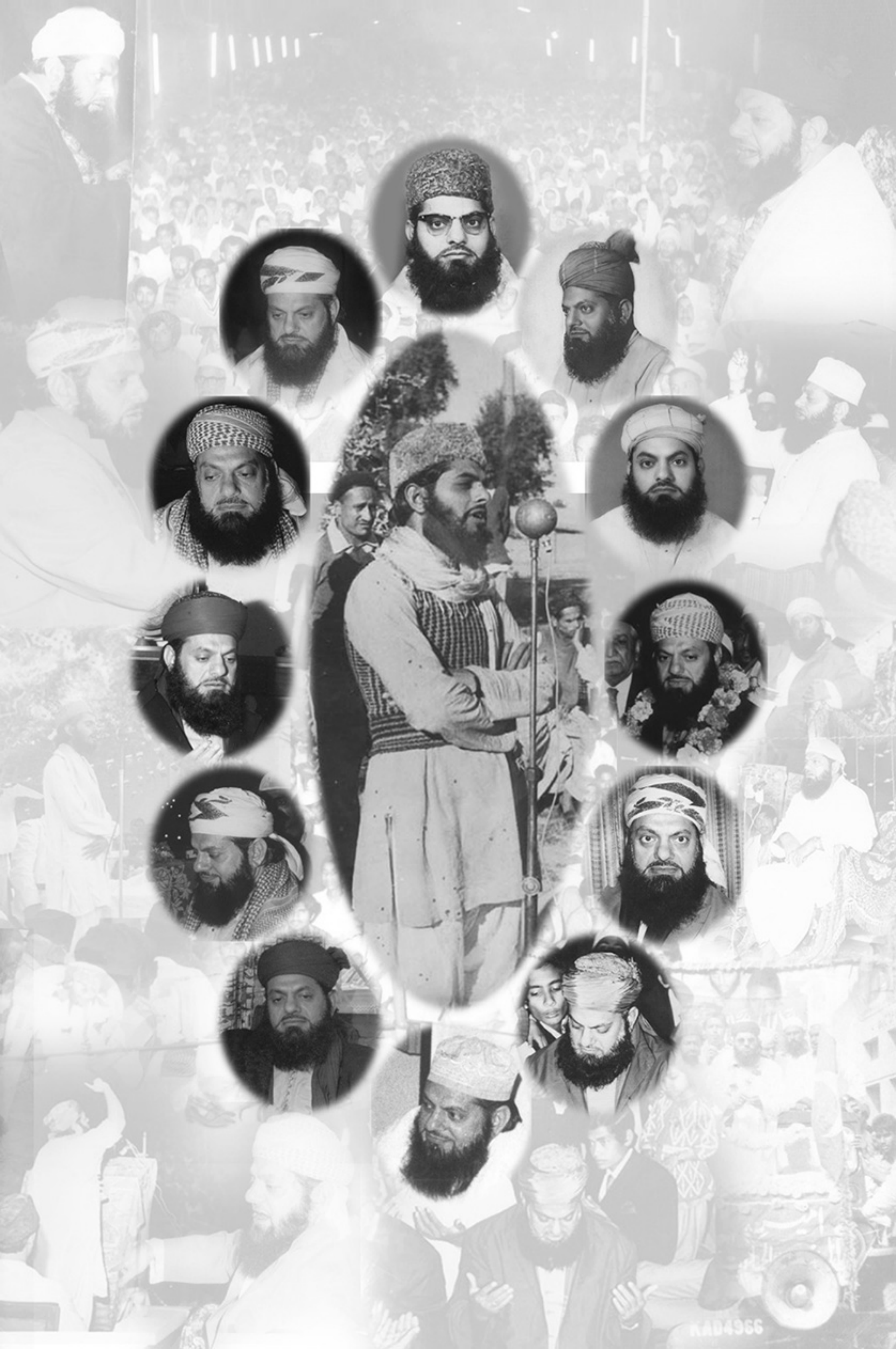
KAB4966

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور سوادِ اعظم اہلِ سنّت حقیقی کی اپیل پر

ہر سال ماہِ رجب کے تیسرے جمعۃ المبارک کو

عالمی یومِ خطیبِ اعظم

منایا جاتا ہے۔ ملک و بیرون ملک اہلِ سنّت و جماعت کی تمام مساجد میں ائمہ و خطباء کرام، خطباتِ جمعہ میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک و ملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِّ صحابہ و آلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قُدّس سرّہٗ الباری ورفع اللّٰہ درجتہ کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اہلِ سنّت و جماعت کے محسن و ممدوح سے اظہارِ محبت و عقیدت بھی ہے اور مسلکِ حق کی تائید بھی۔

ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حسبِ سابق اِس سال بھی ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی، میں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک کی تقریبات ہوں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ اہلِ سنّت کے مراکز اور مساجد و مدارس میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرِضوان کو ایصالِ ثواب کے لیے

جمعہ 02 فروری 2024ء کو یومِ خطیبِ اعظم

منانے کا اہتمام کر کے عنداللّٰہ ماجور ہوں۔ (**جزاکم اللّٰہ تعالیٰ**)

(اخبارات و جرائد کو اس سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی تفصیلات برائے اشاعت ضرور بھجوائیں)

رابطہ : 0092 21 3225 6532

موبائل : 0306-2208613 / 0311-2029386

gulzarehabibtrust@gmail.com

توجہ فرمائیں

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول (ﷺ)، خطیبِ اعظم حضرت علامہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو اس دارِفانی سے خُلدِ بریں کی طرف رحلت فرمائی۔ ان کے دوسرے سالانہ عرس سراپا قدس کے موقع پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب ''خطیبِ پاکستان (اپنے معاصرین کی نظر میں)'' شائع کی گئی۔ جس میں عمائدینِ حکومت، علماومشائخ، شاعروں، ادیبوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات وتأثرات شامل تھے۔

حضرت قبلۂ عالَم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے اب تک جمع ہونے والی تحریروں پر مشتمل ایک مجموعہ اشاعت کے لیے تیار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی وملی خدمات، اُن کی بے مثال خطابت، مسلکِ حق کے لیے تجدیدی وانقلابی کارگزاری، ملک وقوم کی تعمیروترقی ودیگر صدقاتِ جاریہ، سیاسی و سماجی مساعی، تحقیق وتصنیف اور ذات وصفات کے بارے میں اپنے مشاہدات وتأثرات (نثر ونظم) میں بلاتاخیر ہمیں بھجوادیں۔ آپ کے پاس ان کی کوئی تقریر وتحریر یا تصویر محفوظ ہو تو ہمیں اس کی نقل ضرور فراہم کریں۔ ہم اس کے لیے آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

۵۳-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-74400

53-B, S.M.C.H.Society, Karachi - 74400

فون: 3452 5343 , 3452 1323(021) 92 +

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ایک گزارش

اہلِ ایمان، اہلِ محبت سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ عرس شریف کی محفل میں اجتماعی طَور پر ایصالِ ثواب (ہدیہ کرنے میں) شمولیت چاہیں تو قرآنِ کریم، دُرود شریف، کلمہ طیبہ اور دیگر اوراد و وظائف پڑھ کر اس کی صحیح تفصیل تحریری طور پر ہمیں بھجوائیں تاکہ دِین و ملت کے عظیم محسن کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

دِینی مدارس میں اگر عرس کے ایام میں قرآن خوانی کا خصوصی اہتمام کیا جائے تو یقیناً یہ نہایت مبارک و مستحسن ہوگا۔ جزاکم اللّٰہ تعالیٰ

درسِ قرآنِ کریم

مجاہدِ اہلِ سنت، عالمی مبلغِ اسلام، خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی ہر جمعہ کو نماز سے قبل دوپہر ایک بجے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستان اوکاڑوی، کراچی میں درسِ قرآنِ کریم بیان فرماتے ہیں۔ ہر ماہ کی 21 ویں شب کو حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف پر بعد نماز عشاء ختم غوثیہ کا وِرد ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر ماہ گیارہویں شب کو گیارہویں شریف کا رُوحانی اجتماع ہوتا ہے۔ (خواتین کے لئے باپردہ نشست کا اہتمام ہوتا ہے)

اطلاع

گزشتہ کچھ برس سے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے بیان ہونے والے درسِ قرآن کی رِکارڈنگ کی جارہی ہے، وہ تمام سی ڈیز مکتبہ گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات اور درسِ قرآن براہ راست (LIVE) نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، انٹرنیٹ پر یوٹیوب میں انہیں محفوظ بھی کیا جارہا ہے۔

براہ راست (LIVE) www.facebook.com/okarviforum

رِکارڈنگ : www.youtube.com/user/okarvispeechesnetwork

www.facebook.com/okarvidigitalmedia

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

” دست بستہ “

☆ **اللّٰہ** تعالیٰ رب العزت جل مجدہ خالقِ کائنات، رحمٰن ورحیم، قادروقدیر ہے۔ وہی معبودِ حقیقی ہے۔ تمام تعریفوں کے لائق اسی کی ذات ہے۔ وہ رب العالمین ہے، ارحم الراحمین ہے، احکم الحاکمین، احسن الخالقین ہے۔ وہ مالکِ حقیقی ہے۔ سب اسی کے محتاج ہیں۔ اس کی عطا کے بغیر کسی کے لیے کوئی کمال متصور ہی نہیں۔ وہ بے نیاز، بے پرواہ مگر کریم ہے۔ یہ تمام کائنات اسی کا کارخانہ قدرت ہے۔ ہر بڑائی اسی کے شایان ہے۔ وہ مستعانِ حقیقی ہے۔ واجب الوجود اسی کی ذات ہے۔ اس کی رضا کے حصول ہی میں انسان کی ہر فوز وفلاح ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی پہچان ہمیں اپنے حبیبِ مکرم، رسول معظم ﷺ کے ذریعہ کروائی، جن کی خاطر اس نے کُل کائنات تخلیق فرمائی اور اپنا رب ہونا ظاہر فرمایا۔ وہ محبوبِ رب اپنے رب تعالی کی ذات و صفات کے مظہر کامل ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ذات وصفات پر برہان بنا کر بھیجا اور ہر خوبی وکمال کا جامع بنایا۔ اللّٰہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں وہ سب سے اعلیٰ وبالا ہیں، وہ مخلوق میں بے مثل وبے مثال ہیں۔ وہ لباسِ بشری میں تشریف لائے مگر ان کی حقیقت کو ان کے رب تعالیٰ کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔ مخلوق کو انہی کی بارگاہ اور واسطے سے ہر فیضان ملا ہے۔ ان کی پَے رَوی اور غلامی ہی میں رب تعالیٰ کی رضا ہے اور انسان کی کامیابی ہے۔ ان سے کسی طرح رُوگردانی میں خسارہ اور بربادی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ان پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرمادیا۔ وہ سید المعصومین اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ ان کی ذات میں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ان کی تعظیم وتوقیر، ان کی محبت وعقیدت ہمارے ایمان کی جان ہے اور ان کی غلامی میں ہمارے لیے امان ہے اور دارین کی فلاح ان سے کامل وفاداری میں ہے۔

رسولِ مکرم، شفیعِ معظم، نورِ مجسم ﷺ کے تمام وابستگان، ان کی ازواجِ مطہرات، ان کی اولادِ اطہار، ان کے اصحابِ اخیار کے بارے میں صحیح نظریات وخیالات اور ان کی محبت اور احترام ہمارے ایمان کی صحت وتکمیل کے لیے لازمی ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ کے آخری رسولِ پاک ﷺ کی بہترین امت کے اولیاے کرام اور علماے حق سے ہماری صحیح وابستگی ہمارے ایمان کی پختگی اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

ہمیں ہمارے دین وایمان، مذہب ومسلک کی صحیح آگہی صحیح عقائد واعمال کی معلومات ہمارے ولی نعمت، مرشد ومربّی، دینِ حق کے سچے مبلغ ومعلم، شریعت وطریقت کے آفتاب وماہ تاب، عاشقِ رسول، محبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رضی اللّٰہ تعالی عنہ کی بدولت ہوئی۔ ہمارے وہ قبلۂ عالم تھے، رہ بر ورہ نما تھے، وہ کشتۂ عشقِ رسول تھے۔ رسولِ پاک ﷺ کے ایسے سچے پکے عاشق اور محبّ کہ انہیں بارگاہِ رسالت مآب سے مقبولیت اور محبوبیت کی سند ملی۔ وہ نسبت و

محبتِ رسول میں غرق تھے۔ وہ ہمہ تن ہمہ جان فدائے رسول تھے اور ہمہ دم اسی محبت کو عام کرنے میں مشغول رہے۔ وہ دلیر، نڈر، بہادر اور اَن تھک مجاہد تھے۔ 55 برس کی مختصر عمر میں انہوں نے بحمدہ تعالیٰ صدیوں کے کام تنِ تنہا کیے۔حق وصداقت کے باب میں وہ صبر و رضا اور عزیمت و استقامت کی نا قابل تسخیر چٹان ثابت ہوے۔ان کے عہد میں ان کی نسبت صحیح العقیدہ ہونے کی پہچان رہی اور اب بھی ہے۔ وہ آج بھی محبوب و محترم ہیں۔سمتوں میں ان کے نام اور کام کی دھوم ہے۔کثیر الصفات ان کی ذات اور کثیر الجہات ان کی خدمات کے سبھی معترف ہیں۔ اپنے نصب العین کے حصول کے لیے مسائل کی بہتات اور وسائل کی کمی میں انہوں نے بہت صعوبتیں برداشت کیں،سنگ وسناں کے شدید وار سہے، وہ صدق واخلاص کے پیکر تھے، وہ کام کے دھنی تھے، وہ ہر مرحلے پر سرفراز وسرخ رُو رہے۔ان کے اساتذہ اور مشائخ کو ان پر فخر رہا۔اہلِ سنّت ان پر ناز کرتے ہیں۔انہوں نے صدقات جاریہ کے اتنے بہت سے کام کیے کہ ان پر رشک ہوتا ہے۔ چالیس برس کا عرصہ گزر گیا اور سچ ہے کہ ہم تا حال ان کے کارہائے نمایاں، ان کی مایہ ناز خدمات اور ان کی اعلیٰ صفات کا احاطہ بھی نہیں کر سکے۔ان کے بعد ماحول میں ہمیں گونا گوں مشکلات ہی کا سامنا رہا۔اس شدت کی ہنگامہ خیزی میں ہم کسی قابل ذکر کارکردگی کا کوئی مظاہرہ نہیں کر سکے۔ ہر سال سالانہ مجلّے کی تیاری اور اشاعت بھی ہمارے لیے آسان نہ ہوتی مگر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم کے لائق فائق فرزند و جانشین خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم القدسیہ نے ہر دم ہمارے حوصلے بڑھائے حالاں کہ بیگانوں سے کہیں زیادہ انہیں اپنوں نے شدت سے اپنی مشقِ ستم کا نشانہ بنائے رکھا مگر اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کا خاص فضل وکرم ہی ہے کہ وہ ہر طرح کی یلغار کے باوجود اپنے باکمال والدِ گرامی علیہ رحمہ کے نصب العین کو جاری رکھنے اور بڑھانے ہی میں ہمہ دم مشغول رہے۔ بحمدہ تعالیٰ مسلکِ حق پر ان کی استقامت اور اس کے لیے مثالی خدمات ہی ان کا خاصہ ہیں۔گزشتہ چالیس برسوں میں دین وملت کے لیے تنِ تنہا ان کی نمایاں خدمات بھی قابل رشک ہیں۔ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کا فیضان ہی ہے کہ انہیں اپنے باکمال والدِ گرامی علیہ الرحمہ کا نام روشن رکھنے کی سعادت ملی ہے۔اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب ومکرم حضورِ اکرم ﷺ کے صدقے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم القدسیہ کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے اور ہر طرح ان کی حفاظت فرمائے اور صحت و برکت کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے۔آمین

☆ کتابی سلسلہ الخطیب ،سالانہ عرس کے یادگاری مجلّے کے ''دست بستہ'' کے مشمولات کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے، کچھ احباب نے اس عنوان کے تحت بیش تر مشمولات کو سدا بہار قرار دیا اور زیادہ پسند کیے جانے والے مندرجات علیحدہ کتاب میں محفوظ کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ہمیں خوشی ہوئی کہ ہماری محنت بار آور ہوتی ہے۔ ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ متعدد علما ومشائخ اور احباب ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے مشاہدات وتاثرات حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات میں بہت عقیدت ومحبت سے بیان کرتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ سب اپنی یادداشت قلم بند کر دیں۔اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ تمام لوگوں تک منتقل ہوں گے بلکہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے کارہائے نمایاں اور ان کی مثالی خدمات کے تذکار محفوظ ہوں گے۔ہمیں امید ہے کہ ہماری اس گزارش پر

وہ سب ضرور توجہ فرمائیں گے۔

☆ اس مجلّے کی اشاعت ہر سال ہم اہلِ محبت وعقیدت سے رابطے اور سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کی ترغیب کے لیے کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب ہی ہماری کوشش ہے۔ الحمدللّٰہ ہمیں اس میں کام یابی ہوئی ہے۔ پاکستان بھر اور چالیس سے زیادہ ممالک میں اہلِ سنّت کی مساجد، مدارس، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں احبابِ قرآن خوانی اور اجتماعی فاتحہ خوانی کر کے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ ٹیلے فون، ای میل، ایس ایم ایس، فیس بک، وَھٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہم تک متعدد افراد کی طرف سے تفصیل بھی پہنچتی ہے۔ جنوبی افریقا میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم اشرفی، الحاج ابراہیم اسمال قادری، حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی اور مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور امریکا میں الحاج محمد پرویز اشرف اور سید شمیم نے اخبارات میں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہارات بھی شائع کیے۔ انڈیا میں محمد زبیر قادری، حضرت مولانا محبوب عالم رضوی اور حضرت مولانا لیاقت رضا متعدد شہروں میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کرواتے ہیں۔ برمنگھم برطانیا سے حضرت الحاج پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے فون پر بتایا کہ ہر سال وہ خانقاہ میں قرآن خوانی کا اہتمام فرماتے ہیں۔ برمنگھم میں حضرت مولانا محمد بوستان القادری بھی ہر سال اپنی عقیدت ومحبت کا بھرپور اظہار کرتے رہے اور منعقدہ تقریبات کی خبروں پر مشتمل اخباری تراشے بھی ہمیں بھجواتے تھے۔ بنگلا دیش سے حضرت مولانا ابوالبیان ہاشمی بھی فون کر کے تفصیلات بتاتے ہیں۔ جرمنی سے مولانا عبداللطیف چشتی الازہری، آسٹریا سے پروفیسر ازہر عباس سیالوی اور جناب شہریار رحمانی، امریکا سے سید منور حسین شاہ بخاری، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، صاحب زادہ معین الدین، مولانا مقصود احمد قادری، محمد الیاس حسین، سید محمد اسلام شاہ، مولانا قاری محمد یونس، الحاج چوہدری عبدالحمید، جناب صابر علی حقانی، الحاج غلام فاروق رحمانی اور محمد شفیق مہر کی کاوشیں بھی اس حوالے سے قابلِ قدر ہیں۔ آسٹریلیا سے محمد نسیم بھی ای میل میں تفصیل بھیجتے ہیں۔

☆ گزشتہ برس مرکزی عرس شریف کی تقریب میں اہلِ محبت وعقیدت کی طرف سے پیش کیے جانے والے ایصالِ ثواب میں جناب شیخ عمر علی (راول پنڈی)، الحاج پیر خالد اشرفی (اوکاڑا)، الحاج شیخ محمد اشرف و رفقاء (پیر محل)، مرکز فیضانِ مدینہ، دعوتِ اسلامی (کراچی)، الحاج محمد انور عرف اوکاڑوی اور ان کی دخترِ نیک (کراچی)، مولانا قاری گل جہاں صدیقی (کراچی)، مولانا قاری غلام عباس نقش بندی علیہ الرحمہ کے فرزندان (نوشہرہ ورکاں، میر پور)، حافظ محمد ناصر (کراچی)، شیخ نیک محمد (شرق پور شریف)، برکاتی فاؤنڈیشن کے حاجی محمد عارف برکاتی (کراچی)، پیر محمد راشد ایوب قریشی (کراچی)، مولانا قاری محمد حفیظ (لاہور)، حافظ محمد شفیق نورانی (ملتان)، متعدد خواتین اور متعدد احباب نے خاصی تعداد میں ختماتِ قرآن کا ہدیہ پیش کیا اور دُرود شریف کا سب سے زیادہ ہدیہ مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کی طرف سے تھا۔ 40 ویں سالانہ عرس مبارک کی وہ رُوداد جو پاک و ہند کے متعدد نمایاں اخبارات وجرائد اور رسائل میں شائع ہوئی، وہ ہم یہاں پھر درج کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو: ''جماعتِ اہلِ سنّت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا 40 واں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گُل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہِ

رجب کی تیسری جمعرات وجمعہ بمطابق 09اور 10 فروری 2023ءکو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گلزارِ حبیب ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام والہانہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔اس موقع پر کتابی سلسلہ ''الخطیب'' کا سالانہ یادگاری مجلّہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء ومشائخ اور عقیدت مند حضرات وخواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں، درس گاہوں، سنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی و گل پاشی کی گئی۔حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربّانی شرق پوری رحمۃ اللّٰہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علما ومشائخ اور عقیدت مندوں کے ہمراہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوۃ وسلام کا وِرد کیا گیا۔(علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے اعلان کے مطابق تمام اہلِ عقیدت نے مزار شریف پر کپڑوں کی زیادہ چادریں چڑھانے کی بجائے حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے متعدد مستحق افراد کو پوشاکیں تقسیم کیں)۔ خطیبِ اعظم کے فرزندان ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی اور حامد ربانی اوکاڑوی کے علاوہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی حافظ آبادی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، پیر فضل الرحمٰن اشرفی، مفتی اعظم افریقا مولانا محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی، مولانا عاشق حسین سعیدی، پیرزادہ ازہر شاہ ہمدانی، مولانا خدا بخش سعیدی، مولانا حامد رضا مہروی، حاجی محمد حنیف طیب، سید رفیق شاہ، صوفی محمد حسین لاکھانی، انجینئر سید حماد حسین، صاحب زادہ فرحت حسن خان نوری اور دیگر کے علاوہ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ وہ ہستیاں جو اللّٰہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت اور انتخاب ہوتی ہیں حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ان میں نمایاں تھے اور بلاشبہ عطائے رسول تھے۔انہیں قدرت نے جو خصوصیات عطا کی تھیں ان کی بدولت انہیں قلوب واذہان کی تسخیر کی قوت وصلاحیت بھی ملی تھی وہ ہر بارگاہ، درس گاہ اور خانقاہ میں محبوب ومحترم تھے، وہ سچے عاشقِ رسول تھے اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب تھے اسی لیے سمتوں میں انہیں پذیرائی ملی۔الیکٹرانک میڈیا اور وسائل کی بہتات کے بغیر ان کی اَن تھک جدوجہد کی وجہ سے ان کی شہرت ومقبولیت مثالی رہی جو آج بھی قائم ودائم ہے۔ان کی شخصیت ہمہ صفت اور خدمات ہمہ جہت اور مثالی ہیں۔ جماعتِ اہلِ سنّت اور دعوت اسلامی جیسی تنظیمیں انہی کا فیضان ہیں۔ وہ وسعتِ قلبی رکھنے والے میر کاروانِ اہل سنّت تھے۔تحریک قیام پاکستان، تحریکِ تحفظ عقیدہ ختم نبوت، تحریکِ دفاع پاکستان، تحریکِ نفاذ نظام مصطفیٰ اور تحریک اتحاد بین المسلمین کے وہ قافلہ سالار اور مثالی رہ نما تھے۔ان کی زندگی مسلسل جدوجہد اور دین وملت کی خدمت میں گزری۔ وہ ولی کامل اور مردِ حق تھے۔اہلِ بیت واصحاب نبوی کے حوالے سے حقیقی، صحیح اور معتدل موقف رکھتے تھے انہوں نے جرأت وہمت اور بے باکی کے ساتھ تادمِ آخر صحیح عقائد ہی کی ترجمانی کی۔انہوں نے اہل سنّت کو متحد رکھا۔عشقِ رسول اور ناموسِ رسالت کے باب میں وہ عزیمت واستقامت کے ساتھ مردِ میداں اور قابلِ تقلید امیرِ کارواں رہے وہ عہد ساز اور عہد آفرین ہستی تھے۔ان کی خوبیوں کی وجہ سے زمانہ ان سے حسد کرتا تھا ان کے اساتذہ ومشائخ کو بھی ان پر ناز تھا

اوراہلِ سنّت و جماعت کا وہ اعتبار وافتخار تھے۔تجدید واحیاے دین کے لیے ان کے مساعی جمیلہ نا قابل فراموش ہیں ۔تحفظِ عقائد اور اصلاح اعمال کے لیے انہوں نے کارہاے نمایاں انجام دیے۔ان کے صدق واخلاص اور جرأت واستقامت نے انہیں نمایاں رکھا۔وہ اپنی طرز خطابت کے موجد وامام تھے اور ان کی طرزِ خطابت اتنی مقبول ہوئی کہ جس کسی نے اسے اپنایا وہ بھی کامیاب ہوا۔اقلیمِ خطابت کے تاج دار ہونے کے ساتھ وہ مثالی محقق ومصنف بھی تھے،ان کی ہر تصنیف کام یاب اور مقبول ہوئی۔ملک وملت کے لیے وہ قابلِ قدر راہ نما تھے اور انہوں نے وطنِ عزیز اور ملت اسلامیہ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ان کی شاہ کار تصنیف ذکرِ جمیل ملت پر ان کا احسان ہے۔ان کی شہرت ومقبولیت آج بھی مثالی ہے اور یہ ان کی سچی اور اچھی شخصیت ہی کا فیضان ہے کہ انہیں علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جیسا فرزند ملا جو آج سمتوں میں اہلِ سنّت کے غیر متنازع اور پسندیدہ قابل فخر رہنما ہیں۔دنیا بھر سے لاکھوں اہلِ عقیدت انٹرنیٹ کے ذریعے عرس شریف کی تقریبات سے وابستہ رہے۔مجلسِ خواتین گلِ زارِ حبیب کی طرف سے آخر میں پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں ۔ بغداد شریف، داتا دربار،اجمیر شریف اور متعدد درگاہوں میں حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی فاتحہ خوانی کروائی گئی۔
اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے سولہ لاکھ تریپن ہزار ایک سو چھتیس مرتبہ(16,53,136) قرآنِ کریم ☆ ننانوے لاکھ انہتر ہزار دو سو پینسٹھ مرتبہ(99,69,265) قرآنی سورتیں ☆ دو کروڑ اڑتالیس لاکھ ستانوے ہزار چار سو باسٹھ(24,897,462) قرآنی آیات ☆ ایک کھرب تینتیس اَرب چھیالیس کروڑ سینتیس لاکھ پانچ ہزار نو سو اکیاسی (133,463,705,981) دُرود شریف ☆ ایک کروڑ نو لاکھ چھیانوے ہزار چھ سو بیاسی(10,996,682) کلمے ☆ اکتالیس لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو بیس(4,135,620) اسماے حسنٰی ☆ ایک کروڑ سینتالیس لاکھ اٹھاون ہزار آٹھ سو چورانوے(14,758,894) استغفار☆ اکتیس ہزار ستاون (31,057) قرآنی پاروں ☆ کروڑوں مرتبہ متفرق کلمات وتسبیحات اور مختلف متعدد اَوراد واذکار کے وِرد، ان گنت طواف،عمرے،روزوں،ان گنت نوافل،محافل اور نیکیوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔عقیدت مندوں نے ایصالِ ثواب کے لیے مکہ مکرمہ میں عمرہ وطواف کیے اور روضہ رسول (ﷺ) پر بھی فاتحہ خوانی کی،ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گلِ زارِ حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 10 فروری 2023ء کو دنیا بھر کے 43 ممالک میں عقیدت واحترام سے مساجد ومراکزِ اہل سنت میں سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔
مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں مولانا غلام حسین گولڑوی،سید ازہر شاہ ہمدانی،صاحب زادہ فاروق حیدر شاہ ہمدانی،مولانا شوکت سیالوی، پیر صابر زمان،محمد عاطف بلو،الحاج توفیق قائم خانی،احمد رضا قائم خانی،سید محمد جنید شاہ،الحاج جاوید اقبال،محمد آفتاب اقبال،سید عادل شاہ اسحاق،شیخ محمد رفیق،محمد حمزہ ظفر ،اسامہ رضا قادری، شیخ خلیل احمد، شیخ جمیل احمد، زبیر اسحٰق،مولانا ایوب الرحمٰن اوکاڑوی،مولانا ابوبکر گورمانی، امیر بیگ معصوم، قاری محمد اقبال، قاری محمد طارق، حافظ طاہر قادری،سید عمیر شاہ، پیر صدام حسین سلطانی،مولانا خدا بخش سعیدی، آصف رضا قادری، الحاج ساجد یعقوب، ڈاکٹر سید انور نیازی، سید سمیع اللہ حسینی،سید اسلم غزالی،سید ثاقب علی،علامہ عبد المالک قادری،محمد کاشف سعیدی،مولانا قاری

ضیاء اللہ نقشبندی، علامہ محمد انصر، قاری امتیاز سعیدی، علامہ یار محمد سعیدی، علامہ مزمل حسین، قاری محمد امین ،علامہ مزمل حسین، مفتی محمد راشد سعیدی، سید ریحان علی چشتی، حاجی جاوید معرفانی، شیخ محمد آفتاب، لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل، ملتان سے شیخ محبوب الٰہی اور ان کے فرزند، بزمِ فیضانِ وارثیہ کے الحاج سید عبدالماجد وارثی مع احباب، انجمن مجاہدین مصطفیٰ کے وقاص مصطفیٰ اور متعدد معززین نے خصوصی شرکت کی۔ انجمن طلباءِ اسلام اور بزم فیضان وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات و جرائد نے سالانہ عالمی یوم خطیب اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے وژن چینلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیب اعظم کا 41 واں سالانہ عرس مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ 01-02 فروری 2024ء کو منایا جائے گا۔ (رپورٹ: حمید اللّٰہ قادری، حیدر علی قادری)

☆ 33ویں سالانہ عرس مبارک میں خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ کے فرزند صاحب زادہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی پہلی مرتبہ مدعو کیے گئے اور سامعین نے انہیں بہت سراہا اور پسند کیا۔ اس کے بعد سے انہیں مسلسل مدعو کیا گیا۔ عرس شریف کی تقریبات میں ملک و بیرون ملک سے عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور دنیا کے 43 ملکوں میں اور ملک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں ایصال ثواب کے لیے سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم منایا گیا۔ 92 ٹی وی چینل نے بھی صبحِ نور پروگرام میں خصوصی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جناب جنید اقبال کی میزبانی میں خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے علاوہ پروگرام میں مخدوم پیر سید محمد اشرف اشرفی جیلانی اور پروفیسر عمیر محمود صدیقی نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ روزنامہ جنگ کراچی، روزنامہ 92 کراچی، لاہور، روزنامہ نوائے وقت کراچی، لاہور، ماہ نامہ عقیدت (حیدر آباد)، ہفت روزہ ارضِ پاک (حیدر آباد) اور ہفت روزہ کاروانِ وطن (حیدر آباد) اور متعدد جرائد نے خصوصی مضامین اور سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہار شائع کیے۔

☆ دنیا بھر کے متعدد ممالک کی مساجد اہلِ سنّت اور مراکز میں علما و مشائخ، اساتذہ و طلبا، مختلف تنظیموں کے سربراہان و کارکنان اور عقیدت مندوں نے 10 فروری 2023ء کو 40واں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کا اہتمام کیا۔ پشاور میں الحاج سید اسد علی شاہ بخاری اور حلقہ ریاض الجنۃ کے وابستگان، اوکاڑا میں حضرت مولانا محمد اقبال چشتی، پیر خالد اشرفی، قاری عاشق حسین، حمزہ نورانی، پتوکی میں شیخ محمد خلیل، ملتان میں حافظ محمد شفیق نورانی، بہاول پور میں جنید رضا قادری، گل ریز قادری، سیال کوٹ میں الحاج خواجہ محمد نعیم اور میاں ارسلان اقبال اور لاہور میں اچھرہ کے مولانا قاری محمد حفیظ، قاری محمد نعیم، نوجوان رہ نما جناب محمد نواز کھرل، محافل نعت کے حوالے سے ممتاز شخصیت جناب ملک محمد خلیل، شیخ فیصل ظہیر، شیخ عقیل احمد، قاری محمد یونس قادری، راول پنڈی اور اس کے قرب و جوار میں جناب محمد عمران مانی، شیخ عمر علی، محمد حمزہ سجاد اور مولانا قاری مظہر عباس اور ان کے رفقاء نے متعدد مقامات پر سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منا کر ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ کراچی شہر میں بزم فیضان وارثیہ کے جناب سید عبدالماجد وارثی نے اپنی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا۔ سحر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام بھی سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں وائس چیئرمین جناب سید رفیق شاہ اور دیگر نے خطاب کیا، اس پروگرام کی اخبارات

میں نمایاں خبریں شائع ہوئیں ۔ برطانیا میں پیرزادہ مصباح المالک لقمانوی ، الحاج مفتی محبوب الرحمٰن ، مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی ، الحاج محمد عرفان نقش بندی ، بھارت میں تحریک فکرِ رضا کے جناب محمد زبیر قادری ، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی ، شیخ فرید نثار ، حیدرآباد دکن میں محمد مصطفیٰ اوران کے وابستگان ، حضرت پیرزادہ محمد عبدالباقی اشرفی اوران کے وابستگان ، حضرت مولانا لیاقت رضا اور مولانا محبوب عالم اوران کے مریدین ، بنگلا دیش میں رضا اسلامک اکاڈمی کے مولانا محمد بدیع العالم رضوی ، مولانا محمد عبداللّٰہ ، احسن العلوم جامعہ غوثیہ چاٹ گام کے مولانا ابوالبیان ہاشمی ، مولانا محمد عبدالمنان ، آس ٹریلیا میں مولانا افتخار ہزاروی ، راجا عبدالحمید ، محمد نسیم خاں ، مولانا محمد نواز اشرفی ، ماری شس میں سنّی رضوی سوسائٹی کے ارکان ، مولانا مقبول احمد اشرفی ، شہلا رضوی بنت خطیبہ مولاتنا سیدہ عاکفہ رضوی ، زم باب وے میں الحاج منصور رضا قادری ، ڈربن جنوبی افریکا میں مولانا محمد بانا شفیعی قادری ، الحاج احمد رشید ، الحاج ابراہیم اسمال قادری ، تنویر ہاشم منصور ، مولانا محمد عثمان سلہری ، سید محمد علی ، سوازی لینڈ میں ابراہیم رضا منصور ، محمد نورانی منصور ، احمد غلام محمد منصور ، قاسم محمد منصور ، رضا اکادمی کے ارکان ، مولانا آفتاب قاسم ، کیپ ٹاؤن میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم ذالگاؤنکر اشرفی ، الحاج محمد اسحٰق اشرفی ، پری ٹوریا میں دارالعلوم پری ٹوریا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی ، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اوران کے رفقاء ، الحاج زاہد ابراہیم کریم ، الحاج ابوبکر کریم ، جوہانس برگ میں مولانا اسلم سلیمان ، الحاج ڈاکٹر عبداللّٰہ منصور ، جرمنی میں مولانا عبداللطیف چشتی ازہری ، آسٹریا میں پروفیسر ازہر عباس سیالوی ، شہریار رحمانی ، میاں خلیل احمد ، امریکا میں الحاج اے لئیق بیگ ، جناب غلام فاروق رحمانی ، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی ، الحاج محمد پرویز اشرف ، محمد شفیق مہر ، الحاج چودھری عبدالحمید و برادران ، سید منور علی شاہ بخاری ، محمد الیاس ، مولانا مقصود احمد قادری علاوہ ازیں ملاوی ، اِس پین ، ری یونین ، متحدہ عرب امارات ، کویت وغیرہ سے احباب نے ٹیلی فون ، ای میل اور خطوط کے ذریعے ہمیں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم (علیہ الرحمہ) منائے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کیا ۔ اللّٰہ کریم احباب کی ان کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے ، آمین

☆ سالانہ عرس مبارک پر '' کتابی سلسلہ الخطیب '' کا یہ یادگاری مجلّہ عرس شریف سے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل شائع ہوتا ہے کیوں کہ پچاس سے زیادہ ممالک میں لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے ۔ اس کے لیے ہم بہت سی رقم ڈاک پر خرچ کرتے ہیں ۔ ہمیں اس لمحے بہت افسوس ہوتا ہے جب کچھ لوگوں کو بھیجے گئے مجلّے صرف اس لیے واپس آجاتے ہیں کہ ان کے پوسٹل ایڈریس (پتے) تبدیل ہوگئے اور انہوں نے ہمیں نئے پتے نہیں بھجوائے ۔ وہ تمام لوگ جنہیں ہر سال مجلّہ پہنچتا رہا ہے اگر ان کا پتا بدل گیا ہے تو وہ ہمیں نئے پتے سے ضرور آگاہ فرمائیں ۔ گزشتہ برس 39 ویں سالانہ عرس کا مجلّہ بھی بیرونِ ملک نہیں بھیجا جاسکا ۔ محکمہ ڈاک کا کہنا تھا کہ فضائی رابطہ اور سروس بند ہے ، ڈاک خرچ بھی بتایا گیا کہ فی رسالہ چار سو روپے سے زائد ہوگا اور کوئی ضمانت نہیں ہوگی کہ رسالہ پہنچے گا یا تلف کردیا جائے گا ۔ انٹرنیٹ کے ذریعے پی ڈی ایف کی شکل میں یہ یادگاری مجلّہ دنیا بھر میں پہنچایا گیا البتہ پاکستان میں ڈاک کے ذریعے پوسٹ کیا گیا ۔ اس سال بھی بیرونِ ملک بھجوانے کی گنجائش فی الحال نظر نہیں آرہی ۔ گزشتہ اور تازہ مجلّہ درج ذیل لنک پر

ملاحظہ فرمائیں۔

www.google.http://kaukabnooraniokarvi.com/all-books
www.facebook.com/Allaamahkaukabnooraniokarvi

☆ حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب بہت عرصے سے آگاہ کررہے ہیں کہ دشمن عناصر کی سازش ہے کہ ملک میں سیکولرازم رائج کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے علماء اسلام کو لوگوں میں متنازع بنادیا جائے تاکہ عوام کا ان سے اعتماد اٹھ جائے اور لوگوں میں ایمانی غیرت اور جذباتیت ختم یا کم ہوجائے۔ بنام علماء ایسے لوگ متعارف کروائے جائیں جن کی وجہ سے غلط تاثرات قائم ہوں۔ روز ہی کوئی نیا موضوع، کوئی اختلافی بات اُجاگر کر کے فتنہ وفساد بڑھایا جائے۔ ان سازشوں کے محرک یہود اور ان کے آلہ کار قادیانی ہیں۔ ایسے میں ہم سب کو بہت ہوش مندی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے دشمنوں کو ناکام فرمائے۔

☆ ”جڑاں والا میں جس شخص نے قرآن کی بےحرمتی کی، اس کے ورق پھاڑے، ان پر توہین آمیز کلمات لکھے، نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی، وہ کہاں ہے؟ اس کو کیوں فرار کرایا گیا؟ اس واقعے کے بعد سے ہمارا میڈیا نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے معاہدے اور خطوط دکھا کر ایک خاص تاثر دینے کی کوشش میں ہے کہ تمام مذاہب یکساں درجہ رکھتے ہیں۔ دو قسم کے کافر ہوتے ہیں، ذمی اور حربی، ایک سے جنگ ہوتی ہے، ایک آپ کی رعایا بن جاتے ہیں، اگر قانون کے ماننے والے ہوں تو انہیں حقوق دیے جائیں گے۔ کسی نے اگر چرچ جلایا ہے، مجھے ہرگز قبول نہیں، کسی نے اگر عیسائی کا گھر جلایا ہے، مجھے گوارا نہیں، اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، مگر جس نے پہلے قرآن کریم کی بےحرمتی کی ہے، اس کو سزا کیوں نہیں دی جارہی؟ اسے سزا دی جانی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی ایسا نہ کرے۔ اس کے اگلے ہی دن ساہی وال میں حادثہ ہوا، اس کے بعد ڈن مارک میں پھر قرآن کریم کی بےحرمتی کی گئی، اس پر کیوں کوئی کچھ نہیں بول رہا؟ وہ خاتون جس نے اہانتِ رسول ﷺ کا ارتکاب کیا تھا، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیراعظم نے اسے آزاد کرایا تھا۔ جس شخص کے مقیّد ہونے کی بنا پر کچھ لوگوں نے اس سال یوم آزادی منانے سے انکار کردیا تھا، اس نے امریکا جاکر اس شاتمہ کی رہائی کا سہرا اپنے سر لیا تھا۔ جڑاں والا میں گھر جلانے والے ایک ایک شخص کو آپ نے تلاش کر کے گرفتار کیا، بہت خوب، لیکن جس نے اشتعال دلایا اسے سزا کیوں نہیں دی جارہی؟ عدل کے تقاضے کیوں پورے نہیں کیے جارہے؟ اس سانحے کے بعد کتنے ہی مسلمانوں نے وہاں جاکر مسیحوں سے تعزیت کی، معافی چاہی، مگر چند سال قبل جب مشتعل عیسائی ہجوم نے سرِعام دو مسلمانوں کو نذرِ آتش کردیا تھا، اس وقت کتنے عیسائی آئے تھے ہم سے معافی مانگنے؟ تصویر کے دونوں رخ سامنے رکھے جانے چاہئیں۔ غیر مسلمین کو ناحق تکلیف پہنچانا بہرصورت ناجائز اور قابلِ مذمّت ہے، لیکن جو شخص اس بدامنی کی اصل وجہ ہے، اسے کیوں فرار کرادیا گیا؟ جڑاں والا کا حادثہ ہو یا سیال کوٹ کا، جب تک آپ کے ہاں عدل اور قانون کی عمل داری نہیں ہوگی، آپ لوگ اسی طرح اپنے ملک کو بدنام کرتے رہیں گے۔ ہمارے حکم ران غیروں کو خوش کرنا چاہتے ہیں، اللّٰہ اور اس کے رسول

ﷺ کو خوش نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے اندر غیرتِ ایمانی کیوں نہیں ہے؟''

☆ آن لائن ''اوکاڑوی فورم'' پر ہفتہ وار سوال و جواب کی نشست ''ہم اور آپ علامہ اوکاڑوی کے ساتھ'' میں حضرت خطیبِ ملت کی یہ گفتگو بھی ''بوجوہ'' اس مجلّے میں شامل کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو: ''12 اگست 2023ء کو منڈی بہاؤالدّین، پنجاب کے علاقے بھکھی شریف میں حافظ الحدیث حضرت پیر سیّد جلال الدین شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فرزند حضرت پیر محمد مظہر قیوم صاحب کا عرس تھا، حضرت حافظ الحدیث اور ان کے فرزند کے بارے میں علمائے اہلِ سنّت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ جناب پیر مظہر قیوم صاحب کے فرزند کی دعوت پر میں وہاں حاضر ہوا، وہاں میرا خطاب بھی ہوا۔ اپنا خطاب مکمّل کر کے میں کرسی پر آ کر بیٹھا ہی تھا کہ وہاں علامہ سیّد عرفان شاہ صاحب مشہدی (☆) تشریف لائے۔ وہاں موجود تمام حضرات سمیت میں نے بھی ان سے مصافحہ کرلیا اور فوراً میں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔ بس یہ مختصر سا واقعہ ہوا وہاں۔ اس کی تصویر سوشل میڈیا پر نشر ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے اس پر جو تبصرے کیے وہ پڑھ کر مجھے ہنسی بھی آئی اور رونا بھی آیا۔ ہنسی صرف ایک تصویر کی بنا پر اخذ کیے گئے نتائج پر آئی۔ کیا کسی سے صرف ہاتھ ملانے کی وجہ سے میرا ایمان چلا گیا؟ کیا میرا موقف بدل گیا؟ کیا میرے عقائد میں فرق آ گیا؟ اگر یہی بات ہے تو پھر جن لوگوں نے مجھ پر اعتراض کیا وہ خود کس کس سے ہاتھ ملاتے بلکہ معانقے کرتے رہے ہیں؟ خوش گوار ماحول میں تحائف لیتے دیتے رہے ہیں؟ خود ان کے ساتھ شوق سے تصویریں بنواتے رہے ہیں؟ رونا اس بات پر آیا کہ اہلِ سنّت کا کیا اب یہ حال ہو گیا ہے کہ مجھ جیسے شخص پر بھی لوگ شکوک اور شبہات کا اظہار کریں گے؟ الحمدللّٰہ! الحمدللّٰہ! الحمدللّٰہ! ثمّ من کرم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم میں سنّی ہوں، میرے ایمان میں شک کرنا آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ الحمدللّٰہ تعالیٰ لوگ میرے حوالے سے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اوکاڑوی والے سنّی ہیں اور آپ لوگوں نے مجھے ہی ہدف بنالیا؟ صرف ہاتھ ملانے پر آپ نے کیا سمجھا کہ میں ان کے کسی غلط موقف کی حمایت کر رہا ہوں؟ مجھے وضاحت کی ضرورت نہیں تھی، میں فقط اس لیے یہ باتیں کر رہا ہوں کہ کہیں لوگ مخالفین کی تحاریر پڑھ کے بدگمانی کا شکار نہ ہو جائیں۔ بہت افسوس ہے، کسی صاحب نے میرے لیے سوالات کی فہرست ترتیب دے دی، کسی صاحب نے میرے متعلّق لکھ دیا کہ ''رند کے رند رہے ہاتھ سے جنّت نہ گئی''، کسی نے لکھا کہ ''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا'' ایسی باتیں آپ میرے بارے میں لکھ رہے ہیں؟ اگر سخت الفاظ کہوں تو میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ جنہوں نے میرے عقیدے میں شک کیا ہے اللّٰہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ توبہ کرلیں ورنہ وہ اپنے بدعقیدہ ہونے کی تیاری کرلیں، کیوں کہ انہوں نے مجھ پر میرے ایمان کے حوالے سے حملے کیے ہیں۔ یاد رکھیے گا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے سنّیت کے لیے قربانیاں دی ہیں، کوئی تفاخر نہیں ہے، دعا ہے کہ اللّٰہ پاک قبول فرمائے اور میرے لیے اسے بخشش کا سامان کردے۔ آپ نے یہ سنا ہوگا کہ ہر تقریر کے اختتام پر میں یہ جملے کہتا ہوں کہ 'گفتگو میں مجھ سے کہیں کوئی غلطی یا کوتاہی ہوئی ہو تو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں'، شاید کسی اور سے یہ جملے نہیں سنے ہوں گے آپ نے، مجھے اتنی فکر رہتی ہے اپنے ایمان کی۔ میرے عقیدے، میرے

(☆) (واضح رہے کہ علامہ سید عرفان شاہ مشہدی خطیبِ اہلِ سنّت ابوحفص علامہ سید مظفر حسین شاہ کے سمدھی ہیں۔)

موقف کو کمزور نہ سمجھیں، میں کسی غلط کی نہ کبھی تائید کرتا ہوں، نہ حمایت اور ان شاء اللّٰہ کبھی کروں گا بھی نہیں۔ جس کا موقف غلط ہے وہ غلط ہے، جس کی باتیں غلط ہیں وہ غلط ہیں، لیکن صرف ہاتھ ملانے پر آپ لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں؟ سب کی طرف سے کیا ان (علامہ سید عرفان شاہ صاحب) کے بارے میں متفقہ موقف، کوئی فتویٰ یا کوئی حکم واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے؟ حیران ہو رہا ہوں میں۔ ایسی باتیں کرنے سے پہلے آپ کو سو بار سوچنا چاہیے تھا۔ میں یہی کہوں گا کہ اللّٰہ آپ کو توبہ کی توفیق دے، ورنہ کہیں آپ بدعقیدگی کا شکار نہ ہو جائیں۔ الحمدللّٰہ میں اپنے صحیح عقائد پر کاربند ہوں، اللّٰہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے ایمان کی حفاظت فرمائے اور مجھے آپ جیسے فتنوں سے بچائے۔'' (24 اگست 2023ء)

☆ ''بلوچستان کے شہر مستونگ میں میلاد النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کے جلوس میں دھماکہ ہوا، 25 سے زائد افراد لقمۂ اجل بن گئے جن میں علماء بھی شامل تھے، اللّٰہ عزّ وجل ان کو مرتبۂ شہادت نصیب فرمائے۔ کچھ عرصہ قبل، جڑاں والا میں جب حادثہ ہوا تھا، اس وقت پوری قوم نے یک زبان ہو کر اس واقعہ کی مذمّت کی تھی اور ایک بڑی تعداد مسیحی برادری کی دل جوئی اور اشک شوئی کو بھی پہنچی تھی۔ میرا سوال ہے، کیا مستونگ میں جو لوگ شہید ہوئے کیا وہ انسان نہیں تھے؟ اس ظلم کے خلاف تو کسی حلقہ کی جانب سے کوئی پریس کانفرنس نہیں کی گئی، نہ ہی اراکینِ اسمبلی وہاں ان کی مدد کو گئے۔ کیا وجہ ہے اس امتیازی سلوک کی؟ کیا خونِ مسلم اتنا ہی ارزاں ہے؟ کینیڈا میں ایک سکھ کا قتل ہوا، پوری دنیا میں شور ہے، بھارت اور کینیڈا نے ایک دوسرے کے سفارت کاروں کو ملک چھوڑنے کا کہہ دیا ہے، یہاں تک کہ امریکا کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ بھارت تحقیقات میں تعاون کرے۔ یہ سب وہ لوگ انسانی جان کو اہم جان کر کر رہے ہیں اور دوسری طرف پاکستان میں یہ حال ہے کہ علماء کرام و دیگر شرکائے جلوس پر میلاد النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کے دن قیامت ٹوٹ پڑی مگر نہ میڈیا، نہ حکم ران، نہ عدلیہ اور نہ ہی افواج کی جانب سے کوئی وہاں پہنچا۔ جڑاں والا واقعہ کے بعد تو سبھی پہنچ گئے تھے، مسلمانوں کے لیے وہ درد کیوں نہیں ہے؟ اس واقعہ کی محض مذمّت کے ساتھ ساتھ مرمّت بھی ضروری ہے ایسے شر پسند عناصر کی، اور ان تمام لوگوں کی جو ایسے واقعات کا سبب یا محرّک ہوتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات سے حکومت کی چشم پوشی ناقابلِ برداشت ہے۔ 2006ء میں بھی نشتر پارک، کراچی میں عید میلاد النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کے موقع پر اسی طرح کا واقعہ ہوا تھا، جس کے زخمیوں میں مَیں بھی شامل ہوں، آج تک میرے جسم میں اس دھماکہ خیز مواد کے ٹکڑے ہیں، 62 افراد میری آنکھوں کے سامنے جاں بحق ہوئے، شاید یہی زخم، یہی خون کے چند قطرے بخشش کا سامان ہو جائیں۔ میں اس موقع پر یہی کہوں گا کہ حکم رانوں کی طرف سے یہ طبقاتی تقسیم انتہائی غیر منصفانہ ہے، اگر مظلوم کسی خاص فرقے سے تعلق رکھتا ہو تو رویّہ اور ہوتا ہے، اہلِ سنّت چوں کہ امن پسند ہیں اس لیے ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جاتا ہے۔ اللّٰہ پاک ان تمام اہلِ ایمان کو جو عید میلاد النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم والے دن حادثہ میں جاں بحق ہوئے، مرتبۂ شہادت عطا فرمائے اور ان کے وابستگان کو ان سے محرومی پر صبر عطا کرے۔'' (5 اکتوبر 2023ء)

☆ ''میرے گھر کے پڑوس میں آئی ٹیکس اور فولیوتھری جیسے کاروباری دفاتر قائم ہیں۔ قارئین میری بات کو میرا درد سمجھئے گا، میں کسی کی ذات کو ہدفِ تنقید نہیں بنا رہا۔ ان دفاتر میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کام

کرنے کے لیے آتے ہیں، مگر ہو کیا رہا ہے؟ ان دفاتر کے باہر لڑکیاں سرِ عام نامناسب لباس میں لڑکوں کے ساتھ سگریٹ پیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ کیسا معاشرہ ترتیب پا رہا ہے؟ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کیا ان لڑکیوں کے والدین انہیں اجازت دے رہے ہیں، یا وہ ان کی نافرمانی میں ایسا کر رہی ہیں؟ دین کی ذرا پرواہ نہیں، لباس کا کچھ خیال نہیں، شرم و حیا کا کوئی پاس نہیں۔ ہماری شناخت کیا ہے؟ مسلمان، ہم کچھ تو اپنے وقار کا لحاظ رکھیں۔ ہم اغیار کی چال چلتے ہوئے کس سمت جا رہے ہیں؟ یہی روش رہی تو نسلیں بگڑ جائیں گی۔ یہ لڑکیاں جن کا نامحرم لڑکوں کے ساتھ تعلق ہے، کیا یہ گھر داری کریں گی؟ کیا یہ سسرال کے ساتھ رہیں گی؟ کیا یہ بچوں کی صحیح ماں بن سکیں گی؟ یہ لڑکے اپنے گھروں میں دین کو اہمیت دیں گے؟ میں کمائی کو برا نہیں کہہ رہا، جو کمائی جائز ہے وہ جائز ہے، مگر، کیا طریقے اختیار کیے ہوئے ہیں؟ کیا اب ہماری لڑکیاں ایسے لباس پہنیں گی؟ کیا ہمارے نوجوان اب لڑکیوں کی شباہت اختیار کریں گے؟ اور پھر سرِ عام جس طرح کی گفت گو اور جو انداز اپنایا جا رہا ہے، بہت افسوس ہوتا ہے ایسے مناظر دیکھ کر۔ ہماری کچھ اقدار تھیں، کچھ طور طریقے تھے، ہم سب فراموش کرتے جا رہے ہیں۔ اچھی بات کی جائے تو طرح طرح کی پابندیاں لگتی ہیں، لیکن اس طرح کی حرکات پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ یہ میرا درد تھا جو میں نے آپ سب کے سامنے بیان کیا۔ خدارا، ماں باپ بھی، اولاد بھی، خیال کریں کچھ۔'' (23 نومبر 2023ء)

☆ ''ایک وِیڈیو کلپ مجھے کسی نے بھیجا، ''مقاصدِ کربلا'' نام کے ایک فیس بُک پیج پر حال ہی میں اپلوڈ ہوا ہے۔ جب سے وہ کلپ میری نظر سے گزرا ہے اس وقت سے میری طبیعت پر بہت بوجھ ہے۔ میرے قریبی رفقا نے یہ محسوس کیا ہے کہ گزشتہ چند ایّام سے میرے لہجے میں کرختی ہے، الجھا ہوا ہوں اور صحیح طرح بات نہیں کر رہا۔ میرے مزاج کی اس تبدیلی، الجھن اور پریشانی کا سبب وہی وِیڈیو کلپ ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ اس وِیڈیو میں دیکھے گئے مناظر میں آپ کے آگے کس طرح بیان کروں، تھیٹر کے اسٹیج پر ایک عورت کو حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللّٰہ تعالیٰ علیھا کا روپ دیا گیا اور ایک شخص کو سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا روپ دیا گیا، اور ایک غلط، بے بنیاد اور من گھڑت واقعہ کی منظر کشی کی گئی۔ مسلمان کہلانے والے لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اتنی گستاخی؟ اس قدر شدید توہین؟ الامان الحفیظ! کاش، یہ لوگ سمجھتے کہ یہ کوئی اچھا کام نہیں ہے بلکہ نہایت سنگین نوعیت کی گستاخی ہے۔ اہلِ بیت کی عقیدت کا دم بھرنے والے، صحابہ کرام کے معاندین سے میرا سوال ہے کہ کسی عورت کو سیّدہ پاک کے روپ میں پیش کرنے جیسی صریح توہین کا کیا جواز پیش کریں گے آپ؟ کیا یہ ہے آپ کی مخدومۂ کائنات سے عقیدت؟ وہ کتنی محترم خاتون ہیں آپ کو کچھ اندازہ ہونا چاہیے۔ ان کی قدر تو ہم کہاں جان سکتے ہیں، اللّٰہ تعالیٰ کی مقبول بندی ہیں، نبی پاک صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کی شہزادی ہیں، جنت اور تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، مولائے کائنات کرّم اللّٰہ وجھہ الکریم کی زوجہ محترمہ ہیں، حسنین کریمین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما کی والدہ ہیں۔ میں وہ الفاظ ادا نہیں کر رہا ہوں جو اشتعال کا سبب بنیں، مگر، اہلِ ایمان سے اتنا ضرور کہوں گا کہ ایسے مواقع پر ہماری خاموشی بھی جرم بن جاتی ہے۔ ہمیں صدائے حق بلند کرتے ہوئے حکمرانوں کو یہ باور کرانا ہے کہ وہ اپنے منصب کی ذمّہ داری پوری کرتے ہوئے اس طرح کے اہانت آمیز مواد کا سدِّ باب کریں۔ آخر میں، میری یہ دعا ہے کہ وہ تمام لوگ جنھوں نے یہ جسارت کی ہے اللّٰہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کرے۔'' (30 نومبر 2023ء)

☆ **''علما و مشائخ سے ایک دردمندانہ مخلصانہ گزارش''** : وطنِ عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اہلِ سنّت اکثریت میں ہیں مگر بکھرے ہوے ہیں۔ شیرازہ بندی نہیں ہو رہی۔ سچ یہی ہے کہ باہمی اتحاد و اتفاق کے لیے صدق و اخلاص سے کوئی ٹھوس اقدام بھی بھرپور طریقے سے شاید نہیں اٹھائے جا رہے۔ ذمہ داروں کی ''انا'' آڑے آ رہی ہے یا ''کوئی'' پسِ پشت ہے جو ایسا ہونے نہیں دے رہا۔ کیا سبھی تماشائی بنے رہیں؟ اس کا ''وبال'' کس پر ہوگا؟ کون جواب دہ ہوگا؟ بے لگام سوشیل میڈیا نے کوئی کسر نہیں چھوڑی، کتنے اپنے اور کتنے بیگانے ہیں جو فتنہ و فساد بپا کیے ہوئے ہیں۔ کہیں جوش ہے تو ہوش نہیں۔ اگر کہیں ہوش ہے تو وہ خاموش ہے۔ حسد ہے، کوئی مفاد ہے یا کوئی خوف؟ بدحالی میں مست رہیں یا ذمہ داری کا احساس کریں؟ کچھ خانقاہوں، درس گاہوں اور بارگاہوں سے ''بیانیے'' منظرِ عام پر آئے۔ مسلّمہ بنیادی عقائد کو واضح کیا گیا مگر گروہ ہیں کہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ فتنے ہیں کہ سمٹنے کی بجائے پھیلتے جا رہے ہیں۔ مداوا کیا ہو اور کیسے ہو؟ کچھ یوں لگتا ہے کہ ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے لیے کام کرنے والے دو عاشقانِ رسول کے بہت ہی بڑے ''جنازے'' دنیا بھر میں ''منفی اور سازشی'' عناصر سے برداشت نہیں ہوے۔ ان کی نیندیں اُڑ گئیں۔ انہیں یہ سب کیسے گوارا ہوتا۔ اہلِ سنّت کو منتشر کرنے کے لیے کتنے منصوبے بنائے گئے ہوں گے۔ کتنے ''آلۂ کار'' تیار کیے گئے ہوں گے! ختمِ نبوت کے منکرین قادیانی، ذکری، بہائی ٹولوں کے فتنے ہی کیا کم تھے کہ اب طرح طرح کے گستاخوں کی ٹولیاں سر ابھارنا چاہتی ہیں۔ یہ سب ''یونہی'' تو نہیں ہو رہا۔ کہاں کہاں اور کیسے کیسے ان کی پُشت پناہی ہو رہی ہوگی۔ مُلکی آبادی کی اکثریت اہلِ سنّت کو سیاسی، سماجی اور حکومتی سطح پر بے وقعت کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں علمی روحانی اہم نمایاں شخصیات کو ''رسمِ شبیری'' ادا کرنی ہوگی۔ تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیے عملی جہاد کرنا ہوگا۔

صحیح العقیدہ اہلِ سنّت کی تعریف نہیں بدلی نہ ہی بدلی جا سکتی ہے البتہ ''کچھ'' لوگوں کے رویے اور ان کا قول و فعل کسی قدر ضرور بدلا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت علیہ الرحمہ کے بارے میں غلط اور نامناسب کہنے لکھنے والے ''غیر'' نہیں پنپ سکے تو یہ ''ان کے'' کہلانے والے کہاں ٹھہر سکیں گے؟ ضروری ہے کہ علامہ سید عرفان شاہ صاحب، علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کے ساتھ یا ان کے بارے میں ''فیصلہ کن'' نشست کا اہتمام کیا جائے اور ہر ممکن سعی بسیار کے بعد واضح متفقہ موقف کا اعلانِ عام ہو، کوئی اور بھی فریق ہو تو اسے بھی نشست میں شامل کر لیا جائے۔ سرکردہ علمائے حق اور مشائخ اپنے منصب کا حق ادا کرتے ہوے بلا تاخیر یہ فریضہ سرانجام دیں۔ ''رجوع اور عروج'' کے لفظ اور حروف دیکھے جائیں تو بہت کچھ سمجھاتے ہیں۔ اللّٰہ کریم جل مجدہ اور اس کے آخری نبی کریم ﷺ کا واسطہ دے کر فریاد کناں ہوں کہ یہ دردمندانہ، مخلصانہ گزارش قبول کر لی جائے۔ اس حوالے سے یہ نالائق گناہ گار جو خدمت کر سکتا ہے اس میں ان شاء اللّٰہ تعالیٰ کوتاہی نہیں کرے گا۔

اللّٰہ بس، باقی ہوس

کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

☆ جولائی 2023ء، عشرہ محرم 1445ھ میں حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دس سال کے بعد جنوبی افریقا تشریف لے گئے۔ 1987ء سے مسلکِ حق کے لیے بحمدہ تعالی انہوں نے اس خطے میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ان کی ایک طویل تفصیل ہے۔ وہاں کے خواص وعوام حضرت خطیبِ ملت سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔ بیس روزہ اس دورے میں انہوں نے پری ٹوریا، لوڈیم، جوہانس برگ، لِنازیا ، پیٹ رٹیف، لیڈسمتھ، ڈربن، فینکس اور کیپ ٹاؤن وغیرہ میں متعدد اجتماعات سے خطاب کیا۔ اہلِ سنّت حلقوں اور شخصیات بالخصوص مفتی اعظم افریقا مولانا محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمعیل ہزاروی، الحاج پیر محمد قاسم اشرفی، مولانا محمد بانا شفیعی قادری، الحاج ہارون تار، مولانا سید علیم الدین مصباحی، مولانا سید محمد یوسف چشتی، الحاج ہاشم یوسف منصور، مولانا محمد سلیم اشرفی، مولانا سید عمران شاہ ضیائی، الحاج براہیم یوسف اسمال، الحاج مشتاق بَرے، مولانا غلام حسین بَرے، مولانا محمد عثمان سلہری، مولانا قاری عبدالحفیظ، الحاج زاہد ابراہیم کریم، ابوبکر کریم، ڈاکٹر فضل احمد خان، مولانا شیراز منصور، ڈاکٹر عبداللّٰہ منصور، الحاج پیر محمد اسحٰق اشرفی، ڈاکٹر محمد اصغر اشرفی، محمد ہاشم ذالگاؤنکر، پیر سعید علی احمد چوپ دات، مولانا اسلم سلیمان، مولانا قاری زاہد احمد زاہدی، سید محمد علی، الحاج سید غلام رسول، الحاج عمران قاسم، امجد تارڑ، مولانا بدر، مولانا سرفراز، مولانا شیخ فیصل شاذلی، مولانا شیخ فہاد داؤد ، مولانا غلام صوفی، امام زیاد احمد ضیائی، امام مزمل آدم، حافظ طارق ضیائی، حافظ علی راووت، مولانا شعیب پارکر، شیخ قاری رضوان طالب، حافظ محمد مبین ذالگاؤنکر، حافظ محمد غزالی اشرفی، الحاج موسی پارکھ، الحاج عمر ابراہیم تار، الحاج یونس تار، حافظ محمد تار، محمد راشد قاضی، احمد رشید اَموڑ، الحاج عبدالحق منصور، محمد سلیم منصور، الحاج حمید منصور، قاسم منصور، اقبال منصور، تنویر منصور، محمد احمد منصور، ابراہیم رضا منصور، احمد غلام محمد منصور، فیصل منصور، اسلم منصور، محمد اقبال منصور، نور محمد منصور، رشید تار، ابراہیم بندرکر، الحاج عمران قاسم، محمد نورانی منصور، ناصر احمد منصور، اسمعیل نروتھ، شمس الدین ضیائی، محمد بام جی، محمد اعجاز، عبدالقادر منصور، سراج اشرفی ، محمد اشفاق اشرفی، مولانا غوث کمال، مولانا نعمان ہزاروی، مولانا صالح یوسف، چوہدری نشاط، سید ناصر باپو، مولانا نور عالم وغیرھم اور متعدد تنظیموں پاکستان ساؤتھ افریقا ایسوسی ایشن، دارالعلوم پری ٹوریا، پری ٹوریا اسلامک انٹرنیشنل سینٹر، صابری چشتی سوسائٹی، کیپ ٹاؤن اسلامک ایجوکیشن سینٹر، مجلس العلماء کیپ ٹاؤن، سلطان باہو سینٹر، مور بہ جماعت المسلمین، شیدائے اشرفی نے بہت محبت وعقیدت سے والہانہ پذیرائی کی۔

حضرت خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے گزشتہ دس برس میں وفات پانے والے متعدد افراد کے ہاں جا کر تعزیت وفاتحہ خوانی کی۔ مختلف مزارات پر سلام اور دعا کے لیے بھی تشریف لے گئے۔ جنوبی افریقا والے بار بار اصرار کرتے رہے کہ حضرت خطیب ملت اپنے قیام میں کچھ دن اضافہ کرلیں، انہیں حیرانی تھی کہ اتنی مدت کے بعد اتنا مختصر دورہ کیوں؟ روزانہ سفر اور متعدد پروگرام ہونے کی وجہ سے ایک دن بھی حضرت پورا آرام نہیں کرسکے۔ سردی کی شدت کے باوجود ہر اجتماع میں لوگوں کی بڑی تعداد شرکت کرتی رہی۔

کیپ ٹاؤن ایئرپورٹ پر مولانا سید عمران ضیائی اور پیر محمد قاسم اشرفی نے حضرت خطیب ملت کا

شان دار استقبال کیا جس کو وہاں موجود غیر مسلم لوگوں نے بھی بہت حیرت اور شوق سے دیکھا۔ حضرت خطیب ملت جلد پھر آنے کا وعدہ فرما کر پاکستان میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے واپس وطن روانہ ہو گئے۔
(رپورٹ: یوسف منصور، جنوبی افریقا)

☆ گزشتہ برس سے تا ایں دم وطنِ عزیز اور دنیا بھر میں پے در پے ایسے ایسے واقعات وحادثات رُونما ہوئے کہ کیا کہیں! ہم کس عہد میں جی رہے ہیں؟ سمع وبصر کی برداشت کی بھی کوئی حد ہوگی۔ دل ودماغ پر مسلسل ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ حیرت خود حیرت میں ہے۔ وہم وگمان میں نہیں تھا کہ یہ سب کچھ دیکھنے سننے میں آئے گا۔ مسلم دنیا کا یہ احوال تو کبھی سوچا نہ تھا، اپنے تشخص سے گریزاں یہ ملت کیا کر رہی ہے؟ درد کس سے بانٹیں؟ مداوا کیسے ہو؟ کوئی مسیحا دردمند ہو تو دکھڑا روئیں۔

☆ کورونا کی نئی لہر، چین امریکا میں برفانی طوفان، گورنر سندھ اور ایم کیو ایم کے دھڑوں کا اتحاد، پرویز الٰہی اور اعتماد کا ووٹ، اسمبلی تحلیل، بلدیاتی انتخابات ایم کیو ایم کا بائی کاٹ، 165 مرسڈیز جب کہ قومی خزانہ خالی، سپریم کورٹ بار کے صدر لطیف آفریدی کا قتل، نیپال مسافر طیارہ تباہ 67 مسافر جاں بحق، کے پی کے اسمبلی تحلیل، سویڈن میں قران کی بے حرمتی، چینی سالِ نو پر کیلیفورنیا میں فائرنگ 10 ہلاکتیں، پولیس کے راؤ انوار بری ہو گئے، مواچھ گوٹھ کیماڑی میں زہریلی گیس سے 19 بچے ہلاک، ایک دن میں ڈالر 25 روپے اضافہ اگلے دن مزید اضافہ 7 روپے، پوپ فرانسس کا اعلان ہم جنس پرستی جائز، لڑکی کا مردانہ احرام میں طواف، مکہ مکرمہ حرم شریف میں غیر مسلم افراد کھلے عام، فواد چوہدری کی گرفتاری، مریم نواز کی وطن واپسی، امریکا میں پولیس کے ہاتھوں سیاہ فام کا قتل، ڈنمارک میں قرآن نذر آتش کرنے کا سانحہ، پٹرول کے نرخ میں 35 روپے اضافہ، تانڈہ ڈیم حادثہ 25 طلبا جاں بحق، پشاور پولیس لائنز مسجد دھما کا 100 افراد جاں بحق، بیلہ میں کوچ کھائی میں جا گری 41 جل گئے، اردو بولنے پر اسکول کے بچے کو سزا، میاں والی تھانے پر دہشت گرد حملہ، شیخ رشید کی گرفتاری، اسلام آباد پارک میں بچی کے ساتھ مسلح عملے کی زیادتی، وہاڑی میں بس ہوسٹس سے بس میں گارڈ کی زیادتی، چینی غبارہ امریکا میں، دو ڈاکو زندہ جلا دیئے گئے نیو کراچی میں، شیخو پورہ میں خاتون کو بے لباس کر کے تشدد، امریکی کار گو ٹرین کو حادثہ، 50 بوگیاں اتر گئیں، سابق صدر پرویز مشرف کا انتقال، منیر اکرم کا بیان اور معذرت، خاتون کا پولیس افسر کو تھپڑ مارنا، آئی ایم ایف کا وفد اور مذاکرات، عمران خان کا جیل بھرو تحریک کا ارادہ، شام اور ترکی میں 7.8 شدت کا زلزلہ، اسامہ ستی قتل 25 ماہ بعد فیصلہ، کراچی فشری میں آگ، برتھ 7 اور 8 میں لانچوں میں آگ، فائر بریگیڈ ہیڈ آفس میں بجلی نہیں، واٹر ٹینڈر میں پانی بھرا نہیں جا سکتا، الیکشن کمیشن آفس کے باہر گھمسان کا رن، برطانوی ایئر لائن کا پاکستان کے لیے آپریشن بند، خیر پور نو سالہ بچی نو آوارہ کتوں نے نوچ کھایا، شاہ محمود کا بیان کہ نواز شریف کو غیر آئینی طور پر نکالا گیا، جناح ہسپتال کے گائنی وارڈ سے خاتون لاپتہ ہو گئی، عدیل امریکی، ننکانہ میں سانحہ، توہین پر قتل، شوکت ترین اور جنرل فیض حمید کی آڈیو لیک، شہباز گل نے رمیش کمار سے نازیبا الفاظ پر معافی چاہی، ایس ایچ او اغوا وتاوان میں ملوث، یوسف گوٹھ تھانہ، سعودی وزارت نے خواتین کے سفر کے لیے محرم کی شرط منسوخ کر دی، روزانہ پولیس ڈاکو مقابلے، عمران کا یوٹرن کہ امریکا نے سازش نہیں کی بلکہ جنرل باجوہ نے کی، نیوزی لینڈ میں طوفان، ملک بھر

میں ایمرجنسی نافذ، سعودی خاتون خلائی مشن پر جائے گی، حیدرآباد اسکول کی طالبہ کی خودکشی، منی بجٹ، اسرار سعید اپنے بیان سے منحرف، براڈشیٹ معاہدہ توڑنے پر 65 ملین کا نقصان، عمران خان کی ضمانت مسترد از لاہور ہائی کورٹ، پٹرول کے نرخ میں مزید اضافہ، جنرل باجوہ کی تحقیقات کروائیں عمران خان کا مطالبہ، کراچی پولیس آفس پر دہشت گردوں کا حملہ، عمران خان کا عدالت میں پیش نہ ہونا، سانحہ بارکھان، 3 افراد کا قتل، عبدالرحمٰن کھیتران وزیر بلوچستان گرفتار، بہن بھائی جنسی تعلق پاکستان کی یونی ورسٹی میں استاد کا سوال، صدر مملکت نے انتخابات کی تاریخ کا خود اعلان کر دیا، سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا، رحیم یار خان ٹریفک حادثہ 13 اموات، موٹروے M5 پر، اٹلی اور لیبیا میں کشتی الٹنے کے واقعات، TLP کی اپیل 27 فروری کو ہڑتال، صحافیوں پر PTI کارکنوں کا تشدد، بچی کا قتل زیادتی کے بعد، ازبکستان میں بھارتی کف سیرپ سے اموات، عمران خان عدالت میں پیشی سے گریزاں، پٹرول کے نرخ میں 5 روپے کمی، بھارت میں جرمنی وزیر خارجہ کے ساتھ امتیازی سلوک، فوجی سربراہ کا عمران خان سے ملنے سے انکار، ہیم برگ جرمنی میں چرچ میں فائرنگ، جسٹس ثاقب نثار/ جنرل فیض حمید/ جنرل باجوہ پر الزامات، لیاقت آباد فرنیچر مارکیٹ میں آتش زدگی، 7 سال بعد چین کی ثالثی میں سعودیہ اور ایران تعلقات کی بحالی، توشہ خانہ ریکارڈ شائع ہوا، علی ہلال ظل شاہ کی موت پر مختلف موقف، لیبیا کے قریب تارکین وطن کی کشتی اُلٹ گئی، عمران خان کی گرفتاری کی کوشش، ملک میں زلزلہ 6.8، ہزاروں ڈالر دے کر امریکا میں عمران خان کی لابنگ، عمران خان کی عدالت میں پیشی، الیکشن اکتوبر تک ملتوی، سپریم کورٹ سوموٹو اختیار میں تبدیلی کا بل، اسرائیل میں شہریوں کا احتجاج، پرتگال میں اسلامی سینٹر کے باہر دو خواتین چاقو سے قتل، فیکٹری میں راشن کی تقسیم کے دوران 11 اموات، بھٹی کے انکشافات جسٹس ثاقب نثار کے حوالے سے، سپریم کورٹ اور حکومت متصادم، طورخم حادثہ لینڈ سلائڈنگ، عید رات ہوائی فائرنگ متعدد اموات 18 زخمی، ہتھنی نورجہاں کی چڑیا گھر میں موت، نواز شریف نے مکہ مدینہ میں عشرہ گزارا، اسلحے میں دھما کا سی ٹی ڈی آفس تھانہ سوات 15 اموات، ٹھٹھہ ٹریفک حادثہ 9 اموات، کراچی ایکسپریس بوگی میں آگ لگ گئی 7 اموات، عید سے قبل پٹرول کے نرخ میں اضافہ، پی ٹی آئی اور حکومت کے مذاکرات، 9 مئی عمران خان کی گرفتاری اور بدترین فسادات اور فوجی وقومی عمارتوں پر یلغار، کانگریسی امریکی کا خط ٹونی بلنکن کو تحریک انصاف کے اراکین کے مسلسل استعفے، استور میں برفانی تودہ گرا 10 جاں بحق، انڈیا میں ایک فون کے لیے ڈیم خالی کروایا گیا، ٹیپو سلطان کی تاریخی تلوار 14 ملین پاؤنڈز میں نیلام، برطانوی فوج کے سربراہ کی آمد، طیب اردگان پھر صدر منتخب، ڈکیتی مزاحمت پر 61 قتل، لکی مروت اور بنوں میں دیواریں گرنے سے متعدد ہلاکتیں، قومی بجٹ 9 جون، بشیر چوہدری SSP کے بھانجے کو تھپڑ مارنے پر احتشام گرفتار مبینہ ٹاؤن، روسی جہاز تیل لے کر آیا پہلی مرتبہ، امریکا میں ڈاکٹر عافیہ فوزیہ ملاقات، میئر الیکشن کراچی، نائیجریا میں کشتی حادثہ 100 اموات، امریکی صدر ٹرمپ گرفتار، بپر جوائے طوفان، نادرا کے طارق ملک کا استعفیٰ، یونان میں کشتی ڈوبنے سے متعدد اموات، امریکی وزیر خارجہ کا 2018ء کے بعد چین کا دورہ، کینیڈا میں سکھ لیڈر پردیپ سنگھ کا قتل، چیئرمین سینیٹ کے لیے مراعات، آبدوز لاپتہ ہوگئی امیروں نے کروڑوں روپے دے کر موت مول لی، عید میلاد النبی ﷺ کے دن مستونگ میں دھماکا اور

متعدد اموات، IMF سے سودی قرضہ ملنے پر وزیر اعظم کی مبارک باد، خالد لطیف کا کرکٹ کو سزا، ایرانی تیل کی اسمگلنگ میں 29 سیاست دان ملوث، چینی چوری، مراکش میں زلزلہ، مس یونیورس کے مقابلے میں پاکستانی لڑکی کی شمولیت، صدر کی تنخواہ میں اضافہ، الیکشن کی تاریخ اور صدر پاکستان، رانی پور میں ملازمہ 10 سالہ پر تشدد، نئے چیف جسٹس کا تقرر سپریم کورٹ میں، لیبیا میں سیلاب ہزاروں ہلاکتیں، مفرور پی ٹی آئی کے افراد کے بیان علیحدگی، غزہ کا علاقہ خالی کروانے اور فلسطینیوں کی نسل کشی کے لیے اسرائیل نامی غاصب حکومت اور حماس کے درمیان شدید جنگ،، اسرائیلیوں کا ہسپتال پر حملہ، سرکاری اسکولوں کی نج کاری، نواز شریف کی چار سال بعد وطن واپسی، جلسے کیے عدالت سے مقدمات میں بَری ہوے، کراچی کے جوہر موڑ علاقے میں شاپنگ مال میں آتش زدگی 11 جاں بحق، صیہونی جارحیت کے خلاف دنیا بھر میں شدید احتجاج، آرمی چیف کی علما سے میٹنگ، قومی ایرلائن کا خسارہ، بلاول زرداری کا معمر سیاست دانوں کو گھر بیٹھنے کا مشورہ، پنجاب میں اسموگ کی شدت اور پنجاب حکومت کی طرف سے اسکول، بازار اور ریسٹورنٹ بند کرنا، مہنگائی میں مسلسل اضافہ، سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں میں سویلین کا ٹرائل کالعدم قرار دے دیا، یکم نومبر کو پاکستان میں مقیم غیر قانونی پناہ گزین افراد کے خلاف آپریشن شروع کرنے کا اعلان، پاکستان ایئر فورس ٹریننگ ایربیس میاں والی پر دہشت گردوں کا حملہ، فوج کی بروقت کارروائی، نیپال میں زلزلہ سیکڑوں میں ہلاکتیں، امریکی حکومت کا مودی پر قتل کا الزام، عمران خان کی اہلیہ کی عدت کے دوران شادی، سابق شوہر خاور مانیکا اور گھریلو ملازم لطیف کے عجیب انکشافات، PTI کے انٹرا پارٹی الیکشن عمران خان کے بغیر، کراچی میں لوٹ مار کی واردات زیادہ ہوگئیں، یورپ میں ایڈز کی بیماری وبا کی طرح پھیل رہی ہے (عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ)، وکیل نے تلخ کلامی کے بعد رکشا ڈرائیور کو گولی مار کے قتل کر دیا، علیم خان اور جہاں گیر ترین کا نئی پارٹی بنانا اور تحریک انصاف کے ارکان کی شمولیت، عمران خان کے خلاف متعدد PTI ارکان کے بیانات، پاکستان کرکٹ بورڈ نے کرکٹر اعظم خان پر میچ کے دوران فلسطینی پرچم کا اسٹیکر لگانے پر جرمانہ عائد کر دیا، بشری بی بی کی نندوں کے بارے میں آڈیو کال لیک، لاس ویگاس امریکا میں یونی ورسٹی میں فائرنگ، عائشہ منزل کراچی کی فرنیچر مارکیٹ میں آتش زدگی، 5 جاں بحق، شدید نقصانات، عالمی منڈی میں خام تیل اور گیس کی قیمت میں کمی، لاہور اور کراچی کا دنیا کا آلودہ ترین شہروں میں شمار، 14 برس بعد نواز شریف چوہدری شجاعت ملاقات، امریکی سینیٹ کا یوکرین اور اسرائیل کے لیے مزید اربوں ڈالر کی ہنگائی امداد دینے سے انکار، سینیٹر برنی سینڈرز نے اسرائیلی فوجی کارروائی غیر انسانی عمل قرار دے دی، برسلز کی کمرشیل اسٹریٹ میں فائرنگ......

خود ہی کہیے کہ کیا لکھا جاے اور کیا نہ لکھا جاے! کون کون سا رونا رویا جاے؟ ان سب اور بہت کچھ کے حوالے سے ہم خود کچھ لکھنے کی بجائے فیس بک سے ''بلا تبصرہ'' کچھ تراشے من و عن پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اختلاف و اتفاق کا حق محفوظ رکھتے ہوے ''زبانِ خلق'' ملاحظہ ہو :

☆ سویڈن میں کلام اللہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی اجازت ہی کیوں دی گئی؟ اس ملعون مجرم کو اسی مذموم سازش سے روکا کیوں نہیں گیا؟ اس شخص کے خلاف قرار واقعی سزا کی فوری کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ سویڈش وزارت خارجہ کا اس سانحے کے بعد بیان انھیں بری الذمہ نہیں کرتا۔ جب تک ملعون مجرم کو سزا

نہیں دی جاتی، مسلم امہ سویڈش مصنوعات کا بائیکاٹ کرے۔ مسلم ممالک عالمی امن کے لیے ایسی مذموم سازشوں اور اسلاموفوبیا کے مکمل سد باب کے لیے مستعد ہوں۔

☆ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں 35 لاکھ مساجد ہیں، جن کی تعمیر اور موجودہ خرچہ کے لیے مقامی نمازی حضرات تعاون کرتے ہیں، مساجد میں کوئی TV نہیں دیکھتا لیکن یہ مساجد ہمیشہ سے اپنے بجلی کے بل میں PTV کی فیس ادا کر رہی ہیں۔ موجودہ حکومت نے یہ فیس بڑھا کر 100 روپے کر دی ہے۔ اب ان مساجد سے حکومت ماہانہ 35 کروڑ اور سالانہ 4 ارب 20 کروڑ کما رہی ہے، جب کہ مساجد سے تعاون صفر ہے۔ حکومت کا تعاون مندر اور گردوارے بنانے میں سو فی صد ہے۔ مطلب یہ کہ حکومت مساجد سے پیسہ لے کر مندر اور گردواروں پہ خرچ کر رہی ہے، ہم بحیثیت مسلمان حکومت کے اس گھناؤنے اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ مساجد کے بل سے TV ٹیکس کو فی الفور ختم کیا جائے۔

☆ انسان کے کردار کا اندازہ صرف مسجد میں سجدوں سے نہیں بلکہ بازار میں اس کی تجارت، دفتر میں ایمان داری اور لوگوں سے اس کے رویے سے لگایا جاتا ہے۔

☆ افسوس کی بات! بعض لوگوں کا جنازہ ہی مسجد پہنچتا ہے، وہ زندگی میں مسجد نہیں آتے اور بعض عورتوں کو کفن کے ذریعے ہی پردہ کرایا جاتا ہے، زندگی میں وہ پردہ نہیں کرتیں۔

☆ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں بہترین مذہب صرف آپ کا ہے تو دنیا میں بہترین کردار پیش کرنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔

☆ ''رفیق'' اور ''فریق'' میں بظاہر ایک حرف آگے پیچھے ہے مگر انسانی سماج میں اس کی وجہ سے پورا معاشرہ آگے پیچھے ہو جاتا ہے، اس لیے رفیق بنیں، فریق نہیں۔ ایسے ہی ''آہ'' اور ''واہ'' میں بظاہر ایک حرف کا فرق ہے مگر واہ سے صرف محفل گونجتی ہے، جب کہ آہ سے آسمان کانپ اٹھتا ہے۔

☆ حلال جان وَر بھینس بکری رکھنے والے کو پینڈو اور حرام جان وَر بلی کتا رکھنے والوں کو ماڈرن کہا جاتا ہے۔ (نئی تہذیب)

☆ یونی ورسٹیز میں ہولی منانے والوں سے گزارش ہے کہ عید الاضحیٰ پر ہندوؤں کے ساتھ مل کر گائے کی قربانی بھی کر لیں۔ مذہبی رواداری مزید مضبوط ہو جائے گی۔

☆ خوب صورت زندگی ایسے جیو کہ کوئی ہنسے تو تمھاری وجہ سے ہنسے تم پر نہیں اور کوئی روئے تو تمھارے لیے روئے تمھاری وجہ سے نہیں۔

☆ یورپ میں جتنا اسلامی تعلیمات پر عمل ہوتا ہے، اس کا چوتھائی بھی اس ''اسلامی'' جمہوریہ پاکستان میں نہیں ہوتا، یورپ میں مسلمان نہیں مگر اسلام اپنی تعلیمات کے مطابق زندہ ہے۔ پاکستان میں مسلمان ہیں مگر اسلام اپنی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے۔

☆ افسوس تو اس بات کا ہے کہ یہودی بالکل ویسے ہی ہیں جیسے قرآن میں ذکر ہے، مگر ہم مسلمان اس طرح نہ رہے جس طرح قرآن میں ہے۔

☆ جس عمل پر مرد کو جہنم کی وعید وہی عمل فیشن سمجھ کر آج مرد کر رہا ہے، جس عمل پر عورت کو جہنم کی وعید

وہی عمل فیشن سمجھ کر آج عورت کر رہی ہے۔

☆ جب چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے تھے تب مسلمانوں کا عروج تھا اب چوروں کا استقبال کیا جاتا ہے یہ مسلمانوں کا زوال ہے۔

☆ وہ قبیلے اور خاندان گُم نام ہو جاتے ہیں جو اپنے خاندان کے نام وَر اور بہادر لوگوں کے خلاف غیروں کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ دلیر شخص مدتوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں لہذا کسی اپنے کو گرانے کے لیے غیروں کے قدموں میں مت بیٹھیں۔ وہ شخص گرے یا نہ گرے مگر آپ ضرور گر جائیں گے۔

☆ اسلاموفوبیا کے جال: فٹبال کو دنیا کا مقبول ترین کھیل سمجھا جاتا ہے۔ پچھلے دس سالوں سے دو فٹبال کھلاڑی اپنے شائقین کے دلوں پر راج کرتے آرہے ہیں۔ ایک کا نام میسی ہے، جس کی ٹیم ارجنٹینا نے سابق چیمپئن فرانس کو پینلٹی شوٹ میں شکست دے کر نیا ورلڈ چیمپئن بنا، دوسرا رونالڈو، جس کی ٹیم فیفا ورلڈ کپ کوارٹر فائنل میں ہار کر باہر ہوگئی۔ بس پھر کیا تھا! دنیا میسی کی مدح سرائی میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگی، کئی ٹویٹر صارفین نے اسے میراڈونا اور پیلے سے بھی عظیم کھلاڑی ثابت کر دیا جب کہ کرسٹیانو رونالڈو پورے ورلڈ کپ سیریز میں تنقیدوں کا سامنا کرتے نظر آیا۔ اسے پینالڈو کہا گیا، پنوتی کہا گیا، کئی موقعوں پر اس کی آنکھ سے آنسو بھی آئے، اسے بڑے میچوں میں جان بوجھ کر ٹیم سے باہر رکھا گیا اور اب اسے کوئی مولانا رونالڈو کہہ رہا ہے تو کوئی اسلامی رونالڈو کہہ رہا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ کرسٹیانو رونالڈو ماضی میں اور اب بھی فلسطین کی کھل کر حمایت کرتے نظر آتے ہیں، شامی پناہ گزینوں کی بڑی مقدار میں معاونت کرتے ہیں، اتنا ہی نہیں وہ بھارت میں بنے سیاہ قانون CAA کا بھی مخالف تھا۔ رونالڈو کی شدت سے مخالفت کی دوسری وجہ اس کا انگلینڈ کا کلب چھوڑ کر سعودی عرب کا ''النصر'' جوائن کرنا ہے۔ ایشیا کا یہ سب سے کامیاب کلب ہے، جس نے سالانہ 1,800 کروڑ روپے کے عوض رونالڈو سے معاہدہ کیا ہے۔ یہ رقم، PSG کی جانب سے میسی کو ملنے والی رقم (سالانہ 350 کروڑ) سے کئی گنا زیادہ ہے۔ رونالڈو کے انسٹا گرام پر پچاس کروڑ سے زیادہ فالوورز موجود ہیں اور یہ تعداد دوسرے نمبر پر قابض شخص سے بیس کروڑ زیادہ ہے۔ میں نہ فٹبال کھیل کا مداح ہوں، نہ ہی سعودیہ کی کسی کلب کا حمایتی، نہ ہی رونالڈو اور میسی سے کوئی ذاتی عناد یا رفاقت ہے۔ بتانا یہ ہے کہ آج اسلاموفوبیا کا جال کس طرح پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ آج کے مسلمانوں کے سوا ساری قومیں اپنی بنیادوں سے جڑی ہیں، **الکفر ملة واحدة** کا ہمیں ہر محاذ و میدان میں مشاہدہ ہو رہا ہے۔ ؎ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے : نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

☆ یہ اسلام آباد کی ایک یونی ورسٹی، کامسیٹس، کا انگریزی کا پرچہ ہے سوال پڑھیے اور سر پیٹ لیجیے: ''جولی اور مارک بہن بھائی ہیں، وہ کالج سے گرمیوں کی چھٹیوں میں فرانس میں اکٹھے سفر کر رہے ہیں۔ ایک رات وہ ساحل سمندر پر ایک کیبن میں اکٹھے گزارتے ہیں۔ وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ رات اگر وہ پیار کرنے میں گزار دیں تو یہ بڑا پُر لطف کام ہو سکتا ہے۔ کم از کم یہ ان کے لیے ایک نیا تجربہ تو ہوگا۔ جولی پہلے ہی مانع حمل ادویات استعمال کرتی تھی اور مارک کنڈوم اپنے ساتھ رکھتا تھا تا کہ حفاظتی اقدامات برقرار رہیں۔ دونوں نے بہت لطف اٹھایا اور بہت پیار کیا۔ لیکن انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ بات کسی اور کو نہیں بتانی

اور ایسا پھر کبھی نہیں کرنا۔ یہ رات ان کا خاص سیکرٹ تھا اور اس نے ان میں مزید قربت پیدا کر دی۔'' بتائیے کہ کیا دونوں نے جو کام کیا وہ درست تھا، اپنے جواب کے لیے مناسب دلائل بھی دیجیے اور اپنے مشاہدے کی حد تک کچھ مثالیں بھی دیجیے''۔ ممتحن کا ذوق اور اس کے خاندانی معاملات کیا ہیں اور ان سب کا باہمی مشاہدہ کیا ہے اور ان میں قربتوں کا عالم کیا ہے اور ان مقامی جنٹل مینوں کی باہمی قربتوں کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں اور طالب علموں کے لیے مشاہدے کی سہولت میسر ہے یا نہیں اس سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں، یہ ان کا ''ذاتی'' معاملہ ہے۔ لیکن پاکستان کے تعلیمی ادارے میں ایسا سوال کیسے پوچھا جا سکتا ہے؟ مجھے یاد آ رہا ہے کہ ایسا ہی ایک سوال علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کے پرچے میں بھی پوچھا گیا تھا کہ ''اپنی بہن کے فگر پر نوٹ لکھیں''۔ متعلقہ شعبے کے سربراہ سے میں نے ٹاک شو میں سوال پوچھا تو وہ کہنے لگے اس میں کیا غلط تھا۔ میں چاہتے ہوئے بھی یہ نہ کہہ سکا کہ آپ اپنی بہن کے فگر پر آن لائن گفتگو یہیں فرما دیں تا کہ باقیوں کو معلوم ہو کہ ایسے سوال کا جواب کیسے لکھا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ محرم رشتوں کو جنسی آلودگی کا نشانہ بنایا جانا کس کی حکمت عملی ہے؟ اگر پرچوں میں یہ حالت ہے تو کلاس روم کا ماحول کیسا ہوتا ہو گا؟ حکومت پاکستان کہاں ہے اور کیا اسے یاد ہے کہ آئین کا آرٹیکل 31 اس ضمن میں کیا رہ نمائی فرماتا ہے؟ ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ''روشن خیال مقامی جنٹل مین'' اپنے معاملات اپنے گھروں تک رکھیں انہیں تعلیمی اداروں میں مسلط نہ کریں۔

☆ دوزخی دنیا: یونی ورسٹی میں یہ سب دیکھا ہے......! وہ میری بہت اچھی یونی ورسٹی فیلو ہے یار کمال کی پرسنلٹی ہے بہت براڈ مائنڈڈ ہے دنیا کے ہر موضوع پر ہم بات کرتے ہیں اس نے کبھی مائنڈ نہیں کیا ...... بہت اوپن لڑکی ہے...... میں نے ایک کونے سے آواز دی پھر نکاح کیوں نہیں کرتے اس سے......؟ whaaaaaat...?، اس نے چیخ کر جواب دیا اور باقی لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ پاگل ہو گیا ہے میں اس سے نکاح کروں......؟ کیوں ابھی تو بہت تعریف کر رہے تھے اب کیا ہوا میں نے ٹھنڈے لہجے میں سوال داغا...... یار بس چل کر رہے ہیں انجوئے کر رہے ہیں شادی تو امی کی مرضی سے کروں گا ایسی لڑکی سے شادی تھوڑی کرتے ہیں......شروع میں وہ سیریس ہوئی پھر میں نے کلیر کر دیا کہ دیکھو انجوائے مینٹ کرنی ہے تو ٹھیک ورنہ سوری شادی کا میں وعدہ نہیں کرتا...... یہ آج کی یونی ورسٹی اور کالج کی کہانی ہے گروپس بنتے ہیں اور ان گروپس میں لڑکے کیا سوچ رکھتے ہیں یہ پوری تصویر کھینچ دی ہے میں نے...... میرا اپنا نظریہ ہے کہ لڑکیوں کو خراب کرنے میں ہم مردوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے......کلاس فیلو کی آڑ میں ہم لڑکے ایک سو ایک ترکیبوں سے لڑکی کے گرد ایسا جال بنتے ہیں کہ وہ ایک ایسے مقام پر آ کھڑی ہوتی ہے جہاں محبت اور ہوس میں فرق اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور مات کھاتی ہے، ٹوٹ جاتی ہے ......مرد کو اللہ پاک نے بہت طاقت دی ہے وہ ایک عورت کو بنا سکتا ہے اسے سنوار سکتا ہے لیکن مجموعی طور پر بگاڑنے کی شرح سب سے زیادہ ہے...... بری سے بری لڑکی کو بھی مرد اگر چاہے تو بہترین لڑکی بنا سکتا ہے لیکن میں اور آپ صرف انگلی اٹھا کر لڑکی کی ذات کو ایک منٹ میں گندا کر دیتے ہیں اور ثواب کی امید رکھتے ہیں......آپ کالج میں ہیں، یونی ورسٹی میں ہیں یا فیس بک پر ہیں تو خدارا محبت کے نام پر کسی بھی لڑکی کو خواہ وہ کتنی ہی بری کیوں نہ ہو اس کے ذہن میں گندگی اور ہوس کا پودا مت لگائیے۔ یاد رکھیے، وہ پودا

زہریلا درخت بن جائے گا اور اس کا پھل آپ کو بھی کبھی نہ کبھی چکھنا پڑے گا پھر سانس آئے گا نہ ہی جائے گا......محبت کرو تو عورت کو سنوارو اسے مضبوط کرو ہوس کا مندر مت بناؤ......لڑکی فطری طور پر محبت کے جذبہ میں کمزور ہے جتنی مرضی ذہین ہو وہ مات کھا جاتی ہے...... یونیورسٹیز اور کالجز میں خوبصورت چہروں اور قد کاٹھ کے مالک لڑکے سب سے زیادہ زہریلا کردار ادا کرتے ہیں جن پر لڑکیاں ایک منٹ میں فدا ہو جاتی ہیں......ایسے لڑکوں کے موںھہ سے محبت کے نام پر ہوس کا نشانہ بننے والیوں کی داستان نمک مرچ لگا کر سنی جاتی ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ مارے جاتے ہیں، قہقہے لگائے جاتے ہیں اور محبت میں گندھی لڑکیوں کی طرف سے دیے جانے والے چھوٹے چھوٹے گفٹس کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور نئی پلاننگز کی جاتی ہیں...... کبھی نوٹس کے نام پر، کبھی آسائنمنٹس کے نام پر تو کبھی سی آر کے نام پر یہ سارے عناصر لڑکیوں کو ٹریپ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں......شرافت اور ڈیسینسی کے پردے میں لڑکی پر خوف ناک وار کیے جاتے ہیں......لڑکوں کے پاس لمبی فہرست ہوتی ہے اچھا اس سے کام نہ چلا تو اگلی ٹارگٹ......اور لڑکیاں ٹریپ ہو جاتی ہیں...... پھر بہک کر سب کچھ رسک پر لگایا جاتا ہے پھر محبت کے دھوکے میں اپنے خوابوں کا شہزادہ جو کہ انسان کم اور شیطان زیادہ ہوتا ہے اپنا سب کچھ اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے............
آپ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں بڑی یونی ورسٹیوں کالجوں میں وزٹ کریں آپ دیکھیں گے کہ کونوں ،کھدروں، خالی کلاس رومز، ویران گوشوں اور کورے ڈورز میں کئی کہانیاں سر جوڑے ملیں گی......شروعات محبت کے نام پر ہو گی اور اختتام ہوس کے ننگے ناچ پر...... آج یونی ورسٹی میں کلاس فیلوز خاص کر مرد جس فلاسفی کو دوستی اور یونی ورسٹی فیلو کے نام پر پروموٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کا باہوش تجزیہ کرنے کے بعد حلق خشک محسوس ہوتا ہے اور سانس رکنے سی لگتی ہے......ایسے با قاعدہ گروپس بن چکے ہیں جو آزاد طرز زندگی کی پوری حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ان کا یہ دعوی ہے کہ لڑکیوں کو انجوئے کرنے دو بعد میں انہوں نے خاوندوں کی جھڑکیاں ہی تو کھانی ہیں......ایسے لوگ بڑے طریقہ سے لڑکیوں کی برین واشنگ کرتے ہیں......میں پھر کہتا ہوں کہ لڑکیاں کمزور ہیں...... باقی صفات ان کی اعلی ہیں لیکن محبت پر آ کر وہ بکھر جاتی ہیں اور ہوس پرست ان کی ذات کے ٹکڑے تک اٹھا کر لے جاتے ہیں......عورت سے محبت کا اظہار بہت آسان ہے لیکن اس کا یقین دلانے کے لیے خود راکھ بننا پڑتا ہے......پھر عورت مرد کو وہ عزت اور محبت دیتی ہے کہ اس کی زندگی کو جنت بنا دیتی ہے......عورت کا مفہوم صرف ہوس نہیں اس کی ذات کے بڑے خوب صورت پہلو ہیں بس آپ سنگ تراش بنو جو ایک خوب صورت مجسمہ بناتا ہے بڑی محنت سے، توجہ سے اور صبر سے......ورنہ کائنات کا اصول ہے تم بھی ساری دنیا جیسے چلو گے تو عام کنکر بن جاؤ گے جو سب کی ٹھوکروں پر رہتا ہے...... یونیورسٹیوں اور کالجوں میں چند ایسی خوف ناک کردار والی لڑکیاں بھی ہوتیں ہیں جنہیں شاید عورت کہنا عورت لفظ کی توہین ہو گی یہ بہت کم اور خاص تعداد میں ہوتی ہیں لیکن ان کی فطری سوچ اور مقاصد ایک عام شرم و حیا رکھنے والی لڑکی اور لڑکے کو تباہ کرنے کے لیے ہول ناک کردار ادا کرتے ہیں......کچھ نہیں ہو گا......کوئی گناہ نہیں......اگر جرم ہو بھی گیا تو پھر کیا......اللہ معاف کر دے گا......چلو تھوڑا زندگی انجوئے کر لو مزہ چکھ لو پھر ایسے دن کہاں ملیں گے......؟ یہ اس قسم کے الفاظ سے نئی آنے والی لڑکیوں کی شرم و حیا کو توڑنے کی کوشش کرتی ہیں...... ہاسٹل میں اگر ایسی کوئی لڑکی کسی شریف

لڑکی کی روم میٹ ہے تو وہ اپنے بوائے فرینڈ سے فون پر گفتگو بڑے حسین انداز میں اپنی شریف روم میٹ کو سنائے گی آہستہ آہستہ اس کا ذہن بنائے گی اور پھر ایک دن اپنے ساتھ اس معصوم کو بھی بربادی کے گڑھے میں لے اترے گی......ایسی چند خوف ناک لڑکیاں ہی ہوس پرستوں کے گروپ کی قابل فخر ممبر ہوتی ہیں جو ہاسٹلوں سے کئی کئی دنوں کے لیے غائب اور جن کی راتیں بوائے فرینڈز کے گھر کزن کے نام پر گزرتی ہیں......ایسی لڑکیاں کزن کی اصطلاح بہت کثرت سے استعمال کرتی ہیں ہر دوسرے چوتھے روز یونی ورسٹی میں ان کے کئی کزنز ملنے آئے ہوتے ہیں...... یہ سب کو بے وقوف سمجھتی ہیں لیکن حقیقت میں سارا زمانہ انھیں دیکھ رہا ہوتا ہے...... یہ سمجھتی ہیں کہ دنیا ان کے فرینڈز کو کزن ہی سمجھے گی لیکن ایسا نہیں ہوتا ...... قیمت دینا پڑتی ہے......یاد رکھیے قیمت دینا پڑتی ہے...... بوائے فرینڈ فلاسفی پر یقین رکھنے والی لڑکی خاوند کو عزت اور پیار کبھی نہیں دے سکتی کیوں کہ وہ اپنا سب کچھ پہلے ہی کسی کو دے چکی ہوتی ہے محبت میں دھوکا کھاتی ہے اور ہوس کے کوڑے کھا کر ساری عمر گلٹ سے مرتی ہے......لڑکی کو مات ہمیشہ محبت میں ملتی ہے......مرد چاہے تو اس مات کو اس کی جیت میں بدل سکتا ہے اسے ملکہ بنا سکتا ہے...... یہ ایک مرد کی سچی محبت کی طاقت ہے جو ایک طوائف کو تن من دھن سے صرف ایک کا ہونے کے لیے دل و جان سے مجبور کر دیتی ہے......مرد کی صاف سچی محبت عورت کو بے لوث محبت کا جوش مارتا سمندر بنا دیتی ہے جس کا مالک صرف ایک ہوتا ہے......بس آپ کی محبت میں طاقت اور سچائی ہونی چاہیے......اور اس سچائی کا اظہار صرف نکاح ہے بس......ورنہ ہوس پرستوں کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی اس دنیا اور آخرت میں اپنے کرموں کو بھگتنا ہوگا مت سوچنا اور اس دھوکا میں نہ رہنا کہ باری نہیں آئے گی...... باری دینا پڑتی ہے اور آپ کو ساری کہانی بھی یاد کروائی جاتی ہے......!

☆ میں نے ایک خاتون سے پوچھا کہ کیا آپ کو مردوں کے برابر حقوق ملنے چاہییں، تو اس نے ایک حیران کن جواب دیا، اس نے کہا کہ مجھے برابر کے حقوق نہیں چاہییں، میں نے تفصیل چاہی تو اس نے کچھ یوں بیان کیا۔ میرا جائیداد میں باپ کی طرف سے حصہ ہے، بھائی کی طرف سے حصہ ہے، بیٹے کی طرف سے حصہ ہے، خاوند کی طرف سے حصہ ہے، عورت کی دیت مرد کو نصف ملے گی جبکہ عورت کو مرد کی پوری دیت ملے گی، جب میں مردوں کے برابر آ جاؤں گی تو میں ان حقوق سے محروم ہو جاؤں گی، میں کسی جگہ جاب کرتی ہوں تو مجھے جاب میں سہولت دی جاتی ہے، برابر کے حقوق میں میرا نقصان زیادہ ہے، بینک، ہسپتال، مارکیٹ ہر جگہ لیڈیز فرسٹ کی رعایت پر مجھے ریلیف مل جاتا ہے، میں ابو سے ملنے جاؤں تو وہ شفقت کرتے ہوئے کھڑے ہو کر ملتے ہیں اور بھائی کو وہ بیٹھے بیٹھے سلام کر لیتے ہیں، ہم شہر سے باہر کہیں جائیں تو میں نے اور بیٹی نے اپنا اپنا ہینڈ بیگ پکڑنا ہوتا ہے، اور بس، باقی سامان بیٹے جانیں اور انکے پاپا۔ ایک بار راستے میں گاڑی رک گئی تھی تو مجھے اسٹیرنگ تھما کر بیٹے اور میاں نے دھکا لگایا، برابر کے حقوق ہوتے تو مجھے بھی دھکا لگانا پڑتا، سبھی بڑے اور بھاری کام خود بخود مردوں پر جا پڑتے ہیں، مجھے کبھی بل ادا کرنے نہیں جانا پڑتا، کبھی پینٹ والے کے پیچھے نہیں دوڑنا پڑتا، کبھی الیکٹریشن کے ساتھ دماغ کھپائی نہیں کرنی پڑتی، کمانے کی ذمہ داری کبھی میری نہیں رہی، میاں نے کمانے کے لیے نکلنا ہی نکلنا ہے، میرے کھانے، پینے، پہننے اور رہنے کا ذمہ میرے میاں پر ہے، میں کبھی بھی کہہ دوں آج کچھ نہیں پکایا، گرمی

لگ رہی تھی، یا موڈ نہیں تھا تو بازار سے کھانا آ جاتا ہے، کوئی زبردستی نہیں ہے، لیکن ان کو کام سے چھٹی نہیں ہے، میاں کی انکم پر مجھے حق حاصل ہے، میری انکم پر صرف میرا، میرا لباس ان سے مہنگا ہوتا ہے، میرے جوتے کپڑوں کی تعداد ان سے زیادہ ہوتی ہے، ایسے بے شمار فائدے مجھے حاصل ہیں، میں برابر کے حقوق لے کر گھاٹے کا سودا کروں گی؟ اتنی پاگل لگتی ہوں کیا؟

☆ ایک عورت کہتی ہے کہ شادی کے 17 سال بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ مرد خدا کی خوب صورت ترین مخلوق ہے۔ وہ اپنی جوانی کو اپنی بیوی اور بچوں کے لئے قربان کرتا ہے۔ یہ وہ ہستی ہے جو پوری کوشش کرتا ہے کہ اس کے بچوں کا مستقبل خوب صورت اور اچھا بنے لیکن اس قربانی کے بدلے ہمیشہ اس کی سرزنش کی جاتی ہے۔ اگر کبھی رے فریشمنٹ کے لئے گھر سے باہر قدم رکھے تو بے پرواہ اور اگر گھر میں رہے تو سست اور بے کار، اگر بچوں کو غلطی کی وجہ سے ڈانٹے تو وحشی اگر بیوی کو نوکری سے روکے تو متکبر اور رعب جمانے والا، اگر ماں سے دل جوئی کرے تو ماں کا لاڈلا اور اگر بیوی سے پیاری باتیں کرے تو بیوی کا مرید، اس کے باوجود مرد دنیا کی وہ ہستی ہے جو اپنے بچوں کو ہر اعتبار سے خود سے بہتر دیکھنا چاہتا ہے۔ باپ وہ ہستی ہے جو اپنے بچوں سے نا امیدی کے باوجود عشق کرتا اور ہمیشہ ان کی بہتری کے لئے دعا کرتا ہے۔ باپ وہ ہستی ہے جو اپنے بچوں کی اذیتوں کو برداشت کرتا ہے جب وہ اس کے قدموں پر قدم رکھ کر کھیلتے ہیں اور جب بڑے ہو کر باپ کے دل پر قدم رکھتے ہیں۔ باپ وہ ہستی ہے جو اپنی بہترین ثروت بلکہ جو کچھ اس کے پاس ہے اپنی اولاد کو بخش دیتا ہے۔ اگر ماں اولاد کو 9 مہینے پیٹ میں اٹھاتی ہے تو باپ پوری زندگی اپنے فکر و دماغ میں لیے پھرتا ہے۔ دنیا اچھی اور خوب صورت ہے جب تک گھر کا سرپرست سالم ہے۔

☆ حاجیوں کی تعداد کے لحاظ سے پاکستان دنیا میں دوسرے نمبر پر اور عمرہ کرنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے جب کہ دنیا بھر میں ایمان داری کے انڈکس کے مطابق پاکستان کا 160 نمبر ہے۔ 500 یونٹ کو 1,500 یونٹ لکھنے والا میٹر ریڈر، خالص گوشت کے پیسے وصول کر کے ہڈیاں بھی ساتھ تول دینے والا قصائی، خالص دودھ کا نعرہ لگا کر پانی پاؤڈر کی ملاوٹ کرنے والا دودھ فروش، بے گناہ کے ایف آئی آر میں دو مزید ہیروئین کی پڑیا لکھنے والا انصاف پسند ایس ایچ او، گھر بیٹھ کر حاضری لگوا کر حکومت سے تن خواہ لینے والا مستقبل کی نسل کا معمار استاد، کم ناپ تول کر کہ دوسروں کا حق کم کر کے پورا پیسہ لینے والا دکان دار، معمولی سی رقم کے لیے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے والا وکیل، دس روپے کے سودے میں ایک روپیہ غائب کر دینے والا بچہ، آفیسر کے لیے رشوت لے جانے والا معمولی سا چپڑاسی، کھیل کے بین الاقوامی مقابلوں میں میچ فکسنگ کر کے ملک کا نام بدنام کرنے والا کھلاڑی، ساری رات فلمیں دیکھ کر فجر کو اللّٰہ اکبر سنتے ہی سونے والا نوجوان، کروڑوں کے بجٹ میں غبن کر کے دس لاکھ کی سڑک بنانے والا ایم پی اے اور ایم این اے، لاکھوں غبن کر کے دس ہزار کے ہینڈ پمپ لگانے والا جابر ٹھیکے دار، ہزاروں کا غبن کر کے چند سو میں ایک نالی پکی کرنے والا ضمیر فروش ممبر صاحب، غلہ اگانے کے لیے بھاری بھر کم سود پہ قرض دینے والا ظالم چودھری، زمین کے حساب کتاب و پیمائش میں کمی بیشی کر کے اپنے بیٹے کو حرام مال کا مالک بنانے والا پٹواری اور ریونیو آفیسر، دواؤں اور لیبارٹری ٹیسٹ پر کمیشن کے

طور پر عمرہ کرنے والے ڈاکٹر، اپنے قلم کو بیچ کر پیسہ کمانے والا صحافی...... جب ہر کوئی کشتی میں اپنے حصے کا سوراخ کر رہا ہو تو پھر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ "فلاں کا سوراخ میرے سے بڑا تھا اس لیے کشتی ڈوب گئی......"! سبھی قصوروار ہیں۔

☆ مُجھ سے ملیے میں اُن بائیس کروڑ بدنصیبوں میں سے ایک ہوں جس پر حیات تنگ کی جا رہی ہے۔ میری حب الوطنی کا مزید امتحان لیا جا رہا ہے۔ مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ تمہارے وطن پہ قرضہ ہے اُس کی ادائی کرنی ہے۔ اِن لوگوں سے کوئی پوچھے کہ باہر کے ملکوں اور اداروں سے قرضہ میں نے یا مجھ جیسے غریبوں نے لیا، یا کیا وہ قرضہ مجھ پر یا میرے جیسوں پر خرچ کیا گیا۔ ستر پچھتر سال سے جن لوگوں نے لیا اور اپنے محل بنائے اُن کے پیٹ پھاڑ کر وصول کریں۔ اگر وہ مر گئے ہیں تو ان کی نسلوں سے وصول کریں مگر یہ کیا......اس ملک کے غریب کا جینا کیوں تنگ کیا جا رہا ہے، اُس کا گلا کیوں دبایا جا رہا ہے، کوئی ہے ہمارا حمایتی......کوئی ہے ان بائیس کروڑ بدنصیبوں کا وکیل جو جا کے بین الاقوامی اداروں سے بات کرے کہ ہم نے قرضہ نہیں لیا......نہ ہم پر خرچ ہوا۔ اس ملک پر جو اشرافیہ حکومت کرتی رہی ہے۔ اسی نے قرضہ لیا ہے، اُسی نے کھایا، ان سے وصول کرو، ان کی نسلوں سے وصول کرو، اس وصولی میں ہم بھی تمہارا ساتھ دیں گے۔ ان کے محلات کی، ان کی گاڑیوں کی، ملوں کی، فیکٹریوں کی نیلامی کرو، ہم تالیاں بجائیں گے۔ اگر تم نے ان کی چمڑی بھی اُدھیڑ دی۔ ہم عوام کچھ نہیں کہیں گے بلکہ تمہارے حق میں نعرے لگائیں گے۔ لیکن ہمیں تو مت پیسو......ہمیں تو مت مارو......ہم تو بے گناہ ہیں...... بے قصور ہیں......مظلوم ہیں۔ ہاں ہمارا اتنا قصور ضرور ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً انہیں خود پر مسلط کرتے رہے، یہ ہمیں لوٹتے رہے مگر ہم ان کے نام کے ساتھ "جیئے" کے نعرے لگاتے رہے، ان کے جلسوں کو بھرتے رہے، اتنی خطا ہے ہماری، اس خطا کی جتنی سزا ہمیں ملنی چاہیے، اُس سے زیادہ مل گئی ہے۔ بس اب اور نہیں۔ فقط : ایک مجبور پاکستانی

☆ سونے کی خرید و فروخت کو سمجھنے کا حساب! ایک تولہ سونا میں 11.664 گرام ہوتے ہیں، اسی طرح 1 تولہ سونے میں 12 ماشے ہوتے ہیں، اگر آپ 1 تولہ زیور بنا سونا فروخت کرتے ہیں تو سنیارا اگر تو اس نے زیور آپ کو خود بنا کر دیا ہے 2 ماشے کٹوتی کرتا ہے اور اگر آپ نے کسی اور سے بنوایا اور فروخت کسی اور سنیارے کو کر رہے ہے تو وہ ایک تولہ سونے کی 3 ماشے کٹوتی کرے گا۔ نوٹ: اس اوپر بیان کیے گئے داؤ کو سنیارا ایک رتی ماشہ یا 2 رتی ماشے کا نام دے گا۔ آپ نے اگر 1 تولہ سونا زیور فروخت کیا تو کٹوتی کے نام پہ آپ کے زیور سے 3 ماشے گئے آج کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے 1 تولہ سونے کی قیمت 180,000 روپے ہے، یعنی ایک ماشے کی اندازاً قیمت 15,000 روپے ہے آج کل یعنی ایک تولہ سونا زیور بیچنے سے سنیارے نے آپ کے 45,000 کٹوتی کے نام پہ کاٹ لیے۔ اب دوسری طرف آتے ہیں یعنی اگر آپ زیور بنواتے ہیں تو ایک تولہ سونا 24 قیراط ہوتا ہے پہلے آپ کو سمجھاتا ہوں کہ قیراط کس بلا کا نام ہے۔ قیراط (Carat) سونے کے خالص پن کو ناپنے کے معیار کا نام ہے۔ تقریباً سو فی صد خالص سونا 24 قیراط ہوتا ہے جتنے قیراط کم ہوں گے مطلب اتنی اس سونے میں ملاوٹ شامل ہے ویسے یہ 99.99% خالص ہوتا ہے۔ 12 قیراط مطلب 50 فی صد ملاوٹ اور 18 قیراط 75 فی صد خالص اور 25 فی صد ملاوٹ ہے۔

قیراط کمیت (وزن) کے پیمانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہیرے جواہرات اور قیمتی پتھروں کا وزن عام طور پر قیراط میں ناپا جاتا ہے۔اب آتے ہیں اصل بات کی جانب کہ جب آپ سونا بنواتے/خریدتے ہیں تو سنیارے عام طور پہ 15 یا 18 قیراط سونا بنا کے دیتے ہیں اور پاکستان میں چند ایک بڑے جیولرز کو چھوڑ کر کسی کے پاس 21 قیراط سے زیادہ سونا بنانے کی مشین نہیں ہیں۔ 22 قیراط بس کراچی میں ایک 2 جیولرز بنا کے دیتے ہیں۔ اگر سنیارے نے آپ کو 18 قیراط زیور بنا کر دیا ہے تو اس نے سونے میں 25 فی صد ملاوٹ کی ہے، مطلب اگر ایک تولہ زیور بنا کر دیا ہے تو مثلاً ایک تولہ ایک لاکھ اسی ہزار کا ہے تو سنیارا آپ کو 135,000 کا سونا دے کر ریٹ 180,000 روپے لگا رہا ہے اسی طرح اگر سنیارے نے آپ کو 21 قیراط زیور بنا کر دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زیور آپ کو 158,000 کا دے رہا ہے جبکہ قیمت آپ کو 180,000 سونے کی لگا رہا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ ایک تولہ زیور ملاوٹ کر کے آپ کو بس 135,000 سے 158,000 کا دیں گے اور قیمت پورے تولے کی 180,000 لگائیں گے۔ دوسرا داؤ ان کا پالش کے نام پہ ہوتا ہے ایک آدھ ماشہ الگ سے لگا لیں گے کہ اتنا ہمارا سونا زیور بناتے ہوئے ضائع ہو گیا ہے جس کی ایک تولے کے پیچھے قیمت 9,000 سے 10,000 ہو گی۔ یاد رہے کہ سنیارے کی دکان کا کوڑا بھی لاکھوں میں بکتا ہے اور ان کا کچھ ضائع نہیں ہوتا۔ آخر پہ انہوں نے مزدوری ڈالی ہوتی ہے۔ آپ کے بہت زیادہ اصرار پہ آپ کو مزدوری کا 2,000 سے 4,000 چھوڑ کر آپ پہ بہت بڑا احسان کریں گے اور کہیں گے آپ نے ہمیں بچنے کچھ نہیں دیا اور یہ مزدوری بس آپ کو چھوڑ رہے ہیں کیوں کہ آپ کے ساتھ ہمارا دوسری یا تیسری نسل سے تعلق ہے بلا بلا بلا بلا۔ سونا بیچتے وقت سونے کی ڈلی بنوائیں (وہ بھی اعتماد والے بندے سے۔ رعایت خیر وہ بھی نہیں کرتا) مطلب ملاوٹ نکال دی جاتی ہے اور خالص 24 قیراط سونا رہ جاتا ہے۔ پھر اس ڈلی یعنی خالص 24 قیراط سونے کو اس دن کے سرکاری ریٹ پہ بیچیں۔ ورنہ آپ کو بہت بڑا چونا لگ جائے گا۔ زیور بنواتے وقت پہلے طے کریں کہ سونا 21 قیراط بناؤ گے ،18 یا 15، جتنا خالص وہ سونا بنائے اس حساب سے 15، 18 یا 21 قیراط کے مطابق قیمت دیں نہ کہ 24 قیراط کی قیمت ادا کریں۔ ساتھ دھمکی دیں گے کہ میں ابھی اسی مشین پہ چیک بھی کرواؤں گا کہ یہ 15، 18 ہے یا 21 قیراط، اور وقت یا سہولت میسر ہو تو اس کو مشین پہ چیک بھی کروا لیں کہ کتنے قیراط بنا اور آپ نے کتنے قیراط کے حساب سے قیمت ادا کی۔ میری ان سب باتوں سے ہو سکتا ہے میرے چند دوست ناراض ہوں لیکن میرا بتانا فرض تھا تا کہ لوگ Educate ہوں۔ یہاں یہ بھی بتا تا چلوں کہ ساری انگلیاں برابر نہیں چند ایک اچھا کاروبار کرنے والے بھی ہوں گے لیکن میرے خیال میں ان کی تعداد شاید 1 فی صد سے زیادہ نہ ہو......

☆ میری تحقیق کے مطابق: پچانوے فی صد سے زیادہ امریکی رات کا کھانا سات بجے تک کھا لیتے ہیں۔ آٹھ بجے تک بستر میں ہوتے ہیں اور صبح پانچ بجے سے پہلے بے دار ہو جاتے ہیں۔ ذرا بھی دیر ہو جائے تو بروقت دفتر میں نہیں پہنچ سکتے۔ بڑے سے بڑا ڈاکٹر چھ بجے صبح ہسپتال میں موجود ہوتا ہے۔ پورے یورپ، امریکہ، جاپان، آسٹریلیا اور سنگاپور میں کوئی دفتر، کارخانہ، ادارہ، ہسپتال ایسا نہیں جہاں اگر ڈیوٹی کا وقت نو بجے ہے تو لوگ ساڑھے نو بجے آئیں۔ آج کل چین دنیا کی دوسری بڑی طاقت بن چکا

ہے۔ پوری قوم صبح چھ سے سات بجے ناشتہ، دوپہر ساڑھے گیارہ بجے لنچ اور شام سات بجے تک ڈنر کرچکی ہوتی ہے۔اللّٰہ کی سنت کسی کے لیے نہیں بدلتی۔اس کا کوئی رشتہ دار نہیں نہ اس نے کسی کو جنا، نہ کسی نے اس کو جنا، جو محنت کرے گا تو وہ کام یاب ہوگا۔عیسائی ورکر تھامسن میٹکاف اگر صبح سات بجے دفتر پہنچ جائے گا تو کام یاب ہوگا تو دن کے ایک بجے تولیہ بردار کنیزوں سے چہرہ صاف کروانے والا بہادر شاہ ظفر مسلمان بادشاہ ہی کیوں نہ ہو، ناکام رہے گا۔بدر میں فرشتے نصرت کیلئے اتارے گئے تھے لیکن اس سے پہلے مسلمان پانی کے چشموں پر قبضہ کرچکے تھے جو آسان کام نہیں تھا اور خدا کے محبوب (ﷺ) رات بھر یا تو جنگی حکمت عملی پر غور کرتے رہے یا سجدے میں جھکے رہے تھے۔حیرت ہے ان اندھیری رات کے پالے دانش وروں پر جو یہ کہہ کر قوم کو مزید افیون کھلا رہے ہیں کہ پاکستان ستائیسویں رمضان کو بنا تھا کوئی اس کا بال بیکا نہیں کرسکتا۔اگر سلطنتِ خداداد پاکستان اللّٰہ کی تھی تو کیا سلطنت خداداد میسور (ٹیپو سلطان کی سلطنت) اللّٰہ کی نہیں تھی؟ جس ملک کے 'الا ماشااللّٰہ' ووٹرز ذہنی غلام ہوں، پیر غنڈے ہوں، مولوی منافق ہوں، ڈاکٹر بے ایمان ہوں، سیاست دان اور پولیس ڈاکو ہوں، کچہری بیٹھک ہو، جج بے اعتبار ہوں، وکیل بدمعاش ہوں، لکھاری خوش آمدی ہوں، اداکار بھانڈ ہوں، ٹی وی چینلز پر مسخرے دانش ور ہوں، تاجر بے ایمان اور سود خور ہوں، دکان دار چور ہوں، عوام اپنی جہالت اور معمولی وقتی فائدہ کے لیے اپنی آئندہ نسلوں کے مستقبل سے لاپرواہ ہوں، جہاں تین سال کی بچی سے لے کر پچاس سال تک کی عورتوں کا ریپ معمولی بات ہو اور مجرموں کو سیاسی دباؤ میں آکر چھوڑ دیا جائے۔اسلام آباد مرکزی حکومت کے دفاتر ہوں یا صوبوں کے دفاتر یا نیم سرکاری ادارے، ہر جگہ ''لال قلعہ کی طرز زندگی'' کا دور دورہ ہے۔کتنے وزیر، کتنے سیکرٹری، کتنے انجینئر، کتنے ڈاکٹر، کتنے پولیس افسر، کتنے ڈی سی، کتنے کلرک آٹھ بجے ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں؟ کیا اس قوم کو تباہ و برباد ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت بچاسکتی ہے جس میں کسی کو تو اس لیے مسند پر نہیں بٹھایا جاسکتا کہ وہ دوپہر سے پہلے اٹھتا ہی نہیں اور کوئی اس پر فخر کرتا ہے کہ وہ دوپہر کو اٹھتا ہے لیکن سہ پہر تک ریموٹ کنٹرول کھلونوں سے دل بہلاتا ہے جب کہ کچھ کو اس بات پر فخر ہے کہ وہ دوپہر کے تین بجے اٹھتے ہیں۔کیا اس معاشرے کی اخلاقی پستی کی کوئی حد باقی ہے، جو بھی کام آپ دوپہر کو زوال کے وقت شروع کریں گے وہ زوال ہی کی طرف جائے گا، کبھی بھی اس میں برکت اور ترقی نہیں ہوگی اور یہ مت سوچا کریں کے میں صبح صبح اٹھ کر کام پر جاؤں گا تو اس وقت لوگ سو رہے ہوں گے میرے پاس گاہک کدھر سے آئے گا، گاہک اور رزق اللّٰہ رب العزت بھیجتا ہے۔وطن عزیز کی بقاء اور اپنی ترقی کی خاطر اس پبلک ویلفیئر میسج کو اپنے حلقہ احباب اور گروپس میں ضرور پھیلائیں تاکہ اس سے عمومی رویہ کے بارے میں سبق حاصل کیا جائے۔کیوں کہ ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

☆ اپیل ، گوشت کا کاروبار کرنے والے تمام لوگ متوجہ ہوں، آپ کی شاپ پر سارا دن رش لگا ہوتا ہے، کوئی ہڈی والا تو کوئی بنا ہڈی والا، کوئی امیر بار گیننگ کرکے 5 کلو، کوئی سیٹھ صاف صاف 10 کلو اور کوئی کسی بنگلے کا ملازم اپنے مالک کے لیے 3 کلو گوشت لے جاتا ہوگا، ان لوگوں کو جیسا چاہے گوشت دیا کریں آپ کی مرضی لیکن ایک گزارش ہے۔اگر آپ کے پاس کوئی ایک پاؤ، آدھا کلو تین پاؤ یا ایک کلو

گوشت لینے آتا ہے اسے بھی عزت دیں، اس آدھا کلو والے کو کم ہڈی کم چربی والا اچھا گوشت دیں، ہوسکتا ہے وہ غریب ہو اور مہینے میں صرف ایک بار ہی گوشت کھانے کی طاقت رکھتا ہو، ایسے میں اسے آپ وہ گوشت دے دیں جس میں گوشت کم اور ہڈی چربی زیادہ ہو تب اس کے دل پر کیا گزرے گی؟ تو پلیز جو لوگ مہینے میں ایک مرتبہ وہ بھی پوری فیملی آدھا کلو گوشت کھاتی ہو انھیں انسانیت کے ناطے، ثواب کی نیت سے ہی سہی اچھا گوشت دیں، جو جتنا کم گوشت مانگے اسے اتنا ہی اچھا گوشت دو تاکہ ان کے دل سے آپ کے لیے دعا نکلے۔ نیکی بھی کمائیں اور پیسے بھی......

☆ ایکسپریس ٹریبیون/31 جولائی 2023ء۔

IUB اسکینڈل کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ، لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن میں چونکا دینے والے اسکینڈل کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے موجودہ ججوں پر مشتمل کمیٹی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

پیر کو لاہور ہائی کورٹ (LHC) میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی، جس میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور (IUB) میں منشیات کی فروخت اور جنسی ہراساں کرنے کے مبینہ اسکینڈل کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے موجودہ ججوں پر مشتمل جوڈیشل کمیشن یا کمیٹی تشکیل دینے پر زور دیا گیا۔

درخواست گزار مشکور حسین نے ایڈووکیٹ ندیم سرور کی وساطت سے درخواست دائر کی جس میں صوبے کا نام پنجاب کے چیف سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس (آئی جی پی)، وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کے ڈائریکٹر جنرل، نگراں وزیراعلیٰ پنجاب اور نائب صدر کے ذریعہ دائر کیا گیا۔ جواب دہندگان کے طور پر IUB کے چانسلر نامزد ہیں۔

درخواست کے مطابق، یہ واقعہ چند ہفتے قبل اس وقت منظر عام پر آیا جب پولیس نے IUB کے چیف سیکیورٹی آفیسر کو گرفتار کیا اور مبینہ طور پر اس کے قبضے سے کرسٹل میتھمفیٹا مین (عام طور پر آئس کے نام سے جانا جاتا ہے) اور افروڈیزیاکس کے ساتھ ساتھ قابل اعتراض ویڈیوز بھی برآمد کیں جن میں یونیورسٹی کے افسران شامل تھے۔

یہ گرفتاری اس وقت عمل میں آئی جب پولیس نے بغداد الجدید تھانے کی ایک چوکی پر ایک کار کو روکا۔ سب انسپکٹر محمد افضل نواز کی شکایت پر درج ایف آئی آر کے مطابق کار ڈرائیور نے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن پولیس نے اسے روک لیا۔ گاڑی کی تلاشی لینے پر، پولیس کو ڈرائیور کے قبضے سے 10 گرام آئس اور افروڈیز ہائس برآمد ہوا، ڈرائیور نے بعد میں اپنی شناخت IUB کے چیف سیکیورٹی آفیسر اعجاز شاہ کے طور پر کی۔

مزید تفتیش سے معلوم ہوا کہ ملزم کے موبائل فونز میں خواتین کی متعدد قابل اعتراض ویڈیوز اور تصاویر موجود تھیں۔ ملزم نے منشیات کے استعمال اور فروخت کا اعتراف کیا اور دعویٰ کیا کہ قابل اعتراض مواد میں IUB کے مختلف شعبہ جات کے افسران کے ساتھ ساتھ طالبات بھی شامل تھیں۔

شاہ نے انکشاف کیا کہ وہ یونیورسٹی کے سیکیورٹی کیمروں کی نگرانی کرتا تھا، جس میں یونی ورسٹی کی عمارت کے قریب طالبات کے گلے ملنے، درختوں کے نیچے دوستوں کے ساتھ سگریٹ نوشی کرنے جیسی فوٹیج جمع محفوظ کی جاتی تھیں۔ اس کے بعد ان ویڈیوز کو طالب علموں کو بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا

تھا، انہیں ان کے والدین کے ساتھ شیئر کرنے کی دھمکی دی جاتی تھی۔
مزید یہ کہ شاہ پر وفاقی وزیر چوہدری طارق بشیر چیمہ کے بیٹے سمیت بااثر گینگ کے ارکان کے ساتھ جنسی استحصال کے مقابلوں کا اہتمام کرنے کا الزام تھا۔ خوف ناک صورت حال کافی عرصے سے جاری تھی۔ تحقیقات میں اس گینگ میں یونیورسٹی کے پروفیسرز اور اسٹاف ممبران کے ملوث ہونے کا بھی انکشاف ہوا ہے۔
واقعے کے بعد نگراں وزیر اعلیٰ نے معاملے کی تحقیقات کے لیے سیکریٹری معدنیات بابر امان بابر، ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) امین بخاری اور ڈی آئی جی راجہ فیصل پر مشتمل تین رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی یونیورسٹی نے اس اسکینڈل کی تحقیقات کے لیے ایک اندرونی کمیٹی بھی تشکیل دی اور پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے دو اہلکاروں کو معطل کر دیا۔
ناقدین نے تحقیقات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے نشان دہی کی ہے کہ چیف سیکورٹی آفیسر کے خلاف صرف CNSA 1997 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، جب کہ قابلِ اعتراض مواد کی فلم بندی اور پھیلانے میں ملوث تمام افراد کے خلاف PECA 2016 کے تحت مقدمہ کے اندراج کو نظر انداز کیا گیا ہے۔
مزید برآں، اس سکینڈل میں وفاقی وزیر کے بیٹے کے ملوث ہونے سے معاملے کو دبانے کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر غیر ضروری اثر ورسوخ اور دباؤ کے شبہات پیدا ہوئے ہیں۔
یونیورسٹی کے اہلکاروں کی حالیہ گرفتاریوں اور منشیات کے استعمال اور جنسی استحصال کے الزامات نے تعلیمی اداروں کے تقدس کو مجروح کر کے رکھ دیا ہے۔ اس شرم ناک صورت حال سے نمٹنے کے لیے فوری اور مکمل تحقیقات کی ضرورت ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی اور غیر جانب داری کے ساتھ اٹھایا جائے۔ IUB کے عہدے داروں، اساتذہ اور طلباء کی شمولیت عدالتی نگرانی کا مطالبہ کرتی ہے تا کہ پوری تفتیش میں شفافیت اور انصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔
☆ مورخین حیران ہیں کہ دنیا کہ پردے پر ایک ایسی قوم بھی موجود ہے جس کا قومی ترانہ فارسی میں ہے، قومی زبان اردو ہے، قوانین انگریزی زبان میں، مذہب عربی زبان میں، ڈرامے تُرکی کے، فلمیں ہندوستانی، خواہشات یورپین، عادات جاہلانہ حرکات درندگانہ اور خواب مدینہ منورہ میں دفن ہونے کے ہیں۔
☆ کچھ دنوں پہلے ایک قصائی کتے کا گوشت فروخت کرنے کے جرم میں گرفتار ہو گیا، جب اسے جج صاحب کے سامنے پیش کیا گیا تو جج نے پوچھا: ''کیا یہ سچ ہے کہ تمھارے پاس سے کتے کا گوشت پکڑا گیا ہے......؟'' ملزم: ''جی ہے جناب یہ سچ ہے......!''۔ جج: ''تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم انسانوں کو کتوں کا گوشت کھلاتے ہو......؟''۔ ملزم: ''نہیں جناب میں انسانوں کو کتوں کا نہیں کھلاتا......!''۔ جج: ''کیا مطلب ابھی تو تم نے خود اقرار کیا......؟''۔ ملزم: ''ہاں جناب میں نے اقرار کیا کہ میرے پاس سے کتے کا گوشت پکڑا گیا ہے لیکن وہ گوشت میں نے کسی انسان کو نہیں کھلایا......!''۔ جج: ''تو پھر وہ گوشت کس کو کھلایا......؟''۔ ملزم: ''جج صاحب میں نے وہ کتوں کا گوشت کتوں کو کھلایا......!''۔ جج: ''کیا مطلب......؟''۔ ملزم: ''مطلب یہ ہے جج صاحب کہ میرے پاس ہمارے ضلع کے ''ڈی سی، او'' ''ڈی،

ایس، پی'' اوران جیسے اوربھی بڑے لوگ آتے تھے اورمفت میں چھوٹا گوشت لے کر جاتے تھے، اور نہ دینے پر جرمانہ کرنے کی دھمکیاں دیتے تھے بکری کے آٹھ،نوکلو گوشت میں ایک دوکلو وہ لے جاتے تھےتو مجھے فائدہ کے بجائے الٹا نقصان ہوجاتا......اس لیے میں کتا ذبح کر کے رکھتا تھا جب وہ لوگ مجھ سے مفت کا گوشت لینے آتے تو میں انکو وہ گوشت دے دیتا۔'' ۔جج:''یہ عدالت ملزم کو باعزت بری کرتی ہے......!''۔میرے محترم ومکرم قارئین کرام......! کہنےکوتو یہ ایک چھوٹا سا قصہ ہے،مگر کیا ہم،اور ہمارے اطراف میں ایسا نہیں ہورہا......؟ ۔کیا ہم لوگوں کو جہاں ایسا موقع ملتا ہے ہم لوگ اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتے......؟

☆ اپنے گریبان میں جھانکیں۔دودھ میں پانی،شہد میں شیرہ،گھی میں کیمیکل،امتحانات میں نقل،ناپ تول میں کمی ، دوستی میں خودغرضی ، ایمان میں منافقت ، رشتوں میں مادیت ، ہلدی میں مصنوعی رنگ ، مرچوں میں سرخ اینٹیں،نوکری میں رشوت وسفارش ، ہوٹلوں میں مردار کا گوشت ،بجلی کے بل میں ہیرا پھیری،ٹیکس کی ادائی میں چوری،عبادت میں ریاکاری......اور پھر کہتے ہیں حکم ران ٹھیک نہیں۔

☆ اپنے پیسوں سے پانی پوری کھاتے ہیں تب پلیٹ کا پانی بھی پی جاتے ہیں،آئس کریم کھاتے وقت ڈھکن بھی چاٹ لیتے ہیں،مونگ پھلی کھانے کے بعد چھلکے میں دانہ ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں،لیکن کسی کی شادی میں جب کھاتے ہیں تو آدھے سے زیادہ کھانا جوٹھا چھوڑ دیتے ہیں، ایسا کیوں؟ ایک باپ اپنی پوری زندگی کی کمائی لگا کر اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی میں آپ کے لئے اچھا کھانا تیار کرواتا ہے،ایک باپ کے محنت کی کمائی کا اس طرح مذاق نہ اڑائیں۔اتنا ہی لوتھالی میں،برباد نہ جائے نالی میں۔

☆ نوسر بازی اور ظلم کی انتہا،اگر سوتے رہے تو پھر آپ کا بدترین استحصال ہوتا رہے گا۔یہ آپ کے حق کی آواز ہے۔* جتنے یونٹ اتنا بل ہونا چاہیے......اس قوم کو بےوقوف بنانے کا ایسا فارمولا جس کی طرف آج تک کسی کا خیال نہیں گیا عوام ازل سے لٹ رہے ہیں اور نوٹس کوئی نہیں لیتا۔سوئی نادرن گیس اور بجلی کمپنیوں نے عوام کو لوٹنے کا نیا طریقہ سلیب ریٹ متعارف کروا دیا ہے۔سلیب (1) 272 روپے۔ سلیب (2) 1257 روپے۔سلیب (3)4570 روپے۔سلیب (4)9125 روپے۔سلیب (5) 18227 روپے * سلیب (6)18290روپے پہلے سلیب ریٹ اور دوسرے میں فرق 1000 روپے کا ہے۔دوسرے سے تیسرے میں فرق 3300 روپے کا ہے۔تیسرے سلیب اور چوتھے کا فرق 9000 روپے کا ہے۔سلیب کیا ہوتا ہے؟ سلیب دھوکا اور ظلم ہے۔آپ گاڑی میں پٹرول ڈلواتے ہیں تو کبھی ایسے ہوا کہ ایک لیٹر 100 روپے فی لیٹر اور دو لیٹر 1100 روپے فی لیٹر؟ تین لیٹر 3300 روپے فی لیٹر؟ صرف ایک دن ریڈنگ لیٹ لینے سے بل 272 سے 1257 ہوسکتا ہے۔خدا کے لیے اگر آپ لوگ انڈیا کی طرح بجلی فری نہیں کر سکتے تو ہم پر یہ ظلم بھی نہیں کرو بس صرف ہم پر اتنی مہربانی کردو۔ جتنے یونٹ اتنا بل ہونا چاہیے۔خدا کے لیے پاکستان کے عوام سے جینے کا حق تو مت چھینو ریٹ بڑھاؤ مگر ڈاکا تو نہ ڈالو۔بجلی کا بل واپڈا والے 300 یونٹ کا بل 3300 بمعہ ٹیکس اور 301 یونٹ کا 4400 بمعہ ٹیکس ایک یونٹ زیادہ صرف کرنے سے 1100 روپے کا فرق؟ کیا آپ نے کبھی 5 لیٹر کوکنگ آئل لیا تو 1000 کا اور 6 لیٹر 2000 کا......-

☆ عوام کے لیے ایک وقت کی روٹی پوری کرنا مشکل اور سینیٹ چیئرمینوں کیلئے تا حیات 12 ملازمین، 6 گارڈز، اہل خانہ کا ملکی وغیر ملکی سفر، گھروں کی آرائش، فون، پٹرول سب کچھ بالکل مفت، بل پاس ہوگیا۔

☆ کارپوریٹ 3 ارب ڈالرڈ کیتیاں: تین بلین ڈالرز کی دماغ کو ہلا دینے والی کہانی۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (SBP) کے گورنر کی حیثیت سے رضا باقر اور وزیر خزانہ کی حیثیت سے شوکت ترین نے hascol گروپ سمیت کارپوریٹ دنیا میں اپنے دوستوں کو صفر سود پر 3 بلین امریکی ڈالرز کا قرض دیا۔ قرض حاصل کرنے کے فوراً بعد hascol نے مالی پریشانی کے آثار دکھائے اور دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ جس کے بعد شوکت ترین نے رضا باقر کی فرم کو hascol کا مشیر مقرر کیا۔ شوکت ترین نے اسٹیٹ بینک سے لیے گئے تین ارب ڈالرز کو عوام کے سامنے ظاہر نہیں کیا کیوں کہ ان کے اپنے گروپ نے اس سے ایک ارب ڈالر لیے تھے۔ اس طرح خزانے میں لوٹ مار کی کھلی واردات ہوئی جس کا خمیازہ پاکستان کے عام لوگ بھگت رہے ہیں۔ اگر عمران خان کے دور میں یہ تین ارب ڈالر نہ لوٹے گئے ہوتے تو آج ہم IMF کے سامنے مزید تین ارب ڈالر کا بوجھ نہ ڈالتے۔

☆ صدر کا آرڈر اسٹاف نہیں مانتا، سپریم کورٹ کا حکم حکومت نہیں مانتی، ہائی کورٹ کا حکم ایک جیلر نہیں مانتا، الیکشن کمیشن کسی کی بھی نہیں مانتا، ویگو ڈالہ پاکستان کا کوئی قانون نہیں مانتا، اور ہم آزاد ہیں یہ بات دل نہیں مانتا۔

☆ حافظ/جسٹس۔ چیف جسٹس پاکستان نے سماعت کے دوران ریمارکس دیے۔ ''علامہ حافظ خادم حسین رضوی رحمہ اللّٰہ کے ساتھ حافظ نہ لکھا جائے۔'' امیر المجاہدین حافظ قرآن تھے اور ہمارے عرف عام میں حافظ قرآن کے نام کے ساتھ ''حافظ'' لکھا اور بولا جاتا ہے۔ لہذا ان کا اعتراض درست نہیں۔ اگر طبع نازک پہ گراں نہ گزرے تو اس پر بھی ریمارکس ارشاد فرمادیں۔ ''کیا ''ورلڈ جسٹس پراجیکٹ'' کی 2021ء کی رپورٹ کے مطابق عدل کی فراہمی میں 130 واں نمبر رکھنے والے عدالت کے جج کے لیے'' آنرایبل مسٹر جسٹس لکھا جاسکتا ہے؟''۔ یادرہے! منصف کے لیے انگلش میں لفظ ''جج (Judge)'' استعمال ہوتا ہے۔ لفظ ''جسٹس (Justice)'' مصدر ہے اور علم المعانی کے اصول کے مطابق جب نام کے ساتھ بولا جائے تو یہ یہ مبنی للفاعل ہوتا ہے یعنی ''وہ شخصیت سراپا عدل ہے'' دراصل یہ جج کے نام کے ساتھ حسنِ ظن کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ اس منصب پر ہونے کے بعد اس سے عدل کے سوا کسی اور چیز کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ کسی نام کے سابقے لاحقے دیکھنا یہ چیف جسٹس کا حق ہے نہ اختیار نہ منصب۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر دوسروں کے نام کے سابقے لاحقے دیکھنے کی بجائے اپنے فرضِ منصبی (انصاف کی فراہمی) پر توجہ دی جاتی تو عدل کی فراہمی میں 130 واں نمبر نہ ہوتا۔ (محمد محسن محمود رضوی)

☆ سائفر کو لیک کرنا غداری ہے اور سائفر پر عمل کرنا غداری نہیں ......بل پر دستخط نہ کرنے کی ٹوئیٹ غداری ہے اور بل کو بغیر دست خط کے قانون بنانا غداری نہیں ......ایسی لاقانونیت منافقت خباثت کسی اور ملک دیکھی ہے کیا۔

☆ حکومت نے قومی خزانے سے آخری کھانا 7 کروڑ کا کھایا۔ قومیں ایسے بنتی ہیں۔

☆ نگران وزیر اعظم بلوچ بلوچستان سے۔ نگران وزیر داخلہ بلوچ بلوچستان سے۔ چیئرمین سینیٹ بلوچ بلوچستان سے۔ چیف جسٹس بلوچ بلوچستان سے۔ اب بھی اگر بلوچستان سے لاپتہ افراد بازیاب

نہیں ہوتے تو ذمہ دار کون؟

☆ انوارالحق صاحب جواب دیں۔وزیراعظم صاحب فرمارہے ہیں کہ مفت صرف موت ہی ملتی ہے تو جناب والا ذرا جواب دیں کہ: آپ کا پٹرول فری! آپ کی بجلی فری! آپ کے رہنےسہنے کے لیے گھر فری! آپ کی کٹنگ فری! آپ کے کپڑے استری فری! آپ کے پاکستان کے اور باہر مما لک کے دورے فری! آپ کے بچوں کی تعلیم فری! آپ کے بچوں کو گھر سے اسکول اور اسکول سے گھر چھوڑنے والی گاڑیاں فری! آپ کے بچے، بھائی، ملازم دن رات سرکاری گاڑیوں کے بے دریغ استعمال فری! یہ سب کچھ آپ کو کس قانون کے تحت فری دیا جارہا ہے، آپ کو منتخب بھی ہم کریں اور آپ کے مرنے تک تمام اخراجات بھی ہم پورے کریں کیوں بھائی!!! اگر ہمت ہے تو تمام سوالوں کے جواب دیں۔

☆ اہم گزارش: آپ نے دیکھا ہوگا ہر جج کے پیچھے ایک خادم کھڑا تھا۔اس کے کام کو چھوڑیں اور اس سوال کو بھی چھوڑیں کہ معاشی بدحالی کے شکار ملک میں جج صاحبان کے اٹھتے بیٹھتے وقت کرسی آگے پیچھے کرنے کے لیے بھی قومی خزانے سے خادم رکھے گئے ہیں سوال اور ہے: سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے ان خدام ادب کے لباس پر غور کیا۔سب کو شلوار قمیض شیروانی اور جناح کیپ پہنائی گئی تھی۔کیوں؟ اس لیے کہ یہ نوآبادیاتی دور غلامی کی رسم ہے جب انگریز نے ٹیپو سلطان کو شہید کیا تو تمام مقامی علامتوں کو ذلیل اور رسوا کیا گیا۔جنگ آزادی 1857ء کے بعد اس میں مزید شدت آ گئی کہ مسلم تہذیب کی ہر علامت کی تذلیل کی جائے۔نوکروں کے لئے وہ لباس خاص کردیے گئے جو مسلمان اشرافیہ پہنتی تھی۔انگریز نے اپنی عدالتیں قائم کیں تو جو لباس اس سے پہلے مسلمان قاضی پہن کر عدالت لگاتے تھے وہ نوکروں کو پہنا دیا اور انہیں نوآبادیاتی ججوں کے پیچھے کھڑا کردیا۔یہ تذلیل اور رسوائی تھی تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ مسلمان قاضی کا دور ختم ہوا اب وہ فرنگی کے نوکر کے سوا کچھ نہیں۔یہ رسم آج تک جاری ہے۔اس نوآبادیاتی نظام انصاف و قانون کو سمجھئے۔سمجھیں گے تو نجات اور اصلاح کی کوشش کرسکیں گے۔(محمد آصف محمود)

☆ ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک کی تن خواہ 18 لاکھ 60 ہزار روپے مقرر۔سیما کامل کو اڑھائی لاکھ روپے ہاؤس رینٹ، گاڑی اور ماہانہ 600 لیٹر پٹرول ملے گا۔13 لاکھ روپے کی کلب ممبر شپ، مفت میڈیکل اور دیگر مراعات بھی حاصل ہوں گی۔یہ کیسی ریاست مدینہ کا قیام ہے......؟ وزیراعظم کی ماہانہ تن خواہ...... 2 لاکھ روپے۔صدر پاکستان کی ماہانہ تن خواہ...... 9 لاکھ روپے اور ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک کی ماہانہ تن خواہ...... 18 لاکھ روپے جب کہ عام مزدور کی ماہانہ مزدوری...... 18 ہزار روپے۔اندھیر نگری چوپٹ راج ہے۔

☆ کانچ پر پارہ چڑھا دیں تو آئینہ بن جاتا ہے اور کسی کو آئینہ دکھا دیں تو پارہ چڑھ جاتا ہے۔

☆ روزنامہ اساس اور الحرم سٹی کے مالک شیخ افتخار کے نجی بینک پر چھاپہ، 7 ارب روپے برآمد۔ملک میں منی لانڈرنگ اور ڈالر اسمگلنگ کے خلاف گرینڈ آپریشن جاری۔راول پنڈی میں ایف آئی اے کا چھاپہ۔پلازے کے تہہ خانے کی دیواروں سے نوٹوں کا خزانہ نکل آیا۔بظاہر کنسٹرکشن کا فالتو سامان رکھا گیا۔ٹیم نے دیوار توڑی تو گونج دار آواز نکلی۔توڑنے پر خفیہ دروازہ نکلا جس میں جھک کر گزرا جاسکتا تھا۔اندر بڑے سائز کے آہنی لاکرز دیوار میں چنے گئے تھے جو صرف مخصوص خواتین کی انگلیاں چھونے سے ہی کھلتے تھے، سیکیورٹی سسٹم کیمرے نصب، 13 لاکرز سے رقوم رات گئے تک نکالی جاتی رہیں صرف ایک جگہ 40

کروڑ نکلے، مقامی افراد کے مطابق کبھی شبہ تک نہ ہوا کہ یہاں اتنی دولت ہے، دوملزمان گرفتار کر لیے گئے ۔تفصیلات کے مطابق اس میں کروڑوں روپے مالیت کی غیر ملکی کرنسی اور ڈالرز بھی ہیں بڑی تعداد میں ڈیجیٹل سیف بھی برآمد ۔بیسمنٹ سے رئیل اسٹیٹ ڈیولپرز، ہاؤسنگ سوسائٹی مالکان اور زمینوں کے کاروبار سمیت میڈیا انڈسٹری سے وابستہ شخصیات کے مبینہ طور پر ڈمپ شدہ کروڑوں روپے مالیت کی غیر ملکی وملکی کرنسی ولاکرز برآمد ۔ٹیم کو گنتی کرنے میں بھی مشکلات، کاروباری شخصیت نے مقامی پلازہ میں نجی بینک قائم کر رکھا تھا۔ایف آئی اے نے دیگر اداروں سے مدد طلب کر لی۔ذرائع

☆ پاکستان کو رہنے کے قابل اس لیے نہیں بنایا جاسکا کہ جن کے پاس اختیار ہے انہوں نے یہاں رہنا نہیں، اور جنہوں نے رہنا ہے ان کے پاس اختیار نہیں!

☆ واپڈا کے 48 ہزار آفیسرز، 1 لاکھ 5 ہزار ملازمین، سالانہ 39 کروڑ 10 لاکھ فری یونٹ اور 5 ارب 25 کروڑ روپے کی سالانہ فری بجلی استعمال کرتے ہیں اور عوام اس کا خمیازہ بھگتتے ہیں ۔اب باری ان کی ہے ہماری نہیں ۔تمام گورنمنٹ ملازمین کی فری بجلی بند کی جائے اور 500 یونٹ تک تمام ٹیکس ختم کیے جائیں ۔500 یونٹ کا ٹیرف 10 روپے فی یونٹ کرو۔ فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ کا فراڈ ختم کرو۔ حالیہ بجلی کے یونٹ میں روپے کا اضافہ نہ منظور۔

☆ ''بجلی کے بل میں انکم ٹیکس'' انکم ٹیکس آمدن پر ہوتا ہے دوسرا اس کے لیے کم از کم آمدن کی شرح طے ہے ۔مگر بجلی کے بل تو اخراجات ہیں اس پر انکم ٹیکس لگانے کا کیا مطلب ہے اور اس طرح ہر گھر سے انکم ٹیکس لینے کا کیا مطلب ہے چاہے وہ خود زکوٰۃ کا اہل ہو۔ تیسرا اگر اس طرح انکم ٹیکس کے نام پر ڈاکا مارنا ہے تو FBR کے دفاتر بند اور عملہ فارغ کر دیں اس کی کیا ضرورت ہے۔

☆ پرنس ٹاور، میرینا دوبئی ۔ دوبئی کا سب سے مہنگا رہائشی علاقہ، ایک اطلاع کے مطابق ہماری سابقہ وزیر اطلاعات ونشریات محترمہ مریم اورنگزیب صاحبہ نے ابتدائی طور پر صرف 4.5 ملین درہم میں ایک فلیٹ خریدا ہے جو کہ تقریباً 38 کروڑ روپے کے برابر ہے ۔مبارک باد تو بنتی ہے مگر سوال بھی بنتا ہے کہ ملک سے باہر ان کا FC Account کیسے اور کب بنا؟ اس خریداری اور اس کے بعد کی جانے والی خریداریوں کی منی ٹریل بھی یقیناً درکار ہوتی ہوگی ۔......! جب سے صادق اور امین گروپ رخصت ہوا ہے، ڈالر کی قدر روپے کے مقابلے میں روزانہ کی بنیاد پر بتدریج کم ہو رہی ہے ۔ یہ آسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ اس گروپ نے حسب عادت پاکستانی رقوم کو ڈالرز میں تبدیل کرایا جس سے مارکیٹ ہیجان کا شکار رہی اور اسحاق ڈالر کے رخصت ہوتے ہی ملکی معیشت میں ٹھہراؤ آتا دکھائی دے رہا ہے۔

☆ ہندوستان میں 22,000 ٹرینیں چل رہی ہیں ۔ 11 لاکھ ملازمین کے ساتھ فی ٹرین 53 ملازمین ۔ پاکستان میں 228 ٹرینیں چل رہی ہیں ۔81,000 ملازمین کے ساتھ 350 ملازمین فی ٹرین اور پھر کہتے ہیں کہ ہمیں نقصان ہوتا ہے۔

☆ اس کیس سے متعلق آپ اگر جانتے ہوں تو بتائیں ۔ہم نے کاپی کی ہے ۔اسلام آباد میں کرنل کی بیٹی نے گھر کے باہر بیٹھے ملازم کو کار سے کچل دیا۔لوگوں نے کہا بندہ مر گیا اور لڑکی نے جواب دیا'' تو کیا ہوا'' اور آج کرنل صاحب نے مقتول کی بیوہ اور 6 کم عمر یتیموں کو 69 لاکھ روپے دے کر صلح کر لی۔لڑکی نے

ٹھیک ہی کہا تھا''بندہ مر گیا تو کیا ہوا'' 69لاکھ انسانی کی جان کی قیمت ادا کر دی۔

☆ غریب پاکستان کے امیر جرنیل جناب امجد شعیب اعوان، یہ وہ شخصیت ہیں جنہیں پاکستان کی تاریخ کی سب سے زیادہ اور سب سے سستی زمین خریدنے کا اعزاز حاصل ہے! جناب نے 15,000 ایکڑ زمین محض 264 روپے فی ایکڑ کے حساب سے خریدی ہے! یعنی ایک روپیہ 65 پیسہ فی مرلہ۔

☆ ''حضور کا شوق سلامت رہے غلام اور بہت''۔ایک ریٹائرڈ جنرل اکرم راجا نے اپنی رہائش گاہ DHA2، اسٹریٹ نمبر 4، سیکٹر ڈی، اسلام آباد میں چیتا رکھا ہوا تھا۔ چیتا پنجرہ توڑ کر نکلا اور کئی شہریوں کو حملہ کر کے زخمی کر دیا جب کہ ایک غریب شہری اپنی جان سے بھی گیا۔ جنرل صاحب نے فرمان صادر فرمایا کہ چیتے کو بغیر کوئی تکلیف دیے بحفاظت پکڑ کر میرے گھر واپس لایا جائے۔ وائلڈ لائف والوں نے دس گھنٹے کی ان تھک کوشش کے بعد چیتے کو پکڑا اور عالی جاہ کے محل میں پیش کر دیا۔ مگر ہماری بے بسی اور لاچار پولیس کو نہیں معلوم کہ عالی جاہ کا پیلیس کہاں پر واقع ہے اس لیے ایف آئی آر کسی نامعلوم مالک کے خلاف درج کر لی گئی ہے۔ یہ وطن تمہارا ہے ہم ہیں خواہ مخواہ اس میں۔

☆ فوج کے بڑے آفیسرز ریٹائر ہو کر جزیرے خریدتے ہیں اور اسی ادارے کے سپاہی ریٹائر ہو کر کسی محلے یا گھر بینک کے باہر گارڈ لگ کر مر جاتے ہیں۔ نفرت ادارے سے نہیں اس مائنڈ سیٹ سے ہے جو 72 سالوں سے تبدیل نہیں ہو رہا اور محبت ان جوانوں سے ہے جو کڑی دھوپ یا سخت سردی میں ملک کے رکھوالے ہیں۔

☆ جنرل پرویز مشرف کے دورِ تسلط میں 12 مئی 2007ء کا دن کراچی والوں کے لیے بہت ہولناک تھا، اس دن کسی حملہ آور کو کوئی ڈر نہیں تھا، پولیس کے پاس صرف لاٹھیاں تھیں جب کہ دہشت گردوں کے پاس جدید اسلحہ تھا اور وہ بھی وافر تھا اور انہیں اس کے ہر طرح استعمال کی کھلی چھوٹ تھی۔ سیاسی تشدد کے حوالے سے وہ بدترین اور سیاہ ترین دن تھا۔ پرویز مشرف اس دن''مُکّے'' لہرا کر اس خون کی ہولی کو عوامی قوت کا مظاہرہ بتا رہا تھا۔''اقتدار'' کی ہوس، موت کے کھیل کھیلنے سے بھی نہیں گھبراتی۔ اب تک 12 مئی 2007ء کے سانحے کا کوئی مجرم کیفر کردار کو نہیں پہنچا۔ اس کے 16 برس بعد 9 مئی 2023ء کا سانحہ رونما ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ 75 برس میں''دشمن'' وہ نہ کر سکا جو اس دن خود''اہلِ وطن'' کر گزرے۔

''سیاسی و غیر سیاسی دھرنوں'' کے پس منظر کی''عجب'' داستانیں بھی''غضب'' کی بتائی جارہی ہیں۔ آمریت اور جمہوریت کے عنوان بھی داغ دار ہو گئے۔ جوہری توانائی رکھنے والے اس ملک کا یہ احوال''سچ اور عدل'' سے دُوری کا نتیجہ ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ (**لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ) یہاں کے سیاسی وڈیروں اور حکمرانوں کے قول و فعل ہی نہیں، ان کے دل و دماغ میں بھی شاید پاکستان کے اس اصل مطلب کا کوئی عمل دخل نظر نہیں آتا۔''لوٹ مار'' کا ایک چلن ہے جس سے شاید ہی کوئی بچا ہو۔ ہر کسی نے ہر ممکن حد تک اس ملک کو لُوٹا ہے اور یہ شغل جاری ہے۔ تعمیر و ترقی کا تناسب اتنا نہیں جتنا کہ بگاڑ اور بدعنوانی کا ہے۔

کیا واقعی یہ''اسلامی'' اور''آزاد'' ملک ہے؟ ہم کیسے مسلمان ہیں؟ ذرا نہیں، بہت سوچیے۔

☆ پنجاب الیکشن جیتنے کے لیے شہباز شریف کی حکومت لوگوں کو کیڑوں اور بیکٹیریا سے بھری بدبودار

گندم پیس کر فری آٹا دے رہی ہے۔ انٹرنیشنل رپورٹ۔ کیڑوں سے بھری 75 کروڑ ڈالر کی گندم امپورٹ کر کے منی لانڈرنگ کی۔ جو جان وَروں کو بھی دنیا میں نہیں کھلائی جاتی ہے اس سے معدے کا کینسر، آنتوں کی سوزش ہوتی ہے اور انسان مرجاتا ہے۔ یوکرین سے خریدی گئی 10 روپے کلو کی کیڑوں بھری گندم کو 75 کروڑ میں ظاہر کر کے شہباز شریف نے منی لانڈرنگ کی اور کھربوں روپے باہر منتقل کیے۔غریبوں کو مارنے کا پورا انتظام کیا ہے۔امپورٹڈ حکومت نے فری آٹے کے نام پر (فیصل رضا عابدی کے ثبوت کے ساتھ انکشافات)

☆ بخدمت جناب CEOs صاحبان الیکٹرک سپلائر کمپنیز پاکستان

جناب عالی، گزارش ہے کہ تمام ملک کے بجلی کے صارفین کو ان 13 نکاتی ٹیکسز کے سلسلہ کی وضاحت کی جائے۔شکریہ

(1) بجلی کی قیمت ادا کر دی تو اس پر کون سا ٹیکس؟ (2) کون سے فیول پر کون سی ایڈجسٹمنٹ کا ٹیکس؟ (3) کس پرائس پہ الیکٹریسٹی پہ کون سی ڈیوٹی؟ (4) کون سے فیول کی کس پرائس پر ایڈجسٹمنٹ؟ (5) بجلی کے یونٹس کی قیمت (جو ہم ادا کر چکے) پر کون سی ڈیوٹی اور کیوں؟ (6) ٹی وی کی کون سی فیس، جبکہ ہم کیبل استعمال کرتے ہیں الگ سے پیسے دے کر؟ (7) جب بل ماہانہ ادا کیا جاتا ہے تو یہ بل کی کواٹرلی ایڈجسٹمنٹ کیا ہے؟ (9) کون سی فنانس کی کاسٹ چارجنگ؟ (9) جب استعمال شدہ یونٹس کا بل ادا کر رہے ہیں تو کس چیز کے ایکسٹرا چارجز؟ (10) کس چیز کے اور کون سے further (اگلے) چارجز؟ (11) ودہولڈنگ چارجز کس شے کے؟ (12) میٹر تو ہم نے خود خریدا تھا اس کا کرایہ کیوں؟ (13) بجلی کا کون سا انکم ٹیکس؟۔ منجانب؛ صارفینِ بجلی۔فہمید انور انصاری ایڈووکیٹ، ہائی کورٹ

☆ جنگلی جان وَر پارلیمینٹ ہاؤس میں داخل ہوگیا۔ ذرائع کے مطابق جنگلی جان وَر گزشتہ روز بھی کئی دفاتر میں داخل ہوا تھا، منگل کو ایک بار پھر جنگلی جان وَر پارلیمینٹ ہاؤس میں داخل ہوگیا۔عملہ کے مطابق جنگلی جان وَر نے متعدد دفاتر کو نقصان پہنچایا ہے۔جنگلی جان وَر کے پارلیمینٹ ہاؤس میں داخل ہونے سے عملہ پریشان ہوگیا۔ پارلیمینٹ میں داخل ہونے والے جان وَر کو پولیس اہلکاروں نے پکڑ لیا۔تاہم اس حوالے سے عملے کی جانب سے انکشاف کیا گیا ہے کہ یہ جان وَر انتہائی خطرناک ہے یہ سپرے کرتا ہے۔عملے کا مزید بتانا تھا کہ جس جس آفس میں یہ جان وَر گیا وہاں جانے سے ہماری آنکھیں جلتی ہیں۔

☆ معافی غلطیوں کی ہوتی ہے، زیادتی یا تذلیل کی نہیں! کسی کو دی گئی بڑی بڑی اذیتوں کے بڑے بڑے کفارے کبھی نہ کبھی ضرور ادا کرنے پڑتے ہیں۔

☆ قاسم علی شاہ صاحب نے احساس کم تری سے نکلنے کا درس دے دے کر اس سے کمائے ہوئے پیسوں سے ہیئر ٹرانس پلانٹ کروالیا ہے۔

☆ جب بھی کبھی انسان شیر کو مارنے کی نیت سے جنگل جائے تو اسے شکار کھیلنا کہتے ہیں، لیکن جب شیر انسان کو مارنے کے لیے حملہ کرتا ہے تو اسے درندگی کے نام سے پکارتے ہیں۔ جرم اور انصاف میں

صرف اتنا ہی فرق ہے۔

☆ ہندوستان دنیا کی پانچ ویں معاشی طاقت ڈیکلیئر ہونے کے قریب ہم دیوالیہ ہونے کے قریب ہیں کیوں کہ ہم نے دشمن کے بچوں کو پڑھایا ہے، اپنوں کو ننگا کر کے ویڈیوز بنائی ہیں، سچ بولنے والوں کو غدار ڈیکلیئر کیا ہے، سوال کرنے والے کو بے دردی سے قتل کیا ہے۔ بھروسہ اور محبت کرنے والی عوام کو بھکاری بنا دیا ہے۔

☆ تم کس دنیا پر فخر کرتے ہو؟ جس کا ''بہترین مشروب'' مکھی کا تھوک (شہد) ہے اور ''بہترین لباس'' کیڑے کا تھوک (ریشم) ہے۔ مجھے اس دنیا سے کیا لینا؟ جس کے ''حلال'' میں ''حساب'' اور ''حرام'' میں ''عذاب'' ہے۔

☆ ابلیس کا رویہ یہ تھا کہ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ نہیں تھا اور ہمارا رویہ ہے کہ ہم شرمندہ ہونے والے کو اتنا ذلیل کرتے ہیں کہ وہ ابلیس بن جاتا ہے۔

☆ کچھ دن بعد کال ملاتے ہی یہ آواز آیا کرے گی۔ ''مہنگائی ایک مہلک اور جان لیوا بیماری ہے، اس سے بچیں۔ کھانا کم کھائیں، پھٹے پرانے کپڑے پہنیں، جتنا ہو سکے پیدل چلیں یا سائیکل کا استعمال کریں۔ یاد رکھیں مہنگائی سے لڑنا ہے، حکومت سے نہیں۔''

☆ مجھے امید ہے کہ ایک دن لوگ سمجھ جائیں گے کہ انگلش صرف ایک زبان ہے، ذہانت ناپنے کا پیمانہ نہیں۔

☆ 50 کروڑ سے کم کرپشن والے ایمان دار اسمبلی میں ہوں گے، 25 من سے زیادہ گندم رکھنے والے کاشت کار جیل میں ہوں گے، ہمارا پاکستان!

☆ کتنا عجیب اتفاق ہے ملک چلانے والے سب ارب پتی ہو گئے اور ملک کھربوں روپے کا مقروض۔ مجال ہے کسی نے ایک دھیلے کی بھی کرپشن کی ہے۔

☆ 60 لاکھ تن خواہ لینے والے افسران کو 1,300 یونٹس بجلی مفت اور 600 روپے دیہاڑی کمانے والا مزدور 50 روپے یونٹ ادا کرے گا۔ یہی جمہوریت ہے۔

☆ 352 ایکڑ پر محیط اسلام آباد کلب سی ڈی اے کو سالانہ صرف 27,000 روپے کرایہ ادا کرتا ہے۔ ملک ویسے ہی دیوالیہ نہیں!

☆ غریب ملک پر پنشن بہت بڑا بوجھ ہے جو مستقبل میں ناقابل برداشت ہوگا۔ اسحاق ڈار، شرم تم کو مگر نہیں آتی، پنشن بوجھ ہے، پروٹوکول بوجھ نہیں ہے، مراعات بوجھ نہیں ہیں، کرپشن بوجھ نہیں، دن کا لاکھوں روپے کا سرکاری خرچہ بوجھ نہیں ہے، فضول ترین وزارتیں بوجھ نہیں ہیں، پنشن بوجھ ہے، تاحیات مراعات بوجھ نہیں ہیں۔

☆ ملک کے لیے 25 سال تک خدمات انجام دینے والے ریٹائرڈ سرکاری ملازم کے انتقال کے صرف 10 سال بعد تک اہل خانہ کو پنشن ملے گی۔ جب کہ محض 5 سال تک کچھ دنوں کرسی پر بیٹھنے والے چیئرمین سینیٹ اور اس کے اہل خانہ کو تاحیات کتنی مراعات دی جائیں گی اس کی ایک جھلک دیکھ لیجئے: سرکاری طیارے پر گھر کے 4 افراد ساتھ سفر کر سکیں گے، 18 لاکھ روپے تک صواب دیدی فنڈ بھی استعمال

کر سکیں گے، گھر کا کرایہ 2.5 لاکھ روپے ماہانہ، 12 اہلکاروں پر مشتمل ذاتی عملہ رکھنے کی اجازت، سرکاری گاڑی اہل خانہ بھی استعمال کر سکیں گے، رہائش کی تزئین و آرائش کے لیے 50 لاکھ مختص۔

☆ چیئرمین سینیٹ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی عوام کا خون چوستے رہیں گے۔قوم کو لوٹنے کا آج ایک نیا بل منظور ہوا۔اشرافیہ کو اب لگام ڈالنی ہوگی۔عوام ہرگز خاموش تماشائی نہ بنیں۔صدائے احتجاج بلند کریں۔

☆ یہ ہمارا پاکستان نہیں ہے۔یہ ان کا پاکستان ہے جن کو بجلی فری، گیس فری، پٹرول فری، علاج فری، تعلیم فری، پلاٹ فری، مربعے فری، سیکیورٹی فری اور بدمعاشی کرنے کی مکمل سہولت میسر ہے۔

☆ پاکستانی اشرافیہ سالانہ 17.4 ارب ڈالر کل بجٹ کا 50 فی صد مراعات لیتا ہے۔(سینیٹر مشتاق احمد خان) گورنر اسٹیٹ بینک کی تن خواہ = ماہانہ 25 لاکھ (سالانہ 10 فی صد اضافہ)، دو گاڑیاں، فرنشڈ مکان، پٹرول 1,200 لیٹر، ڈرائیور، 4 گھریلو ملازم، بجلی، گیس، پانی، جنریٹر کے لیے ایندھن مفت، بچوں کے اسکول کا 75 فی صد مفت۔ایم ڈی SSGPL کی تن خواہ = ماہانہ 68 لاکھ روپے۔چیف جسٹس آف پاکستان کی تن خواہ = ماہانہ 17 لاکھ روپے۔نیب چیئرمین ریٹائرڈ جرنیل کی مراعات = ماہانہ 17 لاکھ روپے تن خواہ، سرکاری رہائش گاہ، دو گاڑیاں، 2,000 یونٹ بجلی، 600 لیٹر پٹرول مفت دیا گیا ہے۔ڈیڑھ لاکھ سرکاری گاڑیاں مفت پٹرول استعمال کر رہی ہیں۔ایک فی صد جاگیردار ملک کے 22 فی صد زرعی رقبے کے مالک ہیں۔

☆ اسسٹنٹ کمشنر کو سوزوکی آلٹو اور ڈپٹی کمشنر کو کلٹس گاڑیاں دی جائیں تاکہ ان کے دماغوں کا خناس نکالا جا سکے۔ڈبل کیبن والے اور لینڈ کروزر گاڑیوں پر پھرنے والے عوام کے نوکر عوام کے کام خاک کریں گے۔

☆ کراچی پولیس چیف ٹی وی پر بیٹھ کر کراچی والوں کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ کراچی میں اتنا کرائم نہیں ہے جتنا کراچی والے شور مچاتے ہیں، تو اب آپ کو مبارک ہو سائیں آج یہ آگ آپ کے اپنے گھر میں داخل ہوگئی ہے، مگر ہم اعلیٰ ظرف لوگ ہیں آپ کے حق میں خیر کی دعا کر رہے ہیں۔

☆ بڑے ہی طاقت ور ادارے ہیں۔اتنے طاقت ور ہیں کہ سیاست دانوں کو سیاست چھوڑنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔صحافیوں کو صحافت چھوڑنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔عدالتوں کو انصاف چھوڑنے پر مجبور کر سکتے ہیں لیکن ملک میں کرپشن کرنے والوں کو کرپشن چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆ یوگوسلاویہ کے 8 ٹکڑے ہوئے، چیکوسلاویہ کے چار اور بوسنیا ہرزوگوینا کے دو ٹکڑے ہوئے، روس کے پندرہ ٹکڑے ہوئے۔وجہ سب کی ایک ہی تھی معاشی بدحالی۔دونوں جرمنی البتہ ایک ہوئے اور وجہ تھی معاشی خوش حالی۔ملک کو فوج اور اسلحہ نہیں بچاتا، ملک کو معاشی استحکام بچاتا ہے۔اس سے سبق سیکھیں۔

☆ کیا واقعی پاکستان کو بھیک مانگنا زیب دیتا ہے؟ پاکستان دنیا کا دوسرا بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا دوسرا بڑا دالیں پیدا کرنے والا، تیسرا بڑا چنے پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا تیسرا بڑا گوشت پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا چوتھا بڑا کاٹن پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا پانچ واں بڑا کھجور پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا پانچ واں بڑا گنا پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا نو واں بڑا گندم پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا آٹھ واں

بڑا چاول پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا چھٹا بڑا تمبا کو پیدا کرنے والا ملک، چوتھا بڑا پیاز، چھٹا بڑا بھنڈی اور نو واں بڑا پالک پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا دوسرا بڑا آڑو، چوتھا بڑا امرود، پانچ واں بڑا آم اور چھٹا بڑا مینگو اسٹیم پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا اٹھارہ واں بڑا بادام اور سولہ واں بڑا پستہ پیدا کرنے والا ملک، اس کے باوجود بھی اگر ہمارے بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں، کھانے کی ضروری اشیاء غریب کی پہنچ سے دور ہیں تو اس میں آپ کے کرپٹ حکمرانوں کا قصور ہے آپ کے ناقص سسٹم کا قصور ہے۔

☆ حکومت کو دھچکا، سرکاری ملکیتی کمپنی پاکستان ایل این جی لمیٹڈ (پی ایل ایل) پی جی پی کنسورشیم لمیٹڈ کے ساتھ آپریشن اینڈ سروسز ایگریمنٹ ختم کرنے کی اپنی من مانی کارروائی پر لندن کی بین الاقوامی ثالثی عدالت (لندن کورٹ آف انٹرنیشنل آربیٹریشن) میں کیس ہار گئی ہے، جو ایل این جی ٹرمینل ٹو کی مالک ہے اور اسے چلاتی ہے۔ جنگ اخبار میں خالد مصطفیٰ کی خبر کے مطابق 26 اپریل 2023ء کو لندن کورٹ آف انٹرنیشنل آربیٹریشن رولز 2014 کے تحت مقرر کردہ ثالثی ٹریبونل نے پی ایل ایل کی جانب سے 14 اکتوبر 2019ء کو جاری کردہ ٹرمے نیشن نوٹس کو کالعدم اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے پی جی پی سی اور پاکستان ایل این جی لمیٹڈ کے درمیان ثالثی میں اپنا فیصلہ سنا دیا۔ ٹریبونل نے اسے صرف معاہدے کے خاتمے تک محدود نہیں رکھا بلکہ پی ایل ایل کو ہدایت کی کہ وہ پی جی پی سی کو اسٹینڈ بائی لیٹر آف کریڈٹ کی مد میں 2 کروڑ 14 لاکھ 81 ہزار 272 ڈالرز کی رقم بھی فراہم کرے جو کہ اوایس اے کی جانب سے بھی تجویز کی گئی تھی۔ پاکستان ایل این جی ٹرمینل لمیٹڈ (پی ایل ٹی ایل) جو بعد ازاں پی ایل ایل میں ضم ہوگئی تھی نے پی جی پی سی ایل کے ساتھ کیا گیا معاہدہ منسوخ کر دیا تھا اور اس کی وجہ تازہ کریڈٹ ریٹنگ گارنٹی بروقت جمع نہ کروانا بتائی تھی جو ایک کروڑ ڈالر نقد یا ڈیڑھ کروڑ ڈالر مالیت کے اثاثوں کے برابر تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پی جی پی سی ایل نے بعد ازاں تازہ گارنٹی جمع کروا دی تھی لیکن پی ایل ایل نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

☆ پاکستان کے تمام لوگوں کو یہ قانون پاس کرنے کے لیے کھڑے ہونا چاہیے کہ ''غیر ملکی افراد پاکستان میں زمین خریدیں اور مقامی پاکستانی اسپانسر کے بغیر کاروبار شروع نہ کرسکیں۔'' اگر ہم ابھی نہیں کھڑے ہوئے تو چینی پاکستان کی تمام زمین خریدیں گے (ان کے پاس خریدنے کے لیے پیسہ ہے) اور ایک دن ہماری آنے والی نسلیں فلسطینیوں کی طرح کھڑے رہیں گے ان کی زمین واپس لینے کے لیے۔ (رپورٹ ملک منیر حسین)

☆ دو پاکستانی امیر زادے پندرہ کروڑ دے کر سمندر کی تہہ میں لاپتا ہیں۔ آج کل ٹی وی پر ایک خبر بہت دہرائی جارہی ہے۔ ایک سب مرین یعنی آب دوز جو سیاحوں کو ٹائی ٹینک Titanic دکھانے لے کر جاتا ہے وہ بحری جہاز جو 1912ء میں سمندر میں غرق ہوا تھا اس بحری جہاز کا ملبہ سمندر کی تہہ میں دکھانے سیاحوں کو لے جانے والی یہ آب دوز بحر اوقیانوس میں 3,800 میٹر گہرائی میں لاپتا ہوگئی ہے۔ اس میں دو پاکستانی امیر زادے باپ بیٹا بھی موجود تھے۔ شہزادہ داؤد اور سلیمان داؤد اینگرو کارپوریشن داؤد گروپ اولپرز ترنگ ڈیری امنگ کے مالکان ہیں۔ امریکا اور کینیڈا کے حکام آب دوز کو ڈھونڈنے میں مصروف ہیں۔ آب دوز میں پانچ افراد موجود تھے۔ ٹائی ٹینک کا ملبہ دیکھنے کے لیے فی کس ٹکٹ دو لاکھ پچاس ہزار

ڈالر فی سیاح وصول کیا جاتا ہے جو پاکستانی روپوں میں تقریباً ساڑھے سات کروڑ روپے بنتا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ یہ امیر زادے کس قدر مال دار ہیں کہ وہ اس سفر کے لیے پندرہ کروڑ روپے ادا کر کے شامل ہوئے ہیں۔ آب دوز میں صرف 96 گھنٹے کی آکسیجن کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ آب دوز نے 2 دن قبل جو سنگل بھیجا تھا وہ آخری ثابت ہوا۔ اب صرف 30 گھنٹوں کی آکسیجن موجود ہے۔ ہم دعا تو کرتے ہیں کہ موصوف زندہ واپس آجائیں لیکن زندگی بھی عجیب شے ہے۔ ایک ہی ملک کے کچھ لوگ روزی روٹی کمانے کے لیے ڈوب مرے اور کچھ پندرہ کروڑ دے کر سمندر تلے جانے کو تیار ہو گئے۔ واہ رے مالک تیرے رنگ۔

☆ اسرائیل میں 2.50، انڈیا میں 3.40 اور مملکت خداداد میں شرح سود 21% فی صد ہے اور بدقسمتی سے پانچ لاکھ علماء کا سربراہ بھی یہی پر ہے۔

☆ موجودہ حالات کا تقاضہ ہے کہ بنگلا دیش کی ماضی قریب کی مثال سامنے رکھتے ہوئے تمام سرکاری دفاتر اور سرکاری گھروں سے اے سی اتارے جائیں ان سے سرکاری گاڑیاں لے لی جائیں دوسرے شہر جانا ہو تو پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کریں، بیرون ملک مفت علاج بند کر کے سرکاری ہوسپٹلز میں علاج کی سہولت دی جائے، جج، جرنیل، کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ممبران قومی اسمبلی سب صرف تن خواہ پر گزارا کریں، ان کی اولادیں سرکاری اسکولوں میں پڑھیں، سرکاری ریسٹ ہاؤس نیلام کر کے پیسے سرکاری خزانے میں جمع کروائے جائیں، جس کو اختلاف ہے اس کو گھر بھیج کر اس کی پنشن بھی ضبط کر لی جائے......اب پاکستانی عوام کا موجودہ اجتماعی سیاسی شعور یہ سب کرواسکتا ہے۔ یہاں تک کہ طاقت کے مراکز اور مضبوط ایوانوں کو سوچنے پر مجبور کر دے اور ان کے سوئے ہوئے ضمیروں پہ یہ الفاظ تازیانے بن کر برسیں۔

☆ ''کون سا ملک ہے'' جہاں کے جرنیل بھی ارب پتی، جج بھی ارب پتی، سیاست دان بھی ارب پتی، صحافی بھی ارب پتی، لیکن، عوام ملک اور عوام مفلس اور بھکاری ہیں۔

☆ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی ریاست ہر سال اشرافیہ کو 2,660 ارب روپے (1.7 ارب ڈالر) کی مراعات دیتی ہے۔ اگر ان مراعات کو واپس لے لیا جائے تو پاکستان سے غربت کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ قوم کا مطالبہ ہے کہ اشرافیہ سے یہ مراعات واپس لی جائیں۔

☆ ٹوٹل ایم این اے: 342، ٹوٹل ایم پی اے: 749، ٹوٹل سینیٹرز: 104، ٹوٹل گورنرز: 5۔ کل تعداد: 1,200۔ ان میں سے بہت سارے ارب پتی جب کہ کروڑ پتی سارے ہی ہیں۔ یہ سب لوگ اگر ایک ایک کروڑ خزانے میں جمع کروادیں تو 1,200 کروڑ یعنی 12 ارب اکٹھے ہو سکتے ہیں اور اگر یہ پیسے اکٹھے ہو جائیں تو مہنگائی کی شرح میں 70 فی صد کمی آجائے گی۔

☆ بجلی کی بچت مارکیٹیں بند کروانے سے نہیں بلکہ سرکاری دفاتر، افسر شاہی، وزیروں، مشیروں کے اے سی بند کروانے سے ہو گی۔ اب ہمارا ملک حکم رانوں سے قربانی مانگتا ہے، غریب عوام تو قربان ہو چکی۔

☆ بدحال معیشت کے باوجود اس وقت پاکستان میں 173,585 بیرل تیل ماہانہ فری سرکاری گاڑیوں میں استعمال کیا جاتا ہے جس کی مارکیٹ قیمت 1,50,15,000 ڈالر ہے۔

☆ کیوں! بجلی کے لیے UPS اور SOLAR لگوائیں! پانی کے لیے ٹینکر ڈلوائیں! بچوں کو پرائیویٹ

اسکولوں سے تعلیم دلائیں! علاج بھی پرائیویٹ اسپتالوں سے کرائیں! پیسے دے کر گھروں اور گلی محلوں سے کچرا اٹھوائیں! گٹر بھی پیسے دے کر ہی کھلوائیں! گلیوں میں اپنے لیے چوکیدار خود رکھیں! حفاظت کے لیے نجی کمپنیوں سے گارڈز لیں! تو پھر حکومت ٹیکس کس بات کا لیتی ہے اور ہم ٹیکس کیوں دیتے ہیں؟

☆ کہتے ہیں خزانے میں پیسے نہیں الیکشن نہیں ہوگا اور آج ہی سات شوگر ملوں کو دس ارب معاف ہو گئے ان میں چار زرداری کی اور تین شریف فیملی کی ہیں۔

☆ یہ تماشا بند ہونا چاہیے، بار بار کے الیکشن، ضمنی الیکشن پر لٹایا جانے والا پیسہ ان کے باپ کا تو نہیں...... فوری طور پر قانون سازی ہونی چاہیے کہ ایک شخص کو صرف دو سیٹوں پر الیکشن لڑنے کی اجازت ہوگی اور جیت کر سیٹ چھوڑنے کی صورت میں وہ فی سیٹ دو کروڑ روپے قومی خزانے میں جمع کرانے کا پابند ہوگا۔

☆ پاکستان میں اگر شاپنگ کرنی ہو تو توشہ خانہ سے سستی کوئی جگہ نہیں، اور اگر کھانا کھانا ہو تو نیشنل اسمبلی کی کینٹین سے کم قیمت پر کہیں نہیں ملتا۔

☆ پاکستان کو دوبارہ 2009ء کی دہشت گردی میں مت جھونکو، ظالموں۔ امریکا کس خوشی میں افغان سرحد پر بھاری فنڈنگ کرنے کے لیے بے چین ہے؟ امریکا کو بدلے میں وہی خون سے لت پت پاکستان چاہیے۔ مت کرواپنے لوگوں کا سودا۔ قبر میں کتنا پیسہ ساتھ لے جاؤ گے؟ اللّٰہ کے قہر سے ڈرو۔

☆ آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر کا بھارت کو دوٹوک پیغام۔ بھارت دنیا کو گاڑیاں بیچ رہا ہے، موٹر سائیکل بیچ رہا ہے، سافٹ ویئر ورلڈ کا ڈان ہے۔ بھارت دنیا کو ادویات، کیمیکل اور اجناس بیچ رہا ہے۔ امریکا اور چائنا کے بعد سب سے زیادہ ڈالر انڈیا کے پاس ہیں۔ اس کو کیا ضرورت پڑی ایک ایسے ملک سے جنگ کرنے کی جو ٹماٹر، پیاز کی ایل سی نہیں کھول سکتا۔

☆ کبھی آپ نے سنا کہ آصف زرداری یا فضل الرحمٰن مہنگائی کم کرنے کی حکمت عملی، معیشت بہتر بنانے کے لیے پی ایم ہاؤس یا چوہدری شجاعت کے گھر پہنچ گئے؟ یہ صرف اس وقت متحرک ہوتے ہیں جب کوئی حکومت بنانی یا گرانی مقصود ہو تو ترجیح صرف اقتدار میں رہنا ہے، عوام یا عوامی مشکلات سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔

☆ جے آئی ٹی رپورٹ، آج کا سب سے بڑا انکشاف: انصار برنی، ملک ریاض اور آصف علی زرداری صومالین بحری قذاقوں سے مل کر مال بردار بحری جہاز اغواء کرواتے تھے، بعد ازاں انصار برنی مغویوں کی بازیابی کے لیے سرکاری سطح پر اپیلیں کرتے اور پھر ملک ریاض میدان میں کود کر مغویوں کی بازیابی کے لیے پیسے بھیج دیتے جو در اصل منی لانڈرنگ کی ایک شکل تھی، بھیجے جانے والے پیسے دنیا بھر کے مختلف بڑے بینکوں کے اکاؤنٹس میں ٹرانسفر کیے جاتے تھے۔ جو مختلف ذرائع سے ہوتے ہوئے آصف علی زرداری تک پہنچ جاتے تھے۔ ذرائع

☆ مبارک ہو پاکستانیوں...... پاکستان اور پی آئی اے کی ملکیت روز ویلٹ ہوٹل جس کی قیمت تقریباً پونے دو ارب ڈالرز ہے مریم نواز کے بیٹے جنید صفدر کے سسر کو کوڑیوں کے دام بیچ دیا گیا۔ پاکستان پر دن دیہاڑے اتنا بڑا ڈاکا پڑا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔

☆ پاکستان میں جانور پھر بھی خوش نصیب ہیں کہ ان کو ذبح کر کے کھال اتاری جاتی ہے، عوام کی تو

کھینچی جاتی ہے، وہ بھی زندہ حالت میں۔

☆ پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ نے اس ملک پر بہت ظلم کیے ہیں، لیکن دو مظالم جو نا قابل معافی ہیں وہ شیخ مجیب کو اقتدار نہ دینا اور عمران خان کو اقتدار دینا ہیں۔

☆ دو ملک، دو بانی، دو کرنسی نوٹ۔ 1971ء = ایک روپیہ = 4.21 ٹکے ۔ 2022ء = ایک ٹکہ = 2.13 روپے ۔ آج مجیب کی روح کتنی خوش ہوگی اور قائداعظم کی روح کتنی اداس ہوگی؟ وہ کون ہے؟ وہ کیا وجہ ہے؟ جس نے اقبال کے خواب کو ڈراؤنا خواب بنا دیا؟ جس نے قائداعظم کے پاکستان کو ناکام ریاست کی طرف دھکیل دیا؟

☆ پاکستان اسلام کا وہ عجیب وغریب قلعہ ہے جو غیر مسلم ممالک کے چندوں اور قرضوں پر کھڑا ہے۔

☆ دنیا میں کہیں بھی جنگ ہو تو امریکا کا جنگی بحری بیڑا جب کہ ہمارا چندے کا ڈبہ حرکت میں آ جاتا ہے۔

☆ اگر دروازہ پتھر کا ہو تو دستک ''ریاضت'' ہے لیکن دروازے کے پیچھے پتھر ہو تو دستک ''حماقت'' ہے۔

☆ اسلام آباد کلب کا رقبہ 1,950 کنال ہے اس کا کرایہ 1 روپیہ فی کنال۔ پاکستان کو IMF سے نہیں اشرافیہ سے چھڑانے کی ضرورت ہے۔

☆ 'آئی ایم ایف' نے سستے پٹرول کا نوٹس لے لیا کیوں کہ اس میں غریب کا بھلا جو تھا، مگر چیئرمین سینیٹ مراعات اور خصوصی حج پرواز کا نوٹس کیوں نہ لیا......؟ کیوں کہ اس میں وہی مراعات یافتہ کرپٹ طبقہ سوار جو تھا۔

☆ ہم نے جب اخبار پڑھنا شروع کیا تو آئی ایم ایف کا قرض ''چنگل'' اور ''شکنجہ'' ہوا کرتا تھا۔ آج حالت یہ ہے کہ آئی ایم ایف سے قرض ملنے پر مبارک باد دی جارہی ہے۔ اسے کہتے ہیں زوال!

☆ اگر واقعی مشکل فیصلہ کرنا ہے تو ملک میں کسی کو بھی 1 لیٹر پٹرول نہ ہی 1 یونٹ مفت بجلی ملے، یہ ہے مشکل فیصلہ۔ پلاٹس واپس، پروٹوکول و دیگر الاؤنسز ختم، یہ ہے مشکل فیصلہ۔ جنھوں نے ملک کو لوٹا ہے ان کی جائیدادیں نیلام کر کے قومی خزانے میں ڈالو، یہ ہے مشکل فیصلہ۔ پٹرول مہنگا کرنا تو سب سے آسان فیصلہ ہے جو آپ نے فوراً کر لیا۔

☆ ٹرینڈ چلاؤ آئی ایم ایف کے قرض دار ہم نہیں ہے۔ ہمیں کچھ نہیں ملا۔ سیاست دانوں کی ملکیتیں نیلام کر کے پاکستان کا قرض اتارا جائے۔ (پاکستانی عوام)

☆ مقروض ملک کے صدر کا 52 لوگوں کے ساتھ حج پر جانا چیئرمین سینیٹ کی تاحیات مراعات کا بل منظور ہونا غریب عوام کے مونھ پر طمانچہ ہے۔

☆ ''پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ''کرتوت'' بدلنے کی بجائے ''قانون'' بدل دیتے ہیں۔''

☆ پاکستان کے مشہور یک سطری لطیفے!! (1) شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ (2) اہل کاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ (3) تحقیقاتی کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ (4) دہشت گردوں کو امن برباد کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ (5) دشمن ہماری شرافت کو ہماری کم زوری نہ سمجھے۔ (6) انکوائری کی جائے گی۔ (7) کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ (8) دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے۔ (9) سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (10) نوٹس لے کر اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ (11) آئین سے کوئی بھی ماورا نہیں ہے۔ (12) وزیراعظم عوام میں گھل

مل گئے۔(13) باہمی دل چسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔(14) میڈیا مکمل طور پر آزاد ہے۔(15) قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔(16) سول اور ملٹری قیادت ایک پیج پر ہے۔(17) غریب کو اس کی دہلیز پر انصاف ملے گا۔(18) ہر صورت میں میرٹ قائم رکھا جائے گا۔(19) قوم بیرونی دشمنوں کے خلاف متحد ہے۔(20) کرپشن ختم کر کے لوٹی دولت واپس لائیں گے۔

☆ 25 ہزار ارب قرضے میں نہ کوئی بم بنایا، نہ F-16 خریدا اور نہ کوئی موٹروے بنائی، صرف جج خریدے اور سوشیل می ڈیا بنایا۔

☆ بنی گالہ شفٹ ہونے سے قبل عمران خان کے ای سیون والے گھر کا کرایہ 8 سال تک امریکی قونصلیٹ ادا کرتی رہی، عدالت میں ثابت کرنے کو تیار ہوں۔عمران خان کے دیرینہ دوست محسن بیگ کا انکشاف

☆ حکومت نے معاشی بگاڑ کا نزلہ سرکاری ملازمین پر گرادیا۔آئی ایم ایف کی خوشی کے لیے میڈیکل الاؤنس ختم، کنٹریکٹ ملازمین فارغ، قواعد کی خلاف ورزی پر تن خواہ میں پچاس فی صد کٹوتی، پنشن ختم کرنے کی پالیسی تیار اور تن خواہوں کی بندش کی دھمکی مگر وزیروں، مشیروں عوام نمائندوں کے اللے تللے جاری۔

☆ جس ملک میں ریٹائرڈ افسران کو دوبارہ نوکری مل جاتی ہے اس ملک کے جوان سمندر کے بیچ کشتی میں ڈوب کر مر جاتے ہیں۔

☆ ہولی فیملی ہسپتال کی اینڈواسکوپی مشین خراب، فنڈ کے لیے پیسے نہیں۔85 وزراء ملکی سلامتی کی دعا کے لیے حکومتی خرچے پر سعودی عرب روانہ۔

☆ چار کروڑ لوگوں کے لیے 25 ارب روپے صحت کارڈ کے لیے نہیں ہیں، لیکن 600 لوگوں کو فری پٹرول، گاڑیاں، گیس اور بجلی دینے کے لیے 75 ارب روپے سے زیادہ خزانے میں پڑے ہیں۔

☆ 90 ہزار گاڑیاں، 220 ارب روپے کا مفت پٹرول، 80 وفاقی وزیر، عوام یونان نہ بھاگیں تو پھر کیا کریں؟

☆ جس ملک میں 19 اسکیل کے ہیڈ ماسٹر کو سائیکل تک حکومت نہیں دیتی اور 17 اسکیل کے اسسٹنٹ کمشنر کو 30 لاکھ کی گاڑی اور 6 گارڈز دیتی ہے وہ ملک کیا ترقی کرے گا۔

☆ ''انسان کی حد برداشت اور حیثیت صرف اتنی ہے کہ اس کا باڈی ٹیمپریچر 96 ڈگری سے کم ہو جائے یا 110 ڈگری سے زیادہ ہو جائے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے لیکن اس 14 ڈگری کے مارجن پہ زندہ انسان کی باتیں سنو تو لگتا ہے طاقت اور اختیار بس اس پر ہی ختم ہے۔''

☆ بے حسی کی انتہا، قوم یہ خبر بھی خاموشی سے نگل گئی۔میر پور خاص میں سستا آٹا لینے کی جدوجہد میں 6 بچیوں کا باپ انتقال کر گیا۔

☆ تعجب ہے سیکولر پارٹیوں کی طرح جماعت اسلامی بھی بڑے بڑے اسپیکر لگا کر سیاسی نعرے لگا کر محلے والوں کے چین وسکون میں خلل کے درپے ہے۔

☆ یہ ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان، جہاں حج پر ٹیکس لگا کر 12 لاکھ کا کر دیا اور سینما گھروں کو ٹیکس فری کر کے اسلام کی خدمت کی جارہی ہے۔اور مزے کی بات یہ کہ اس وقت حکومتی اتحاد کو اکٹھا رکھنے والا خود کو 3 لاکھ علماء کا وارث کہلواتا ہے۔یہ سب کچھ اس منافق کی سربراہی میں ہو رہا ہے۔

☆ تم کرنا کیا چاہتے ہو......؟ نامحرم عورتوں سے تعلق کے طریقے سکھاتے ہو، مخلوط ڈانس پر مبنی فلمیں اور

اشتہار چلا کر دونوں طرف جنسی آگ بھڑکاتے ہو، کبھی عورت یک مشت بکا کرتی تھی، اب تم نے اسے قسطوں میں بیچنے کا ہنر سیکھ لیا ہے......مسکراہٹ الگ......ادائیں علیحدہ......آوازالگ اور جسم کوالگ نیلام کر کے پیسے کماتے ہو......اور جب !! اس کے نتیجے کے طور پر جنسی درندگی کا کوئی واقعہ رونما ہو جائے تو مگر مچھ کے آنسو بھی بہاتے ہو......گلا پھاڑ پھاڑ کر عورت کے تحفظ اور تقدس کی دہائیاں بھی دینے لگتے ہو۔ پہلے شرم وحیا اور عفت وعصمت جیسے اقدار کا جنازہ نکالتے ہو......اور پھر انہی اقدار کا حوالے دے دے کر عورت کے تقدس کے علم بردار بھی بنتے ہو ......تم کرنا کیا چاہتے ہو؟؟ عورت کا تحفظ ......یا......اس کی دلالی (تاثرات سے اقتباس)

☆ 2023ء کے حج زائرین میں سب سے زیادہ تعداد اس سال بنگلا دیش کی ہے۔ایک ریال پاکستانی 80 روپے اور حج 11,75,000 ۔ایک ریال بنگلا دیشی 23 روپے اور حج 6,70,000 ، انڈیا ایک ریال 22 روپے اور حج 3,75,000 ۔ 1947ء کو پاکستان آزاد ہوا، انڈیا بھی 1947ء کو آزاد ہوا اور 1971ء کو بنگلا دیش پاکستان سے آزاد ہوا۔اس میں سمجھنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

☆ مکہ مکرمہ میں سیکیورٹی اور صحت کے حکام نے متعدد فارموں پر سیوریج کے پانی سے فصلوں کو سیراب کیے جانے کے واقعے کی تحقیقات شروع کی ہیں۔ یہ تحقیقات ایک ایسے وقت میں شروع کی گئیں ہیں جب مقدس دارالحکومت میونسپلٹی نے مکہ مکرمہ کے جنوب میں متعدد فارموں میں 8 زرعی فلیٹس کو مسمار کیا ہے۔مقدس دارالحکومت کی میونسپلٹی نے اتوار کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا ہے کہ سیکریٹریٹ میں میونسپلٹی ایجنسی خطے میں سیکیورٹی حکام اور صحت کے امور اور مقدس دارالحکومت میں ماحولیات، پانی اور زراعت کی وزارت کے دفتر کے تعاون سے متعدد خلاف ورزی کرنے والے فارموں کو بند کر دیا ہے۔ فارم مالکان کھیتوں میں سبزیاں اور دیگر اجناس کی کاشت کے لیے سیوریج کا پانی استعمال کرتے رہے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں 10 اسکرینوں والا پہلا ملٹی پلیکس سینما گھر: معروف برطانوی کمپنی ''ایمپائر سینماز لمیٹڈ'' نے سعودی عرب کے شہر مدینہ میں اپنے پہلے ملٹی پلیکس سینما گھر کا افتتاح کیا۔عرب نیوز کے مطابق مدینہ کے الراشد مال میں قائم اس سینما گھر میں 10 اسکرینیں، 764 نشستیں اور بچوں کے لیے تھیٹر اور کھیل کی جگہ کی سہولت موجود ہے۔ یہ سعودی عرب میں اس کمپنی کے زیر انتظام چلنے والا 10 واں سینما گھر ہے۔ ''ایمپائر سینماز'' کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر غینو حداد نے کہا کہ ''مدینہ میں ایمپائر سینما کی شاخ کا کھلنا کمپنی کی تاریخ کا اہم قدم ہے اور ہم مملکت میں اپنی موجودگی کا دائرہ مزید وسیع کریں گے''۔ انہوں نے کہا کہ ''یہ انتہائی جدید آلات سے لیس سینما گھر نہ صرف مدینہ کے رہائشیوں اور سیاحوں کو تازہ ترین فلمیں دیکھنے کا موقع فراہم کرے گا بلکہ یہ سعودی حکومت کے اس شعبے کو فروغ دینے کے ویژن سے بھی بالکل ہم آہنگ ہے۔ مملکت نے حالیہ چند برسوں میں انٹرٹینمنٹ کے شعبے کو فروغ دینے کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی ہے۔ رواں برس مئی میں حکومت نے کینز فلم فیسٹیول کے دوران فلم سازی کے شعبے کے لیے 100 ملین ڈالر کے فنڈز کا اعلان بھی کیا تھا۔سعودی عرب کی وزارت تجارت کے حال ہی میں سامنے آنے والے اعداد وشمار کے معابق سعودی عرب کی سینما انڈسٹری میں 2023ء کی دوسری سہ ماہی میں گذشتہ برس کے بہ نسبت 30 فی صد ترقی ہوئی ہے۔ مدینہ ملٹی پلیکس سعودی عرب میں رواں برس

کھلنے والا دوسرا سینما گھر ہے۔اس سے قبل ریاض میں اس کمپنی نے سینما گھر کا افتتاح کیا تھا۔اس وقت سعودی عرب میں ایمپائر سینماز کی 112 اسکرینوں سے فلم بین محظوظ ہورہے ہیں۔

☆ بل گیٹس کو پوری دنیا کے بچوں کا پولیو سے معذور ہونے کا غم ہے مگر غزہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے بچوں کی کوئی فکر نہیں......ذرا نہیں پورا سوچیے!

☆ یہ بات تاریخ میں قیامت تک لکھی جائے گی کہ 23 عرب ممالک جو امریکا اور اسرائیل سمیت پوری دنیا کو تیل دے رہے تھے،لیکن غزہ کے اندر معصوم بچوں کو پانی تک نہ دے سکے۔

☆ فلسطینیوں کا قاتل کے نعرے،امریکی سینیٹر کوسُبکی۔کوری بکر نے تقریر شروع کی تو احتجاج شروع ہوگیا۔نیوجرسی (ندیم منظور سلہری سے) ریاست نیوجرسی میں منعقدہ ایک تقریب میں سینیٹر کوری بکر کو اس وقت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جب وہ تقریر کرنے کے لیے اسٹیج پر آئے تو سامعین کی ایک بڑی تعداد نے انہیں فلسطینیوں کا قاتل قرار دیتے ہوئے نعرے بازی شروع کردی،ہال میں نعروں کی گونج سے وہ پریشان اور متذبذب دکھائی دیے،کچھ نے سرخ رنگ کے دستانے پہنے رکھے تھے جو فلسطینیوں کے خون کی نمائندگی کرتے تھے۔سینیٹر بکر نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ سب سے پہلے میں احتجاج کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ یہی آزادی امریکا کو عظیم بناتی ہے۔احتجاج کرنے اور آزادیٔ اظہار رائے کی طاقت ہی امریکا کی طاقت ہے۔سامعین کی ایک بڑی تعداد جنگ بندی کے نعرے لگاتی رہی۔سامعین نے وہاں موجود میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم صدر بائیڈن اور قانون سازوں کو کہنا چاہتے ہیں کہ آئندہ وہ ان لوگوں کو منتخب کرنے کے لیے اپنا ووٹ ضائع نہیں کریں گے جو اسرائیل کی حمایت کررہے ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو ووٹ دیا جائے گا جو مظلوموں کی آواز بن رہے ہیں۔ اسرائیل نازی طرز پر نسل کشی کررہا ہے اور امریکا اس کی پشت پناہی کرکے نسل کشی کا مرتکب ہوا ہے۔

☆ چائنا 1978ء میں دنیا کا سب سے غریب ملک تھا اور 98 فی صد لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے تھے اور 98 فی صد چینیوں کی ماہانہ آمدن 8,000 روپے تھی اور آج صرف 45 سالوں بعد ہر چینی کی ماہانہ آمدن 375,000 روپے ہے۔صرف 45 سالوں میں چین دنیا کی سپر پاور بن گیا صرف ایک قانون لاگو ہونے کی وجہ ہے کہ کرپشن کرنے والے کی سزا صرف موت ہے۔

☆ چین کرپشن پہ پھانسی دینے والا پہلا ملک ہے اور پاکستان کرپشن پہ وزارتیں دینے والا پہلا ملک۔

☆ اطلاعات کے مطابق پڑوسی ملک افغانستان میں روزمرہ استعمال ہونے والی بنیادی اشیائے خوردو نوش پہ سیلز ٹیکس کم کرتے کرتے تقریباً زیرو ہوگیا ہے۔حکومت کا کہنا ہے کہ خوراک انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس پہ ٹیکس بلا جواز ہے۔ جب کہ پاکستان میں حال ہی میں 16 فیصد سے بڑھا کر 17 فی صد کردیا ہے۔ جہاں قوم کا پیسہ بطور امانت استعمال کیا جاتا ہو وہاں ایسے ہی عوامی فیصلے ہوتے ہیں۔

☆ افغان ایئر لائن 6 ماہ میں 11 ارب منافع ، بنگلا دیش ایئر لائن 6 ماہ میں ساڑھے 8 ارب منافع ، پاکستان ایئر لائن 1 سال میں 8 ارب نقصان۔افسوس

☆ روس سے سستے تیل کا دوسرا جہاز پہنچنے پر ڈیزل کی قیمت میں ساڑھے سات روپے کا اضافہ۔دعا

کیجیے تیسرا جہاز نہ آئے۔

☆ یہ عورت سوئٹزرلینڈ کی ممبر پارلیمینٹ ہے۔ صحافی نے پوچھا آپ بچے کے لیے کوئی آیا کیوں نہیں رکھ لیتیں؟ اس خاتون کا جواب کہ میں بچے کے لیے آیا افورڈ نہیں کرسکتی، میں پارلیمینٹ کی کارروائی کے بعد بیکری میں ملازمت کرتی ہوں اس سے اپنا گھر چلاتی ہوں۔

☆ امریکن ڈاکٹرز نے ایسوسی ایشن نے کینسر کی وجوہات بتائی ہیں۔ کبھی بھی چائے پلاسٹک کے برتن میں نہ پیئیں۔ کوئی بھی گرم چیز پلاسٹک کے شاپر میں نہ کھائیں۔ کوئی بھی کھانے کی چیز پلاسٹک کے برتن میں ڈال کر مائیکروویواوون میں گرم نہ کریں۔ یاد رکھیں جب پلاسٹک ہیٹ سے ملتی ہے تو ایسے کیمیکل پیدا کرتی ہے جس سے کینسر کی 52 اقسام پیدا ہوتی ہیں۔

☆ دوسروں کے اچھے ہونے کا انتظار مت کریں، بلکہ انہیں اچھا بن کر بتائیں کہ اچھا انسان کیسا ہوتا ہے۔

☆ افسوس ناک اور مایوس کن رپورٹ: پاکستانی ڈاکٹروں کو دنیا بھر میں مہنگا اور نکما قرار دے دیا گیا ہے، پاکستانی ڈاکٹروں کے 95 فی صد نسخے مریض کی بیماری سے مطابقت ہی نہیں رکھتے، یہ نسخے مریضوں کے لیے نہیں بلکہ دوائی بنانے والی کمپنیوں کے لیے لکھے جاتے ہیں، انٹرنیشنل سروے کی رپورٹ۔

☆ ہسپتال تو شفا خانے ہوا کرتے تھے مگر اب تو لُوٹنے اور مارنے کے ٹھکانے اور ڈاکٹرز شاید ڈاکو بن گئے ہیں۔ اللہ بچائے اُن سے۔

☆ گاڑیاں نہیں رکتیں، کاروبار تباہ، بھکاریوں نے پیسے جمع کر کے خود سگنل ٹھیک کرا دیا۔ (لاہور، سوشل میڈیا رپورٹ) صوبائی دارالحکومت کے پوش علاقے فردوس مارکیٹ کے خراب ٹریفک سگنل کو بھکاریوں نے خود سے پیسے جمع کر کے ٹھیک کرا دیا۔ بھکاریوں کا موقف ہے کہ سگنل خراب ہونے سے گاڑیاں رکتی نہیں تھیں جس سے ہمارا کاروبار تباہ ہو گیا تھا۔

☆ 75 سال سے بتایا اور پڑھایا جاتا رہا کہ فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ ہے، باقی اسلامی ممالک آزاد ہیں لیکن اب پتا چلا کہ صرف فلسطینی آزاد ہیں باقی اسلامی ممالک اور ان کے حکمرانوں پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔

☆ اک شخص بن کر نہ جیو کیوں کہ شخص تو مر جاتا ہے مگر شخصیت ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔

☆ بعض دفعہ ہم درست فیصلے کرتے ہیں اور بعض دفعہ ہمارے فیصلے ہمیں درست کر دیتے ہیں۔

☆ آپ CSS پاس کرنے کے بعد بھی ملک وقوم کو لوٹیں تو آپ سے وہ اَن پڑھ مزدور بہتر ہے جو اپنے بچوں کو رزق حلال کھلاتا ہے۔

☆ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس کا ہر سرکاری ادارہ عوام کو تنگ و پریشان کرنے کی تن خواہ لیتا ہے۔

☆ دوقومی نظریہ: عام شہری 26 سال کا ہو جائے تو 95 فی صد سرکاری جابز (ملازمتوں) کے لیے نااہل ہو جاتا ہے اور بااثر لوگ 60، 70 سال کی عمر میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی کسی اور محکمہ کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ بننے کے لیے اہل رہتے ہیں۔

☆ ملالہ کو لگائی گئی گولی کا مغرب نے اپنی غرض کے لیے پوری دنیا میں چرچا کیا مگر غزہ کے فاسفورس بموں پر موت جیسی خاموشی اختیار کی ہے۔

☆ پاکستان میں موجود ہر پاکستانی شہری بھاری ٹیکس حکومت کو ادا کرتا ہے۔ اس کے بدلے مفت تعلیم

مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تعلیمی اداروں کی نج کاری عوام کو مفت تعلیم سے محروم کردے گی۔ مفت تعلیم بھیک نہیں، ہمارا حق ہے۔ تعلیمی اداروں کی نج کاری نامنظور۔

☆ فرنکفرٹ جرمنی ایئرپورٹ کے قریب ایک گاؤں جس کا نام Tribor تھا وہاں کی رہائشی ایک بوڑھی عورت نے فرنکفرٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے خلاف عدالت میں کیس دائر کردیا۔ جس کی وجہ عورت نے کچھ یوں بیان کی۔ رات کے وقت جہازوں کا شور اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ میں رات کو سونہیں سکتی، جس کی وجہ سے میری اکثر طبیعت خراب رہتی ہے۔ عدالت میں جج نے اُس بوڑھی عورت کی پوری بات سننے کے بعد عورت سے پوچھا کہ آپ اب کیا چاہتی ہیں؟ اس شور کے عوض آپ ایئرپورٹ سے کچھ معاوضہ حاصل کرنا چاہتی ہیں یا ایئرپورٹ سے دور ایک عدد گھر حاصل کرنا چاہتی ہیں؟ عورت نے جواب میں کچھ یوں کہا: میں یہاں اپنے ذاتی گھر میں رہتی ہوں اور عرصہ دراز سے یہاں زندگی گزار رہی ہوں، چوں کہ اب میری طبیعت اس قدر شور برداشت نہیں کرسکتی، اس لئے اس مسئلے کا کوئی اور معقول حل تلاش کیا جائے اور ساتھ یہ بتایا کہ نہ تو مجھے کوئی پیسوں کی ضرورت ہے اور نا ہی میں اپنا گاؤں چھوڑ کر کہیں جانا چاہتی ہوں۔ اس بات سے اُس وقت کے موجودہ حکام بھی بہت پریشان ہوئے کہ اب اس مسئلے کا کیا حل ہوسکتا ہے نہ تو عورت یہاں سے جانا چاہتی ہے اور نہ اتنے بڑے ایئرپورٹ کو کہیں اور منتقل کیا جاسکتا ہے۔ ایئرپورٹ حکام نے عورت کو کیس سے پیچھے ہٹ جانے کیلئے بے شمار پیش کشیں پیش کیں، ایئرپورٹ سے دور اعلیٰ شان گھر کی فرمائش کی اور ساتھ بڑی رقم دینے کی پیش کش بھی کی لیکن وہ بوڑھی عورت اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ آخرکار تھک کر جج نے کہا اگر ہم آپ کی نیند کے ٹائم کو مینج کرلیں، مطلب رات کا ایک مخصوص ٹائم جب آپ سو رہی ہوں تب ایئرپورٹ پر کوئی فلائٹ نہیں اترے گی، کیا آپ کو یہ فیصلہ منظور ہے جس سے وہ عورت مطمئن ہوگئی، اور تب سے لے کر آج تک فرنکفرٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر رات 12 سے لے کر صبح 5 بجے تک کوئی فلائٹس نہیں اترتیں۔ یہ ہے وہ عزت وہ مقام وہ انصاف جو جرمنی اپنے عوام ٹیکس پیئر لوگوں کو دیتا ہے یہاں ہر انسان کے حقوق برابر ہیں اور ہر ایک کیلئے انصاف کا معیار یکساں ہے۔

☆ انگریزی خواں قارئین کے لیے اس مجلّے میں محترم پروفیسر شیخ عقیل احمد نقش بندی کی ایک اہم اردو تحریر کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ اس تحریر میں انہوں نے حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کے سیاسی نظریات کو پیش کیا ہے۔ یہ تحریر 30 ویں سالانہ عرس کے مجلّے میں شائع ہوئی تھی۔ خطیبِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد فاروق خان سعیدی آف ملتان اور حضرت مولانا سید احمد علی شاہ سیفی کی مختصر تحریریں ہمیں موصول ہوئی ہیں جو اس مجلّے کی زینت بن رہی ہے۔ مفتی سندھ حضرت مولانا احمد میاں حافظ البرکاتی نے اپنی محبت وعقیدت کو منظوم کیا۔ پاکستان میں نام وَر نقیبِ محفل جناب سید سمیع اللّٰہ حسینی نے بھی بھارتی احباب سے منظوم مناقب حاصل کرکے ہمیں بھجوائیں جو اس مجلّے میں شامل کی گئی ہیں۔ ان شعراے کرام کے اسماے گرامی یہ ہیں۔ مولانا قیام رضا قادری اور محمد شوقین نواز شوق فریدی۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اولین تصانیف میں ''الذکر

الحسین فی سیرۃ النبی الامین (ﷺ)'' بہت عرصہ سے نایاب تھی۔ تاخیر کی وجہ کیا ہوئی اس کے تذکرے کے ساتھ الحمدللہ یہ کتاب شائع ہوگئی ہے۔

حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی یادگار شاہ کار کتاب ''شامِ کربلا'' کا انگریزی ترجمہ شائع ہوگیا ہے۔ واقعہ کربلا کے حوالے سے یہ کتاب دنیا بھر میں مقبول اور مشہور ہے۔

اس دوران خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب دیوبند سے بریلی (حقائق) اور سفید وسیاہ کے پشتو تراجم بھی شائع ہوگئے ہیں۔

حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی کتاب ''طلاقِ ثلاثہ'' کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے، علاوہ ازیں حضرت خطیبِ اعظم کی یادگار کتاب سفینۂ نوح (حصہ دوم) کا انگریزی ترجمہ بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللّٰہ علیہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے تذکرے پر مشتمل یہ کتاب خواتین اسلام کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

واضح رہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کی شاہ کار تصنیف ''ذکرِ جمیل'' کے سولہویں (16) ایڈیشن میں پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بہت غلطیاں رہ گئی تھیں جو بلاشبہ بہت بڑی کوتاہی تھی۔ اس کتاب کا تصحیح شدہ نسخہ 18 واں ایڈیشن ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے شائع ہوگیا ہے اور اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔

سفینۂ نوح کے حصہ اول اور دوم کے اُردو ایڈیشن بھی تصحیح کے بعد ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو طباعت کے لیے بھیج دیے گئے ہیں۔ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی معرکۃ الآرا تصنیف سفید وسیاہ کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ یہ تمام کتب انٹرنیٹ پر بھی مطالعے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر دستیاب ہیں۔

www.google.http://kaukabnooraniokarvi.com/all-books

☆ ماہِ صیام، یومِ عرفہ، ماہِ محرم اور ماہِ ربیع الاول میں پی ٹی وی، میٹرو وَن، ٹی وی وَن، ہم ٹی وی، بول ٹی وی، جیو ٹی وی، چینلز سے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے متعدد پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے اور بحمد اللہ تعالی بہت پسند کیے گیے۔ کئی ٹی وی چینلز نے حضرت خطیبِ ملت کی رکارڈنگز دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیں۔ جیو ٹی وی نے عید میلاد النبی ﷺ کے لیے طویل دورانیے کا پروگرام پھر ٹیلی کاسٹ کیا، اس پروگرام کی میزبانی بھی علامہ صاحب نے کی تھی اور خطاب کے بعد دعا بھی کی۔ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی گفت گو کو بحمدہ تعالی بہت پذیرائی ملی۔

نام وَر نعت خوان حافظ محمد طاہر قادری نے اپنے بنائے ہوئے چینل اسلامک ڈیجیٹل اسٹوڈیو سے ماہِ صیام میں یکم سے 15 رمضان المبارک تک روزانہ افطار نشریات میں حضرت خطیبِ ملت کو مدعو کیا۔

☆ امریکا سے ڈاکٹر ہارون اقبال مرزا، الحاج فاروق تار، الحاج ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، امریکا ہی سے الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر اور انڈیا سے جناب محمد بلال اشرفی اور محمد عارف نوری موتی والا پاکستان تشریف لائے اور خطیبِ ملت سے ملاقات کی۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کراچی آمد کے بعد اجتماعاتِ جمعہ میں تفسیر

قرآن کا بیان شروع فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ 28 برسوں میں انہوں نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات تک مسلسل تفسیرِ قرآن بیان فرمائی۔ان کی رحلت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے سورۂ توبہ سے اب تک 40 برس میں سورۃ العنکبوت تک کی مسلسل تفسیر بیان کی ہے اوراب سورۃ الروم پارہ 21 کی تفسیر کا بیان پورا ہورہا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں برکتوں سے نوازے اور وہ پورے قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائیں۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے فیس بک پر اکادمی کے علاوہ حضرت خطیبِ اعظم، خطیبِ ملت اور جامع مسجد گُل زارِ حبیب کے آفیشل فین پیج بنائے ہوئے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام پر کچھ لوگوں نے ازخود فین پیج بنا رکھیں ہیں اوران میں وہ اپنی مرضی سے تصاویر اور معلومات چڑھاتے رہتے ہیں۔ان کی محبت وعقیدت پر شبہ نہیں لیکن ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ ان کی کوئی نادانی کسی غلط فہمی، بدگمانی یا منفی تاثر کا باعث ہوسکتی ہے اور شخصیت یا کام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ احتیاط کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے تمام دوست اپنے بنائے ہوئے فین پیج ختم کردیں تاکہ کسی غلط فہمی کی گنجائش ہی نہ رہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی رہائش گاہ کے لیے شارع فیصل سے آمد و رفت کا راستہ بند کیے اٹھارہ برس سے زیادہ ہورہے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ متبادل معقول راستہ دیے بغیر ایک بڑی آبادی کا راستہ بند کردینا کون سا قانونی، اخلاقی، انصاف اورکون سا ''ترقیاتی کام'' ہے؟ بارش اور وی آئی پی موومنٹ میں اس علاقے کے مکینوں کے لیے شارع فیصل کے آر پار جانے کی کوئی راہ نہیں رہ جاتی۔سندھی مسلم سوسائٹی کا چوراہا بند کرنے والوں نے اس علاقے کے لوگوں کے لیے مسلسل آزار کا جوسامان کیا ہے اس کا ''نوٹس'' لینے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے راستے بند کرکے سگنل فری کورے ڈور بنانے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ وہ جانے کتنے لوگوں کی حق تلفی کے مجرم ٹھہرتے ہیں اوران کے لیے مسلسل اذیت کا سامان کرتے ہیں۔

☆ جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں خواتین کے لئے ''مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب'' کی کارکردگی بھی قابلِ ستائش ہے۔ خواتین میں دین سے آگہی اور زندگی میں نیکی سے وابستگی کا شوق بڑھانے کے لیے مجلسِ خواتین نے گزشتہ برسوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ ہر ماہ چاند کی 2 اور 21 تاریخ کو ظہر اور عصر کے درمیان حلقۂ دُرود شریف کا تسلسل گزشتہ کئی برس سے اس مجلس کے زیرِ اہتمام جاری ہے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک نام کے عدد کی مناسبت سے 92 منٹ دُرود شریف کا وِرد ہوتا ہے اور ضروری عقائد اور مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر درس لازمی رکھا گیا ہے۔ دُرود شریف کا وِرد اور اجتماعی دُعا مسائل و مشکلات کے حل میں بحمدہٖ تعالیٰ اکسیر ثابت ہوئی اور سیکڑوں خواتین فیض یاب ہوئیں۔ سال بھر درسِ قرآن سُننے اور حلقۂ دُرود شریف میں شریک ہونے والی یہ خواتین اور کم سن بچیاں نعت خوانی اور تقریر کی تربیت بھی یہاں حاصل کرتی ہیں اور ہر سال سالانہ محفلِ میلاد شریف بھی منعقد کرتی ہیں۔ گزشتہ گیارہ برس سے حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کا سالانہ عرس مبارک بھی اِسی محفل میں منایا

جاتا ہے۔اس سال بھی ہفتہ 14 اکتوبر 2023ء کو سالانہ محفل وعرس شریف کا انعقاد ہوا۔مجلسِ خواتین کی نگران محترمہ سیدہ باجی کے کلیدی خطاب کے علاوہ مجلسِ خواتین کی کارکنان اور ان کی ساتھیوں نے والہانہ عقیدت واحترام کے ساتھ نعت ومناقب پیش کیے، یہ تقریب پانچ گھنٹے جاری رہی۔اس محفل میں کوئی مہمان خطیبہ یا نعت خوان مدعو نہیں کی جاتی بلکہ محلے ہی کی خواتین اور مستقل یہاں درس وحلقہ میں شامل ہونے والی خواتین کو نمائندگی دی جاتی ہے اور ان کے دینی ایمانی جذبہ وشوق پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکات ان سب کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان سب میں نیکی بڑھی ہے۔یہی خواتین سال بھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرود شریف کے مسلسل وِرد کا ہدیہ شمار کر کے حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتی ہیں۔مجلسِ خواتین کی نگران اور ان کی تمام ساتھی خواتین کی یہ کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔اللّٰہ تعالیٰ انہیں مسلکِ حق پر استقامت اور ان کی نیکیوں پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے دنیا بھر میں موجود اہلِ محبت وعقیدت کے لیے اِن ٹرنیٹ پر حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ اور خطیبِ ملت کی آڈیو، وڈیو تقاریر سُننے اور دیکھنے کے لیے ''بلاگ'' (Blog) بنادیا ہے۔لفظ ''www.okarvi'' ٹائپ کیجئے اور گھر بیٹھے فیض یاب ہوں۔علاوہ ازیں فیس بک پر بھی فین پیج بنائے گئے ہیں۔کچھ برس قبل امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری نے Sunni speeches کے نام سے ویب سائٹ بنائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تقاریر کی رکارڈنگز اس میں جمع کی ہیں۔پانچ برس قبل okarvi speeches کے نام سے ایک اور ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔اس ویب سائٹ پر صرف حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کی سیکڑوں تقاریر محفوظ کی جارہی ہیں۔

☆ قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کی تقریبات میں اور ہر جمعۃ المبارک کو بھی جامع مسجد گلزارِ حبیب میں اجتماعی فاتحہ خوانی کا تمام اہلِ ایمان بالخصوص حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے عقیدت مندوں اور وابستگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

☆ گزشتہ برس سے تادمِ تحریر متعدد شخصیات اور افراد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔

معروف سنّی کارکن جناب لئیق احمد نوری (کراچی)، روزنامہ جنگ کراچی کے مدیر جناب مدثر مرزا (کراچی)، الحاج عارف سلیمان کے نسبت گروپ کے جناب عزیز الرحمٰن (کراچی)، جناب قاری عاشق حسین کی والدہ محترمہ (اوکاڑا)، پاکستانی نژاد امریکی جناب غلام حسین (نیویارک)، ڈاکٹر سید محمد رئیس شامی، حاجی خالد محمود عطاری (جڑاں والا)، شہادت کانفرنس امریکا کے مہتمم الحاج محمد پرویز اشرف کے چچا محمد صادق (گجرات)، ممتاز عالم دین حضرت مولانا سعید احمد اسعد (فیصل آباد)، نعت خواں عبداللّٰہ خلیل کے نانا حاجی فضل دین (کراچی)، مولانا خلیل احمد جامی (شیخوپورہ)، ممتاز مورخ میاں محمد صادق قصوری (قصور)، ممتاز روحانی بزرگ حضرت پیر غلام حسین شاہ بخاری آف قمبر (سندھ)، پیر خواجہ گل محمد کوریجا سائیں (پنجاب)، قاری عبدالستار مہروی، نعت خواں مبین احمد قادری، صوفی محمد رفیق رحمانی (لاہور)، جناب حافظ محمد اشفاق گجر کے چچا جناب بشیر احمد گجر (اوکاڑا)، صاحب زادہ محمد سلیم چشتی (کشمیر

)، جناب محمد طارق وارثی خادم لنگر غوثیہ، طیبہ اسلامک سینٹر نیویارک کے جناب قاری محمد یونس کے والد محترم حافظ محمد شریف (پنجاب)، حضرت خطیب اعظم کے دیرینہ عقیدت مند نیک شیخ نیک محمد شرق پوری کی اہلیہ محترمہ (شرق پور شریف)، جناب نور محمد صدیقی وارثی (کراچی)، ڈاکٹر خادم حسین خورشید از ہری کی والدہ محترمہ (پنجاب)، ممتاز خطیبِ اہلِ سنّت مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور)، مفتی غلام نبی جماعتی (گکھر منڈی)، الحاج شیخ کرم بخش کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، شاعر و ادیب جناب امجد اسلام امجد (لاہور)، محمد عمران دادانی (بھارت)، جناب حمزہ قادری کے سسر حبیب الرحمٰن (فیصل آباد)، قاری مظہر عباس کے والد محترم حیدر زمان (ہری پور ہزارہ)، آسٹریا میں پاکستانی کمیونٹی کے رہنما میاں خلیل کے ماموں ذوالفقار (نوشہرہ ورکان)، حضرت پیر ابوالفضل محمد خان رضوی (اٹک)، جناب شاہد محمود کی والدہ محترمہ (پنجاب)، ممتاز سنّی رہنما جناب محمد نوید حیدری کی والدہ محترمہ (چکوال)، حضرت پیر محبّ الرحمٰن قادری (برطانیا)، انجمن طلبہ اسلام کے محمد رمضان (پنجاب)، پیر سید فخر الدین اشرف اشرفی (بھارت)، نعت خواں فرحان قادری کی نانی صاحبہ (کراچی)، حضرت خطیب اعظم کے دیرینہ ساتھی صوفی محمد حنیف اوکاڑوی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، حضرت پیر سید ملن حسین بخاری (مریدکے)، علامہ صوفی عبدالقیوم شہید اور ان کی والدہ محترمہ (کراچی)، نعت خواں عاشق علی عطاری، جناب صفدر ایاز (امریکا)، مسجد گل زارِ حبیب کے خادم محمد اعظم کی والدہ محترمہ (پنجاب)، جناب نبیل حیدر کے والد محترم (کراچی)، مفتی عبدالوارث (سندھ)، ممتاز نقیب اشرف رشید کی خوش دامن، حضرت پیر سلطان فیاض الحسن کی ہمشیرہ محترمہ (پنجاب)، خطیب ملت کے دیرینہ عقیدت مند الحاج سید طاسین فریدی (کراچی)، محمد سجاد طاہر ملکی کی والدہ محترمہ (راول پنڈی)، نعت خواں سید فرقان کی والدہ محترمہ (کراچی)، جناب عمران نوری غزالی (کشمیر)، ممتاز نقیب محافل جناب رضوان صدیقی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، مولانا عبیداللّٰہ فاضل بھیرہ (پنجاب)، نعت خواں سمیر رضا کی دادی صاحبہ (کراچی)، حضرت صدر الشریعہ کی دختر عالمہ فاضلہ عائشہ (بھارت)، ممتاز عالم و ادیب یاسین اختر مصباحی (بھارت)، حضرت پیر کمال میاں سلطانی کی والدہ محترمہ (کراچی)، جناب سید شاہ سراج الحق قادری (کراچی)، مولانا رضاء الدین صدیقی، خطیب ملت کے مرید ضیاء علی سکندر (کراچی)، جناب فیصل کھچی کی خالہ محترمہ (میلسی)، قاری جاوید اختر کے بہنوئی حاجی عبدالجلیل (پنجاب)، خطیب ملت کے خالہ زاد بھائی شیخ محمد سجاد (چشتیاں شریف)، حمیداللّٰہ قادری کے بھائی کی اہلیہ (کراچی)، محترمہ سیدہ ہاجرہ اشرفی، سید شارف علی شاہ کی والدہ کی پھوپھی طاہرہ بی بی (کشمیر)، ممتاز سنّی کارکن فدا حسین قریشی (کراچی)، ممتاز نعت خواں عبداللّٰہ فرج (مدینہ منورہ)، پیر خواجہ غلام رسول تو گیروی (پنجاب)، پیر محمد پیرل شہید کے والد محترم غلام مصطفیٰ (کراچی)، محترمہ محبہ ماکڈا کی ہمشیرہ شبانہ اشرف (کراچی)، شہ باز کی والدہ محترمہ (پنجاب)، انجمن طلبہ اسلام کے سہیل شمیم صدیقی، صاحب زادہ پیر حسان حسیب الرحمٰن کے پھوپھا امجد شفیع (راول پنڈی)، نسبت گروپ کے الحاج آدم جی ہارون کی والدہ محترمہ (کراچی)، حماد خالد محمود، ممتاز تاجر اور اہل سنّت کے سرپرست الحاج حافظ عبدالوحید کی ہمشیرہ محترمہ (گوجراں والا)، کے ڈی اے کے چیف انجینئر اور خطیب ملت کے عقیدت مند

الحاج محمد نوید مرزا (کراچی)، ڈاکٹر عقیل احمد شیخ کے برادرِ اکبر فدائے اہلِ سنّت شیخ شکیل احمد نقش بندی اوکاڑوی (کراچی)، مولانا سید مظفر حسین شاہ کی خوش دامن (کراچی)، حضرت مولانا عبدالحق بندیالوی (پنجاب)، خطیب ملت کے مرید خاص صوبہ خان کی خوش دامن (چکوال)، حضرت پیر خواجہ معین الدین مہاروی (پنجاب)، محترمہ انیسہ ہدایت (کراچی)، جناب شبیر ابو طالب کے ماموں ادریس گلیکسی (کراچی)، محترمہ فردوس انجم کے بھائی صفدر حسین ندیم (منڈی بہاؤ الدین)، حاجی نظام الدین اشرفی ذالگاؤنکر کی جواں سال حفیدہ (پوتی) زہرا سراج (کیپ ٹاؤن)، الحاج محمد انور واحدنا کے طباخ جناب انصار کی والدہ (بھارت)، بزم فیضان وارثیہ کے سربراہ اور ممتاز سنی کارکن سید عبدالماجد وارثی (کراچی)، خطیب اسلام مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کے جواں سال نواسے عمر یزدان (حافظ آباد)، مولانا مفتی مقبول سالک (بھارت)، خطیب ملت کے مرید اور عزیز مرتضی چوہان کی والدہ محترمہ (اوکاڑا)، غلام عبدالشکور مصباحی (بھارت)، مولانا محمد شریف شرق پوری، عزیز ملت حضرت مولانا عبدالحفیظ کی اہلیہ محترمہ (مبارک پور)، حضرت خطیب اعظم کے دیرینہ ساتھی حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن جلالی (گجرات)، جناب تنویر قریشی کی والدہ محترمہ (کراچی)، الحاج غلام احمد رنگ (کراچی)، جواں سال طفیل صابر (ساہی وال)، جامع مسجد گل زار حبیب کے پڑوسی محمد یونس (کراچی)، اغوات کے آغا علی بودیا ابراہیم (مدینہ منورہ)، محترمہ شائستہ علی کی والدہ محترمہ ذاکرہ بانو (کینیڈا)، صاحب زادہ ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی کے ماموں سسر میجر بدر (کراچی)، مولانا سید عبدالوہاب اکرم قادری کے برادر اکبر سید عبدالقادر، علامہ سید راشد علی کے برادر اکبر سید زاہد علی (کراچی)، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یعقوب ہزاروی (اسلام آباد)، محمد رضوان عباسی کے بہنوئی جناب طاہر محمود عباسی کی والدہ محترمہ (مری)، سربراہ پاکستان سنی تحریک جناب محمد عباس قادری کی والدہ ماجدہ (کراچی)، جامع مسجد گل زار حبیب کے پڑوسی جناب قابل شاہ کی اہلیہ محترمہ، جناب یونس کی دادی اور جناب پرویز کی والدہ محترمہ (ہزارہ کمپاؤنڈ)، جناب حاجی زکریا پولانی کے والد حاجی حسین پولانی، جناب محمد منیر کے والد محمد یعقوب (یاسین اسکوائر)، جناب مظفر کی والدہ اور جناب شیر کی علی اہلیہ محترمہ، جناب اسلم کے والد محمد یوسف، جناب حسنین حسین کے والد جناب شاہد حسین، جناب جان محمد کی اہلیہ اور جناب ابراہیم کی والدہ محترمہ (سپاری والا کمپاؤنڈ)، جناب سید شہروز علی کے والد سید منصور علی، جناب ملک نثار کی والدہ اور جناب ملک منصور کی اہلیہ محترمہ، جناب محمد فرحان کی والدہ محترمہ، جناب غلام حسین کے صاحب زادے محمد اصغر، جناب سرفراز کی والدہ محترمہ، جناب محمد کویاسا کن کے صاحب زادے، جناب وسیم کے والد محمد یونس (ڈولی کھاتہ)، حضرت شاہ ثقلین میاں (بھارت)، وقاص مصطفیٰ کوکبی کی خوش دامن (کراچی)، مفتی عبدالغفور (دیناج پور)، حضرت برہان ملت کے فرزند حضرت مفتی حامد صدیقی (بھارت)، حضرت پیر سید ریاض الحسن شاہ (چک وال)، حضرت خطیبِ ملت کے مرید محمد ریحان قادری (کراچی)، جامع مسجد گل زارِ حبیب کے خادم محمد اعظم کے والد محترم خادم حسین (پنجاب)، مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی کے فرزند شاہ محمد سبحانی صدیقی (مدینہ منورہ)، ...... یہ سب قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ **ربنا اغفر لنا و لا خواننا الذین**

سبقونا بالایمان ،آمین

ہم ایک مرتبہ پھر ان تمام اخبارات و جرائد اور ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر خصوصی مضامین اور عرس مبارک کی تقریبات کی خبریں نمایاں شائع کیں۔ان تمام حضرات وخواتین کے لیے ہم خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جنہوں نے مساجد، مدارس، مراکز، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ اور حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے انہیں ایصالِ ثواب کیا۔اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل سبھی کا ہدیہ قبول فرمائے اور ہمارے محسن و مربی حضرت خطیبِ اعظم اور حضرت اماں جی علیہما الرحمہ کے درجات بلند فرمائے،آمین

مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی نگران اور ان کی معاون خواتین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سال بھر نہ صرف دینی آگہی اور حصولِ برکات کے لیے محفلیں سجاتی ہیں بلکہ کلامِ الٰہی ، دُرود شریف اور وظائف کا کثرت سے وِرد کر کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔اللّٰہ تعالیٰ ان سب کو بے پناہ جزائے خیر عطا فرمائے،آمین

☆ اس مجلّے میں ہم سال بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات اور دینی مسلکی حوالے سے ضروری معاملات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔تلخ و ترش باتیں بھی اصلاح وتعمیر کی غرض سے کرتے ہیں،کسی کی دل آزاری یا تضحیک و تحقیر سے ہمیں بحمدہ تعالیٰ ہرگز کوئی علاقہ نہیں۔ہم تک پہنچنے والی تحریروں میں سے بھی کچھ اس مجلّے میں شامل کی جاتی ہیں۔ہم سے اس تحریر میں کوئی خطا یا کسی طرح کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کے لیے ہم بہت معذرت خواہ ہیں۔کوئی بات اگر نادرست لکھی گئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہیں۔کوشش ہوتی ہے کہ عبارات کی کمپوزنگ میں املائی غلطیاں درست کر لی جائیں۔احتیاط کے باوجود اگر کوتاہی ہوئی ہو تو عفو و درگزر فرمائیں۔اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہم آپ کی مفید تجاویز اور کامیابی کے لئے آپ سے تعاون اور دعاؤں کے درخواست گزار ہیں۔اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

من جانب

محمد لیاقت خان قادری	صوفی صوبہ خان قادری	شیخ عتیق الرحمٰن انجینئر، یواے ای
مرزا محمد ارشاد مغل، لاہور	محمد رضوان عباسی	شیخ محمد رفیق نقش بندی، اوکاڑا
صوفی غلام قادر قادری	الحاج سید اسد علی شاہ بخاری (پشاور)	شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا، پتوکی
سید اسحٰق عادل شاہ قادری	حاجی جاوید معرفانی	ڈاکٹر محمد عثمان صدیقی، امریکا
عبدالقادر کامران، سوازی لینڈ	زمرد ثقلین	الحاج افتخار الدین ارشد (جرمنی)
حاجی محبوب الرحمٰن قادری، برطانیا	مطلوب الرحمٰن زاہد	حافظ سعید احمد مکی، برطانیا
شیخ محمد عرفان نقش بندی، برطانیا	سید محمد ساجد قادری	مولانا شیراز منصور قادری، افریقا
صوفی محمد عرب، یواے ای	شیخ ذی شان اشرف، پیرمحل	مولانا قاری مظہر عباس، ہری پور

شاہد ایوب قریشی
سید تجمل یاسین (آسٹریا)
صوفی ابومحمد قادری
مفتی محمد آصف قادری
شیخ محمد عمر، راول پنڈی
عبداللطیف قادری
محمد ابراہیم اسمال قادری، افریقا
سید منور علی شاہ بخاری، امریکا
محمد اسحٰق اشرفی (جنوبی افریقا)
سائیں محمد الیاس حسین (امریکا)
احمد رشید، جنوبی افریقا
ابراھیم رضا منصور، سوازی لینڈ
الحاج حنیف ہارون دھوراجی
سید نورانی حفیظ قادری
محمد نواز، امریکا
ملک محمد رمضان
شیخ فرید نثار، بھارت
عبدالاحد حسن
حاجی محمد انور (اوکاڑوی)
محمد راشد خان قادری
الحاج شیخ محمد افضل، فیصل آباد
محمد عارف قریشی، چائنا
شیخ محمد عدیل خالد (ساہی وال)
جنید لیاقت
سید ثاقب علی
ہارون رشید، ابوظہبی
سید اسلام شاہ و برادران (امریکا)
گل ریز قادری (بہاول پور)
محمد تسنیم
سید مدبر حسینی
رضوان ملک
وقاص مصطفیٰ قادری

محمد سلمان قریشی
صابر علی حقانی، امریکا
محمد ابرار قادری (سعودی عرب)
مولانا غلام محمد صدیقی، اٹک
محمد زبیر خان قادری، بھارت
حیدر علی قادری
حمید اللّٰہ قادری
محمد الیاس، ہائی پوائنٹ
شہریار رحمانی (آسٹریا)
حاجی رحیم الدین قریشی
حاجی محمد حسین میمن
محمد عثمان قلندری
شیخ خالد رشید نقش بندی، فیصل آباد
شبیر احمد قادری، مانسہرہ
محمد مصطفیٰ (دکن، بھارت)
غلام رسول قادری
غلام مصطفیٰ رضوی، بھارت
مولانا محمد عرفان قادری
مولانا علاءالدین قادری
محمد ارشد عباسی
محمد زبیر الدین قریشی
محمد الطاف قریشی قادری
سید سمیع اللّٰہ حسینی
انجینئر سید حماد حسین
حافظ محمد شفیق نورانی، ملتان
محمد بلال اشرفی (بھارت)
محمد پرویز اشرف (امریکا)
عامر خاں درانی (آسٹریلیا)
الحاج ملک محمد خلیل (لاہور)
الحاج محمد علی تالیا (یواےای)
محمد احمد رضا
کاشف ایوب قریشی

پروفیسر ازہر عباس (ویانا)
شیخ نیک محمد، شرق پور شریف
شیخ تنویر احمد، چشتیاں شریف
خواجہ محمد نعیم، سیال کوٹ
میاں ارسلان اقبال، سیال کوٹ
ہاشم منصور قادری، جنوبی افریقا
راجا عبدالحمید، آسٹریلیا
حافظ اللّٰہ رکھا (امریکا)
محمد حمزہ سجاد (راول پنڈی)
شیخ منظور احمد قادری، لاہور
شیخ محمد شفیق، لاہور
پیر مقصود احمد سعید، رائے ونڈ
صوفی منظور احمد، وزیرآباد
سعود خلیل مغل، گوجراں والا
محمد افتخار حسن قادری، سعودی عرب
محمد نادر خان قادری
شیخ عمر علی، راول پنڈی
ندیم نیاز
محمد عالم عباسی
اصغر علی
حافظ محمد ناصر قادری
محمد نور خان قادری
محمد فرقان خان لالی
سید شعیب حسین
جنید رضا، بہاول پور
عبدالغفار داؤد
محمد شفیق مہر (امریکا)
احسن عبدالرحمٰن
نسیم عطاری
عجب چانڈیو
احسان اللّٰہ قریشی
سید شاہ حسین راجا

شیخ عدیل لیاقت وبرادران (پاک پتن) شجاعت صدیقی ملک بابر اعوان کوبکی قادری
الحاج چوہدری عبدالحمید، امریکا محمد ربیع حسین کوبکی محمد زین قادری
عبدالرافع (مانی شیخ) شیخ حمزہ ظفر (اوکاڑا) محمد آصف خان
شیخ شکیل یوسف، لاہور ظہیر قادری، حیدرآباد فہد رحمٰن خان کوبکی
حاجی ساجد یعقوب سید ریحان علی چشتی سید شارف علی بخاری
محمد حمزہ اوکاڑوی محمد ناصر سید محمد احد حسنین شاہ
سید اخلاق حسین شاہ محمد مبشر رضا محمد کاشف احمد
عمر احمد صدیقی سہیل عباس نیازی (فیصل آباد) شیخ محمد حسان نوری اوکاڑوی
عبدالشکور رضوان اسلم سید محمد جنید قادری
محمد اویس آفریدی محمد مشاہد مزمل محمد عزیر
محمد سلیم سنّی

خادمین ومعاونین
مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی)

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

کمپوزنگ : سید محمد ساجد کوبکی ۔ سرورق : الحاج ساجد یعقوب
مسودہ بینی : محمد زین قادری ، محمد ربیع حسین کوبکی ۔ نگرانی : ایس این زیدی
طباعت : سید ثاقب علی

ان شاء اللّٰہ تعالیٰ، حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کا **42 واں** سالانہ مرکزی دوروزہ **عرس مبارک** جمعرات، جمعہ **16-17 جنوری 2025ء** اور **42 واں** سالانہ عالمی **یومِ خطیبِ اعظم** جمعہ، **17 جنوری 2025ء** کو منایا جائے گا۔

کچھ عرصہ پہلے پیرزادہ مولانا محمد رضا ثاقب مصطفائی نے ایک مرتبہ جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا تھا، اس خطاب سے محمد زین قادری نے کچھ قلم بند کر کے ہمیں بھجوایا ہے، ان کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔

اظہارِ عقیدت

''میں شہر کراچی میں سب سے پہلے جامع مسجد گُل زارِ حبیب صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تھا اور پھر اس کے بعد شہر کے کونے کونے اور گوشے گوشے میں درسِ قرآن کی خدمت اور حاضری نصیب ہوئی۔ سعادت بھرے وہ لمحات مجھے آج بھی اچھی طرح یاد ہیں۔ گلستانِ حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ سے پھوٹتی ضیائیں، روشنیاں اور اُجالے اللّٰہ سلامت رکھے اور اس آستانۂ رحمت کو اپنی خاص عنایتوں کا حزبِ وافر عطا فرمائے۔

ہم نے جب شعور کی آنکھ کھولی اور کتابوں سے آشنائی ہوئی تو اس وقت ذکرِ جمیل ہمارے لیے بصورتِ وظیفہ معمولاتِ زندگی میں شامل ہوئی۔ یہ وہ کتاب ہے جو قلب کو حُسنِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی دیوانگی کا نور عطا کرتی ہے۔ عقیدے کی پختگی اور حضور کے جمالِ جہاں آراء کے ساتھ قلب کا لگاؤ اس کتاب کا اعزاز ہے۔ اقبال نے کہا تھا:

عصر ما ما را زما بے گانہ کرد　　　　از جمالِ مصطفیٰ بے گانہ کرد

''ہمارے دور نے ہمیں ہم سے بے گانہ کر دیا، اس لیے کہ ہمیں رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال سے دور کر دیا۔'' اس کتاب (ذکرِ جمیل) نے امت کو حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کا نور بخشا اور آقا کریم کے حسن کے قصیدے اس خوب صورت اور دل آویز پیرائے اور اس سہل اور جامع انداز میں لوگوں کے سامنے رکھے کہ عشقِ رسول کی سوغات اس کتاب کے مطالعہ کا لازمی نتیجہ قرار پایا ہے۔

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کے بعد ان کے عالی مرتبت جانشین نے جس طرح ان کے انداز کو نبھایا، پوری دنیا پر ان کے پیغام کو جس طرح سے باقی رکھا اور جس دل آویز انداز میں یہ پیغامِ حق کا ابلاغ کرتے ہیں، وطنِ عزیز کے طول و عرض میں ہی نہیں پوری دنیا میں ان کو محبت سے سُنا جاتا ہے، عقیدت سے دیکھا جاتا ہے اور لجاجت کے ساتھ لوگ ان کو دعوت دے کے بلاتے ہیں اور پھر ان کے خطابات یقیناً دل کی دنیا کو بدلتے ہیں، ایمان کو تازگی دیتے ہیں، روح کو حرارت بخشتے ہیں، عقیدے کی پختگی کا ذریعہ اور عمل کی نہضت کے ضامن بنتے ہیں۔

میرے ساتھ یہ اعزاز اور فخر ہمیشہ جڑا رہے گا کہ اس شہر (کراچی) میں حضور علیہ السلام کی محبت اور حضور کے پیار بانٹنے کی جو توفیقات اللّٰہ نے نصیب کی ہیں اس کا آغاز جامع مسجد گُل زارِ حبیب صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اس مرکز کی رونقیں قیامت تک سلامت رکھے اور اپنی خاص کرم نوازیاں نصیب فرمائے۔''

پیرزادہ علاّمہ محمد رضا ثاقب مصطفائی صاحب

خطیبِ اعظم پاکستان حضرت علامہ حافظ محمد شفیع اوکاڑوی نوراللہ مرقدہ

وہ جس پہ فنِ خطابت ہزار ناز کرے
چند یادیں چند باتیں (دوسرا حصہ)

تحریر: مولانا حافظ **محمد فاروق خان سعیدی**
ناظمِ اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان پنجاب
خطیب جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

خطیب اعظم پاکستان حضرت علامہ حافظ محمد شفیع اکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے متعلق راقم سطور کی یادداشت کا کچھ حصہ ''چند یادیں، چند باتیں'' کے عنوان سے مجلّہ ''الخطیب'' کے 34 ویں شمارہ 2017ء میں شائع ہوا تھا۔ حالیہ تاثرات اسی مضمون کا تسلسل ہیں۔ بلاشبہ جوہر خطابت عطیہ قدرت ہے۔ خطابت قوتِ حافظہ، حسنِ تخیل، وسعتِ مطالعہ، مافی الضمیر کے اظہار کی صلاحیت، استدلال کی صحت اور خوداعتمادی کا نام ہے، خطابت کا تعلق روح اور جسم دونوں کے ساتھ ہے۔ یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ خطیب کے لیے خوش آواز ہونا ضروری ہے کیوں کہ تقریر و بیان کی کامیابی کا بہت مضبوط ذریعہ یہی ہے خوش الحانی دل پر براہ راست اثر کرتی ہے۔ حضرت خطیب اعظم پاکستان کے اسلوب خطابت، اندازِ بیان اور طرزِ تکلم میں خطابت کے تمام اوصاف ومحاسن پائے جاتے تھے حضرت کا انداز بیان، برگِ گل کی طرح نرم اور موجِ شبنم کی طرح پاکیزہ تھا۔

وہ جس پہ فنِ خطابت ہزار ناز کرے ۔۔۔ ہر اک سخن میں دلِ سنگ کو گداز کرے
دلوں کو چیر گئی اس کی شوخیِ گفتار ۔۔۔ تھی جس کے حسنِ تلاوت میں بارشِ انوار

حضرت خطیب اعظم کا اندازِ بیان ایسا تھا کہ خطبہ مسنونہ کے بعد سر نامہ عنوان آیت تلاوت فرماتے، موضوع سے متعلق آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، اکابرِ امت کے عقائد بیان کر کے مخالفین کی جید کتب سے مذہبِ مہذب اہل سنت کی تائید میں ناقابلِ تردید حوالے پیش کرتے، ساتھ ہی موقع کی مناسبت سے اکثر، مجد دِ دین وملت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلی قدس سرہ العزیز اور گاہے دوسرے بزرگوں کے اشعار اپنے منفرد اور مخصوص انداز میں سناتے تو سامعین وجد و سرشاری کی کیفیت میں جھوم جھوم اٹھتے۔ یہ 1970ء کی دہائی کا کوئی سال تھا جامعہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت قلعہ کہنہ قاسم باغ کے تاریخی پلاٹ میں ہو رہا تھا۔ تب انوار العلوم کچہری روڈ پر واقع ہونے کی وجہ سے قریب ہی تھا۔ جامعہ انوار العلوم کے سالانہ جلسے کی رات کی نشست تھی غزالی زماں رازی دوراں سیدی و مرشدی حضرت سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ العزیز اور کئی علما و مشائخ اسٹیج پر موجود تھے حضرت خطیب اعظم نے اپنا خطاب شروع کیا ہی تھا کہ موسم کے تیور اچانک بدل گئے اور تیز و تند ہوا اور بارش، طوفانِ باد و باراں کی صورت اختیار کر گئی۔ قلعہ کہنہ ملتان کا سب سے بلند و بالا مقام ہے اور جلسہ قلعے کے سب سے بالائی پلاٹ میں ہو رہا تھا چاروں اطراف سے پنڈال اوپن تھا، ظاہر ہے کہ اس طوفان کا سب سے زیادہ اثر اسی مقام پر ہونا تھا۔ قریب تھا مجمع اکھڑ جاتا اور لوگ منتشر ہو جاتے۔ حضرت خطیب اعظم

نے سامعین سے پوچھا کہ بیان سنو گے؟ سب نے بہ یک زبان جواب دیا ضرور سنیں گے۔آپ نے کہا کہ ایسا کریں کہ دو دو آدمی شامیانوں کے بانس مضبوطی سے پکڑ لیں۔لوگوں نے ایسا ہی کیا کچھ دیر بعد شامیانے بھی ٹپکنے لگے۔اس وقت کچھ ایسی کیفیت تھی بقول شاعر:

اس طرف ہے چشم گریاں اس طرف ابر بہار　　　　دیکھنا ہے آج کس سے کتنا رویا جائے گا

خطیب اعظم کے عزم مصمم اور استقامت کو سلام کہ آپ گرد و پیش سے بے پروا ہو کر خوب جم کر خطاب فرماتے رہے اور صد آفرین اس جلسے کے سامعین کو وہ بھی ڈٹ کر خطاب سماعت کرتے رہے۔دورانِ خطاب آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت ''پڑھا زبانوں نے کلمہ تمہارا ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا'' شروع کی تو سارا مجمع آپ کا ہم نوا ہو گیا اور سامعین عشق مصطفیٰ میں مست و سرشار بیٹھے رہے۔پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ تیز و تند ہوائیں رک گئیں، بارش تھم گئی حضرت کا خطاب اپنے وقت پر ختم ہوا۔

ہم بدلتے ہیں رخ ہواؤں کا　　　　آئے دنیا ہمارے ساتھ چلے

حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بہت سی دعاؤں سے نوازا اور علماء کرام اور مشائخ عظام نے تسلیم کیا کہ خطیب پاکستان کا لقب آپ ہی کو سجتا ہے۔شرف ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ ''عظمتوں کے پاسباں'' میں رقم طراز ہیں: خطیب پاکستان حضرت مولانا الحاج محمد شفیع اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے خطیب تھے جن پر خطابت ناز کرتی ہے۔ان کی تقریر معلومات کا خزانہ اور دلائل و براہین سے آراستہ ہوتی تھی، انداز بیان اس قدر دل کش اور دل نشین ہوتا تھا کہ مخالف بھی سننے اور سن کر تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی آواز کا جادو سامعین کو مسحور کر دیتا تھا۔قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو حاضرین پر ایک کیف طاری ہو جاتا ان کی خصوصیت یہ تھی کہ اکثر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کا نعتیہ کلام پڑھتے اور اس کے مطالب عام فہم انداز میں بیان فرماتے تھے۔1972ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال کی طرف سے مسجد خواجگان میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا گیا، اس میں تقریر کرتے ہوئے علامہ اوکاڑوی نے فرمایا'' آج کل عجیب ماحول بن گیا ہے، کسی کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ وہ سنی ہے یا نہیں؟ تو کہا جاتا ہے کہ وہ پکا سنی ہے، میلاد شریف اور گیارہویں شریف مناتا ہے، کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے ساتھ ہی دریافت کیا جائے کہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے یا نہیں۔تو جواب نفی میں ملتا ہے۔پھر زور دے کر فرمایا: یہ کیسی سنیت ہے؟ سنی تو وہ ہے جو فرض تو فرض، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ترک نہ کرے جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا نہیں کرتا وہ کیسا سنی ہے؟ حضرت علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے، بڑوں کا پاس ادب اور چھوٹوں پر شفقت و کرم ان کے نمایاں ترین اوصاف تھے۔نجی گفتگو میں بھی زندہ دلی خوش مزاجی اور خوش اخلاقی ان کی طبیعت ثانیہ تھی۔'' عظمتوں کے پاسباں'' (صفحہ نمبر 13،14) حضرت خطیب اعظم یگانہ روزگار خطیب تھے۔مسلک اہل سنت کے بے باک ترجمان، غیرت مند مبلغ اسلام کی عظمتوں کے امین اور بزرگان کرام کی اقدار و روایات کے پاسبان تھے، اہل کراچی ان کے احسانات سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے، انہوں نے بالخصوص

عروس البلاد کراچی کے در و بام اور گلی کوچوں میں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و ناموس کے پھریرے لہرائے اور ہر پیر و جواں کو مسلک حق سے روشناس کرایا وہ اپنی ذات میں انجمن تھے انہوں نے مختصر مدت میں تن تنہا وہ کام کیا جو دوسرے مل کر مدتوں میں بھی نہ کر سکے۔

آفریں باد بریں ہمتِ مردانہ تو

اللہ کریم حضرت خطیب اعظم پاکستان کے علمی روحانی اور تبلیغی فیوض و برکات کو حضرت کے جانشین خطیب ملت حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی زید مجدہ کے ذریعے سے بکمال و تمام جاری و ساری رکھے۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

GOOD NEWS
The long wait is finally over

It's wonderful news that the English version of the renowned masterpiece **"Shaam-e-Karbalaa"** by the esteemed Fonder of Jamaa'at Ahle Sunnat Khateeb-e-A'zam Hazrat Maulana **Muhammad Shafee Okarvi** *(Allaah have mercy on him)* has been published by Ziyaa-ul Qur'aan Publications. This book holds significant value as it presents the accurate events of Karbalaa with exceptional authenticity and certification. Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)*, the Founder of Jamaa'at Ahle Sunnat, had a unique style of narrating the events of Karbalaa, which continues to captivate audiences worldwide. His special way of describing the events is cherished by many even now, and this book reflects that same essence.What makes this publication even more valuable is the inclusion of verses in Arabic, Persian, and Urdu languages with Roman and English translations. This multi-lingual approach ensures that a wider audience can access and understand the details presented in the book.Undoubtedly, "Shaam-e-Karbalaa" stands out as an unparalleled and authentic resource on the subject. For English readers, this book is indeed a precious gift, offering a comprehensive and reliable account of the events of Karbalaa.

This book is uploaded on this website:
www.kaukabnooraniokarvi.com
Hard copy is **NOW** available from
Ziyaa ul Qur'aan Publication

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

حضرت علامہ ومولانا خطیب اعظم پاکستان
مفتی محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ العزیز
ایک عبقری شخصیت

ازقلم: خادم الاولیاء فقیر سید احمد علی شاہ حنفی سیفی ترمذی

الحمد للّٰہ ربّ العلمین والصلوۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین وعلی اٰلہٖ واصحابہ اجمعین۔ اما بعدحضرۃ العلام السیف الصمصام زبدۃ العلماء العظام صاحب المناقب العلیۃ والفہم الثاقب جامع التحقیق والتدقیق، معلم الحق والتصدیق، الحبر النحریر بالذہانہ والذکاوۃ الفاضل الجلیل، محب الرضا، فصیح اللسان والبیان، الادیب الکامل، عاشق الرسول ﷺ، المتشرف بالعلوم العملیہ والنظریہ، الغیور، الشجاع، المجاہد، التقی، الجواد، مولی المسٰکین، المحب فی اللّٰہ والمبغض فی اللّٰہ، صاحب الشریعۃ ومرشد الطریقۃ اعنی ،الشیخ الفاضل المفتی محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ العزیز تیز دھار تلوار، صاحب مناقب عالیہ، سریع الفہم، تحقیق وتدقیق کے جامع، حق و سچ کے معلم، ذہین وذکی، صاحب قلم، فاضل جلیل، امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے محبّ، زبان و بیان کے شہ سوار، ادیب کامل، عاشق رسول ﷺ، پاسبان مسلک رضا، علوم علیہ ونظریہ سے متصف، صاحبِ بصیرت سیاست دان ومنتظم، غیرت مند مسلمان، بہادر، مجاہد، متقی، سخی، مساکین و ضرورت مندوں کے سرپرست، میری مراد حضرت پیر طریقت رہبر شریعت شیخ فاضل مفتی محمد شفیع اوکاڑوی قادری رضوی (اللّٰہ ان کی قبر مبارکہ پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے۔) جو اپنے وقت کے بے مثال مسلمان اور مجاہد تھے۔ جن کی زندگی مسلک حق کی خدمت کیلئے وقف تھی۔ جن کا جینا مرنا، اٹھنا بیٹھنا، اسلام کی تعلیمات کے مطابق تھا۔ حضرت مسلک حق اہل سنت کی خدمت کے لئے دن رات مصروفِ عمل رہتے تھے اور ایک عبقری شخصیت کے مالک تھے، جنکی شخصیت میں حق گوئی اور حق پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جو باطل قوّتوں کا ڈٹ کر بڑی بے جگری سے ہر محاذ پر برسرِ پیکار رہتی تھی اور اعلاء کلمۃ الحق کے معاملہ میں کسی مصلحت پسندی کا شکار نہیں ہوتی تھی۔ ایسی ہستی ہم مسلمانان اہل سنت کے لئے اللّٰہ تعالیٰ کی ایک نعمتِ غیر مترقبہ تھی۔

آپ جہاں ایک عالم دین وسماجی رہ نما ہیں، وہیں آپ ایک بہترین منتظم اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے انسان بھی ہیں۔ چوں کہ اسلام میں دین وسیاست الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اس لیے آپ نے نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی خاطر سیاست میں بھی حصہ لیا اور ایک بھرپور کردار ادا کیا جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت مولانا محترم، تحریکِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے قافلہ سالار

تھے، آج اس تحریک کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے، اس میں ان کی خدمات اور مساعی جمیلہ بنیادی اہمیت و حیثیت رکھتی ہیں۔

1970ء میں قومی اسمبلی کے امیدوار کی حیثیت سے کراچی کے سب سے بڑے حلقے سے سوشل اِزم کی یلغار کے خلاف مولانا نے انتخاب میں حصّہ لیا اور قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی قائم کردہ مجلسِ شوریٰ کے معزز رُکن نام زَد ہوے اور قوانینِ اسلامی کے ترتیب و تشکیل اور نفاذ کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیئے، علاوہ ازیں وزارتِ مذہبی امور کی قائمہ کمیٹیوں کے رُکن رہے۔ اپنی وفات سے چند ماہ قبل مرکزی محکمہ اوقاف پاکستان کے نگرانِ اعلیٰ اور یونی ورسٹی گرانٹس کمشن کے رُکن رہے۔ حضرت مولانا، قومی سیرت حکومتِ پاکستان کے بنیادی رُکن رہے اور سیاست میں رہنے کے باوجود کوئی کرپشن ان پر ثابت نہ ہوا۔ آپ نے سیاست میں رہتے ہوئے بھی کبھی اپنے ذاتی مفادات کی بات نہیں کی بلکہ ملکی اجماعی مفاد اور مسلک اہلِ سنت کے اجتماعی مفاد کی بات کی اور کسی سے ڈر کر نہیں بلکہ بےخوف ہو کر حکمرانوں کے غلط طرزِ عمل اور غلط پالیسیوں پر کھل کر تنقید کرتے اور بسا اوقات حکمران ان سے ناراض بھی ہو جاتے، مگر آپ حق کے معاملہ میں ان کی پرواہ نہ کرتے۔

تختِ سکندری پہ وہ تھوکتے نہیں   بستر لگا ہو آقا (ﷺ) جن کا تیری گلی میں

آپ نے سیاست میں رہتے ہوے بھی دینِ متین کی خدمت سے روگردانی نہیں کی بلکہ مختلف سرکاری، نیم سرکاری اداروں، بینکوں اور دفاتر میں ہونے والے پروگرامز میں مختلف دینی اور علمی موضوعات پر پُر مغز تقاریر کے ذریعے اہلِ سنت کے عقائد کا پرچار کیا اور انسانی فلاح و بہبود کی تلقین کی اور خاص کر نظریہ پاکستان کا تحفظ کیا اور ہر محاذ پر یہ پیغام برسرِ عام دیتے کہ پاکستان دوقومی نظریہ کے تحت وجود میں آیا اور ایک خالص نظریاتی اور اسلامی ریاست ہے جو دینِ اسلام کے نام پر وجود میں آئی۔ آپ خاص طور پر یہ باور کراتے کہ برصغیر پاک و ہند میں دوقومی نظریہ کے اصل اور اولین علمبردار حضرت سیدنا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہ تھے اور ان کے بعد حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ تھے اور ان ہی کی کاوشوں اور برکات کا نتیجہ تھا کہ ہزاروں علماء و مشائخِ اہلِ سنت نے اسی دوقومی نظریہ کی بنیاد پر قائداعظم کو اپنا وکیل بنا کر پاکستان بنانے کی بھرپور جدوجہد کی اور اس کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا تا آں کہ مملکتِ خداداد پاکستان معرضِ وجود میں آئی، بلا ریب پاکستان کا وجود علماء و مشائخ کی فکر و جدوجہد کا مرہونِ منت ہے۔ لیکن افسوس کہ آج اہلِ سنت اپنے انتشار اور افتراق کی وجہ سے اپنے تشخص کو کھو چکے ہیں اور اغیار ہمارے اسلاف کی محنتوں پر اپنا لیبل لگا کر اپنا نام چمکا رہے ہیں۔ خدارا اہلِ سنت ہوش کے ناخن لو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرو اور اہلِ سنت کی نشاۃ ثانیہ بقاء اور اپنا دینی ملی اور روحانی تشخص بحال کرنے کی مل جل کر اجتماعی جدوجہد کرو ورنہ۔

داستان تک بھی نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں

یہ ملک اہلِ سنت کے علماء، مشائخ اور عوام کی جدوجہد کا ثمرہ ہے اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری انہیں پر ہے۔ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک سنی کو میدانِ عمل میں اترنا ہوگا۔ اس لئے ہمارا

شاہین (پاکستان) اس وقت زاغوں کے تصرف میں ہے، آیئے عہد کریں کہ اپنے اس ارضِ وطن پاکستان کو تحفظ دلائیں گے تاکہ اس ارضِ وطن میں نظام مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں دیکھ سکیں (انشاءاللہ تعالیٰ!)

حضرت مولانا نے کراچی شہر میں اہلِ سنّت و جماعت کی طرف سے دس روزہ مجالسِ محرم اور جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس و جلسہ کے انعقاد کا سلسلہ شروع کِیا۔ چالیس برس میں حضرت خطیبِ پاکستان نے سینکڑوں موضوعات پر اٹھارہ ہزار سے زائد خطابات کیے۔ جو اب تک ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ مارچ 1984ء میں شرق پور شریف گئے اور اپنے پیرومرشد کی درگاہ پر حاضری دی جو وہاں ان کی آخری حاضری ثابت ہوئی۔

آپ کی دینی کاوشیں صرف وعظ و تقاریر اور مناظروں تک محدود نہ تھیں بلکہ تحریری، عملی و اصلاحی انداز بھی اس میں شامل تھا کیوں کہ آپ اس حقیقت سے مکمل آگاہ ہیں کہ کوئی بھی بات محض وعظ و تقریر تک محدود رہ کر جامع اثرات مرتب نہیں کر سکتی، اس لئے آپ نے اس طرف بھی بھرپور توجہ دی تاکہ حقیقت اپنے نقوش دیر تک قائم رکھ سکے۔ آپ نے مختلف علمی موضوعات پر کتابیں تحریر کیں اور متعدد فتوؤں وغیرہ پر مشتمل رسائل وغیرھا، جو ایک بیش بہا علمی و روحانی ذخیرہ ہے اور جس سے آنے والے لوگ بہت استفادہ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل شرفِ قبولیت سے نوازے اور انہیں مزید دین متین اور مسلک حق اہلِ سنت کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

جناب موصوف رحمہ اللہ اس شعر کے مصداق ہیں۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم　　رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

ختمِ نبوت کے مسئلے میں سیاسی سطح پر حضرت خطیب اعظم نور اللہ مرقدہ کا بھرپور کردار رہا ہے اور آپ نے دیگر علماء اہل سنت کے ساتھ مل کر ختم نبوت کا دفاع مجاہدانہ انداز سے کیا۔ ختمِ نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے، جس کا منکر قطعاً کافر و مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ نے عقیدہ ختمِ نبوت کو دوٹوک الفاظ میں بیان کیا ہے اور تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ جب کبھی کسی بد بخت نے قصرِ نبوت میں میخ گاڑنے کی کوشش کی تو مصطفیٰ ﷺ کے سچے عاشقوں نے ہمیشہ ان کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ ختمِ نبوت کے اولین رہنما خلیفہ اول خلیفہ رسول ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے دعویدارانِ نبوت کے خلاف کس طرح فکری و عملی جہاد فرمایا یہ اظہر من الشمس ہے۔ جب انگریز اور یہودی سامراج برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور دین متین سے والہانہ لگاؤ کو ختم کرنے میں ناکام ہوگئے تو اپنے مذموم مقاصد کے لیے اس زمین سے ایک غدار کو اپنا ہمنوا بنا کر اسے دعوی نبوت کرنے تک پہنچا دیا اور وہ بد بخت شخص جس کا نام مرزا غلام قادیانی تھا، قادیان کے بد بخت علاقہ میں پیدا ہوا اور جوانی میں آ کر دعویٰ نبوت کر بیٹھا اور وہ تاج جو سرورِ کون و مکان ﷺ کے سرِ انور پر اللہ تعالیٰ نے خود سجایا تھا، اسے اتارنے کی ناپاک کوشش کی، مگر چوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے دین کی خود حفاظت فرمائے گا اور دین کی حفاظت دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ ایک قرآن

اور دوسرا صاحب قرآن ﷺ، اور یہ دونوں اللّٰہ تعالیٰ کے نور ہیں، جن پر آیات قرآنیہ خود شاھد ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: **یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ باافواھھم ویأبی اللّٰہ الا ان یتمّ نورہ ولو کرہ الکافرون** ۔(التوبہ:۳۲) یعنی ''وہ (کافر) چاہتے ہیں کہ اللّٰہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللّٰہ تعالیٰ اپنے نور کو پورے کرے بغیر ماننے والا نہیں ہے، اگر چہ کافروں کو نا گوار ہو''۔ اس نور کو فروزاں رکھنے کے لئے اللّٰہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو منتخب فرماتا ہے تا کہ اس نور کی حفاظت کا وہ ذریعہ ووسیلہ بن کر اپنا نام تا قیامت زندہ رکھ سکیں۔ ہر ذی شعور اور انصاف پسند شخص جانتا ہے کہ جب مرزا غلام قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو علماء ومشائخ اہل سنت ہی نے سب سے پہلے اور پُر زور انداز میں اس کا رد کیا اور اس کے خلاف بھر پور جہاد کیا جن کے سرخیل حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ تھے۔ جنہوں نے کھلے عام مرزا قادیانی کو چیلنج کیا تھا مگر وہ بھاگ گیا کیوں کہ **ان الباطل کان زھوقا** ۔ (بیشک باطل مٹنے کے لئے ہی ہے)۔

1952-53ء میں تحریک ختمِ نبوت میں محض سید عالم ختمی مرتبت حضور ﷺ کی عزت و ناموس کے لیے بھر پور حصّہ لیا۔ ضلع منٹگمری (ساہی وال) اور پنجاب کی سرکردہ شخصیت تھے، حکومت نے قید کر دیا۔ دس ماہ منٹگمری جیل میں رہے۔ اسیری کے ان ایّام میں مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی کے دو فرزند تنویر احمد اور منیر احمد جن کی عمر بالترتیب تین سال اور ایک سال تھی، انتقال کر گئے۔ یہ دونوں مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی کے پہلے فرزند تھے۔ ان کی وفات کے سبب گھریلو حالت پریشان کُن تھے۔ کچھ بااثر لوگوں نے ڈپٹی کمشنر ساہی وال سے مل کر سفارش کی۔ ڈپٹی کمشنر نے جیل کا دَورہ کِیا۔ گرفتار شُدگان سے ملاقات کی اور مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی کو بالخصوص الگ بُلا کر کہا ''بچوں کی وفات کی وجہ سے آپ کے گھر کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ میرے پاس آپ کے لیے بہت سی سفارشیں ہیں۔ آپ معافی نامے پر دستخط کر دیں۔ آپ کا معافی نامہ عوام سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور آج ہی آپ کو رہا کر دیا جائے گا۔'' مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی نے جواباً کہا کہ ''مَیں نے عزت وناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے کام کیا ہے اور میرا عقیدہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، لہذا معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بچے اللّٰہ کو پیارے ہو گئے، میری جان بھی چلی جائے تب بھی اپنے عقیدے پر قائم رہوں گا اور معافی نہیں مانگوں گا۔'' اس جواب پر حکومت برہم ہوئی اور مزید سختی کی گئی، دفعہ 3 میں نظر بند کر دیا گیا اور ملاقات وغیرہ پر بھی سختی سے پابندی تھی۔ مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی نے آخر وقت تک صبر واستقلال سے تمام صعوبتیں برداشت کیں۔ اوکاڑا میں قیام کے دوران دِینی ومذہبی اور ملی سماجی امور میں ہمیشہ نمایاں طَور پر حصّہ لیتے رہے اور جو کوئی آپ کی ان دینی خدمات سے روگردانی کرتا ہے ایسے شخص کے حق میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ، **وھذا رجل سفیہ لم یعرف نفسہ ولا دینہ ولا دنیاہ ولا امہ ولا اباہ مثل من انکر العیان** (البز دوی، ص 150) یعنی یہ وہ بے وقوف شخص ہے جو نہ اپنے آپ کو جانتا ہے، نہ اپنے دین کو، نہ اپنی دنیا کو، نہ اپنی ماں کو اور نہ اپنے باپ کو، اس کی مثال اس طرح ہے جو ظاہر اور روشن چیزوں کا انکار کرتا ہے اور ان کی مثال اس طرح ہے: **ومثالہ کمن کان یضرب راسہ بالجبل لیکسر الجبل وانہ**

لایدری انه لا وبال علی الجبال وانما الوبال علی راسه ما احسن ما قال ان من کدر التراب علی القمر لا یقع الا علیه او بصق الی السماء الا یرجع الا الیه۔(شرح میزان عقائد،ص ۱۳۱)

یعنی اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنا سر پہاڑ پر مارے اس خیال سے کہ پہاڑ کو توڑ دے جب کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا وبال پہاڑ پر نہیں بلکہ اسی کے سر پر ہوگا (یعنی اسی کا سر زخمی ہوگا)۔ کسی نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ جو شخص مٹی کو چاند پر پھینکتا ہے تو مٹی اسی کے سر پر گرتی ہے یا جو شخص آسمان کی طرف تھوکے تو تھوک اسی پر واپس لوٹتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت خطیب اعظم نور اللّٰہ مرقدہ ایک عبقری شخصیت کے مالک تھے جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے گوں نا گوں صفات سے نوازا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنے دین کا درد اور جذبہ وافر مقدار میں عنایت فرمایا ہے۔ **ذالک فضل اللّٰہ یوتیه من یشآء**۔۔۔الخ یہ اللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمادے۔ آپ محسنِ اہل سنت اور داعی اہل سنت تھے۔ آپ کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ اہل سنت کے تمام دھڑوں میں اتحاد کے علم بردار ہیں اور آپ کی دیرینہ خواہش یہ ہے کہ اہل سنت (یا رسول اللّٰہ ﷺ کہنے والوں) میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو، تاکہ باطل اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف منظم انداز میں مقابلہ کر کے حق کا بول بالا کیا جا سکے اور دوسری طرف آپ باطل اور بد مذہب فرقوں کے ساتھ اتحاد کو بالکل ناپسند کرتے ہیں۔ گویا کہ حضرت نور اللّٰہ مرقدہ کی شخصیت اس آیتِ قرآنیہ کی عملی صورت ہے: **اشدآء علی الکفار رحماء بینهم** ۔یعنی کافروں پر سخت ہیں جب کہ آپس میں (مومنین کے لیے) نرم ورحیم ہیں۔

اللّٰہ تعالیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ حضرت خطیب اعظم قدس سرہ العزیز کی مرقد پر انوار و تجلیات کی بارش فرمائے اور آپ کے صاحب زادے حضرت علامہ مولانا عاشق رسول ﷺ پاسبانِ مسلک رضا، مجاہد اعظم، سیف یزدانی حضرت قبلہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتھم القدسیہ کی عمر دراز فرمائے اور اہلِ سنت پر ان کا سایہ تادیر قائم رکھے اور انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ نیز حضرت کے والد محترم اور حضرت کی خدمتِ دینِ متین و مسلک حق اہل سنت کی مخلصانہ جدوجہد کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں اپنے حبیب آقائے دو جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کو حضرت اوکاڑوی قدس سرہ العزیز کے فیوضات و برکات نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

فقط والسّلام

فقیر سید احمد علی شاہ حنفی سیفی ترمذی

مہتمم جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن، کراچی

منقبت

درشانِ خطیبِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ

از: تاج الفقہاء محامد العلماء علامہ مفتی

احمد میاں حافظ البرکاتی بارک اللّٰہ فی عمرہ

بے لوث اِک سخی تھے حضرت خطیبِ ملت
امّت کے اک ذکی تھے حضرت خطیبِ ملت

سینوں میں بھردیا تھا عشقِ رسول کیسا
لاریب اک غنی تھے حضرت خطیبِ ملت

جو کچھ انہوں نے حضرت احمد رضا سے سیکھا
اس پہ وہ کیا جری تھے حضرت خطیبِ ملت

سرکاری کی محبت کیسے ہمیں سکھائی
وہ عشق میں صفی تھے حضرت خطیبِ ملت

مہکادیا صفوں کو اپنی مہک سے جس نے
کھلتی ہوئی کلی تھے حضرت خطیبِ ملت

کیا خوشگوار جھونکے عشقِ نبی کے آئے
پھولوں کی اک جھڑی تھے حضرت خطیبِ ملت

علماء کی محفلوں میں اور عاشقوں کے دل میں
نکھرے ہوئے جری تھے حضرت خطیبِ ملت

میں نے بھی ان کو دیکھا تم نے بھی ان کو دیکھا
وہ کوکبِ دُرِی تھے حضرت خطیبِ ملت

کوکب تم ہی بتاؤ حافظ کو کیا خبر ہے
ہر دل کی وہ گھڑی تھے حضرت خطیبِ ملت

منقبت خطیب اعظم پاکستان

پیرزادہ محمد شوقین نواز شوق فریدی
مرکزی خانقاہ فریدیہ محمودیہ جوگیا شریف کھگڑیا، بہار (انڈیا)

اہلِ تقویٰ صاحبِ کردار ہیں میرے شفیع
ناشرِ دینِ شہِ ابرار ہیں میرے شفیع
عاشقانِ مصطفیٰ کے واسطے غم خوار ہیں
اہلِ شر کے واسطے تلوار ہیں میرے شفیع
افتخارِ اہل سنت حق نما، حق آشنا
کاروانِ دین کے سالار ہیں میرے شفیع
ملکِ پاکستان ہی کیا دیکھا ہے اطراف میں
نام لیوا آپ کے بِسیار ہیں میرے شفیع
حافظِ ختمِ نبوت مردِ مومن، رعب دار
آپ سیفِ حیدرِ کرار ہیں میرے شفیع
عالمِ علمِ شریعت حافظِ قرآن اور
باصفا و صاحبِ اسرار ہیں میرے شفیع
عمر بھر کرتے رہے نشر و اشاعت دین کی
جنت الفردوس کے حق دار ہیں میرے شفیع
حضرتِ کوکب کے جلوؤں میں جھلک ہے آپ کی
آپ جیسے ہی بڑے دل دار ہیں میرے شفیع
التجا شوقِ فریدی کی ہے کہ کرلیں قبول
جو رقم میں نے کئے اشعار ہیں میرے شفیع

نذرِ عقیدت

از خلیفہ شیخ الاسلام
مولانا قیام رضا قادری، ممبئی

رہبر و سردار علامہ شفیع
عاشق سرکار علامہ شفیع
آپ کی تقریر سن کر دیں فروش
ہوگئے لاچار علامہ شفیع
مات کھائے ہیں یزیدی بھیڑئے
آپ سے ہر بار علامہ شفیع
آپ کی مرقد پہ ہے صبح و مساء
نور کی بوچھار علامہ شفیع
سخت بجلی تھی عدوئے دین پر
آپ کی گفتار علامہ شفیع
خدمت دین متیں کرتے رہے
رات دن سرکار علامہ شفیع
میں بھٹک سکتا نہیں ہوں راستہ
میرے ہیں سالار علامہ شفیع
سچے عاشق تھے یہ اہل بیت کے
خوب تھے زردار علامہ شفیع
آج بھی محسوس ہوتی ہے ہمیں
آپ کی مہکار علامہ شفیع
ہے سنا میں نے اکابر سے یہی
تھے بڑے دل دار علامہ شفیع
تیرا کوکب جو چمکتا ہے سدا
تجھ سے ہے ضوبار علامہ شفیع
کافی ہے غدار آقا کے لئے
تیری اک للکار علامہ شفیع
رکھتے تھے ہر وقت اپنے ہاتھ میں
عشق کی تلوار علامہ شفیع
اے قیامِ قادری کہہ دو یہی
ہیں مرے سردار علامہ شفیع

Wish for a **Ph.D** to be completed on ***Khateeb-e-A'zam*** **Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi**

(Allaah have mercy on him)

"We eagerly anticipate the completion of a Ph.D. thesis in English, Arabic, or other languages by a scholar from outside Pakistan focusing on the revered qualities, impactful contributions, and profoundly insightful books of my esteemed father, *Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat* [The Reviver of the Sunni Path], *Khateeb-e-A'zam* Hazrat Maulana Muhammad Shafee Saahib Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Enthusiastic students willing to undertake research papers for a Ph.D. or MFIL degree on this subject are encouraged to reach out to us, as we are committed to providing comprehensive support and resources for their studies.

The translated English versions of Hazrat *Khateeb-e-A'zam's* *(Allaah have mercy on him)* books, a result of the Academy's translation efforts, are now available. It is our aspiration that these translations not only benefit the world but also serve as a means of further propagating the teachings of our faith. We urge Islamic scholars residing abroad to incorporate these materials into their educational institutions and scholarly circles, encouraging dedicated individuals to explore and contribute to this endeavor. Your involvement would bring us great joy."

Kaukab Noorani Okarvi

خواہش ہے کہ میرے والدِ گرامی مجدد مسلکِ اہلِ سنّت خطیبِ اعظم حضرت مولانا **محمد شفیع صاحب اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی کثیر الصفات شخصیت، کثیر الجہات خدمات اور ضخیم کتب پر پاکستان سے باہر بھی انگریزی، عربی یا کسی اور زبان میں پی ایچ ڈی کی جائے۔ پی ایچ ڈی یا ایم فل کا مقالہ لکھنے کے شوقین طلباء و طالبات ضرور ہم سے رابطہ کریں۔ ہم مواد فراہم کریں گے اور مکمل تعاون کریں گے۔ خطیبِ اعظم کی کتب کے ہم نے انگریزی تراجم کرائے ہیں تا کہ دنیا کو اس سے فائدہ پہنچے اور دین کی مزید ترویج کا سبب بنے۔ بیرونِ ملک مقیم علماء اپنے مدارس اور اپنے حلقے میں دیکھیں کہ کوئی محبت و عقیدت والا ایسا ہو جو یہ کام کرے، ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

بہت ضروری
IMPORTANT

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت ضروری
IMPORTANT

ان تمام دوستوں کو جو فیس بک استعمال کرتے ہیں یہ آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ فیس بک پر مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان نےاکیڈمی کے نام کا ایک فین پیج اور ایک حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام کا فین پیج ، ایک فین پیج حضرت خطیبِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نام سے اور ایک فین پیج جامع مسجد گل زارِ حبیب کے نام سے بنایا ہوا ہے ۔ ان چار کے سوا کوئی بھی پیج آفیشل اور صحیح نہیں ہے ۔
جن لوگوں نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام سے پیج بنائے ہوئے ہیں ہم اُن سے عرض گزار ہیں کہ وہ ایسے تمام پیج بند کردیں تاکہ کسی غلط استعمال کی گنجائش نہ رہے ۔ احباب سے عرض ہے کہ درج ذیل عنوانات کے سوا کسی اور پیج کو صحیح گمان نہ کریں اور ان کے سِوا کسی کو ہمارے پیج جان کر کوئی رابطہ نہ کریں ۔
شکریہ

The web pages listed below are made and managed by the members ofthe MaulanaOkarvi Academy (Al-Aalami). We DO NOT have any other websites, social media pages, or accounts therefore we are not responsible for the content on the unofficial sites.

http://www.kaukabnooraniokarvi.com
http://www.okarvi.com
http://shafeeokarvi.blogspot.com/

https://www.facebook.com/Allaamah.Kaukab.Noorani.Okarvi.FanPage
https://www.facebook.com/Hazrat.Maulana.Muhammad.Shafee.Okarvi
https://www.facebook.com/Maulana.Okarvi.Academy/
https://www.facebook.com/Masjid.Gulzar.e.Habeeb/
https://web.facebook.com/Okarvispeechesnetwork/
https://www.facebook.com/okarviforum/
https://www.facebook.com/okarvidigital/media/

https://twitter.com/Okarvi
https://twitter.com/MaulanaOkarvi
https://www.pinterest.com/okarvi/

http://www.dailymotion.com/maulanaokarviacademy
https://www.youtube.com/user/okarvispeeches
http://www.okarvispeeches.com/
http://www.sunnispeeches.com
http://www.youtube.com/c/AllaamahKaukabNooraniOkarvi

ہم خُرما وہم ثواب

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ** الباری و رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی اجازت سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ دو رکعت نفل (نمازِ حاجت) پڑھ کر اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ **313** (تین سو تیرہ) اصحابِ بدر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طفیل میری جائز حاجت پوری فرمادے تو مَیں 313 روپے اصحابِ بدر کی طرف سے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) گلستانِ اوکاڑوی (سابق سولجر بازار) کراچی کی تعمیر میں دوں گا۔ ان شاءاللّٰہ اس کی حاجت پوری ہوجائے گی۔

الحمدللّٰہ ! حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی اس بشارت سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہوچکے ہیں، لوگوں کا جائز کام ہوجاتا ہے اور مسجد بھی تعمیری مراحل طے کررہی ہے اور صدقہ جاریہ کا ثواب بھی بحمدہٖ تعالیٰ ملتا ہے۔ حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی اس زندہ کرامت سے آپ بھی اپنی مشکل دُور کرسکتے ہیں۔ مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کراچی شہر کی قدیم اور بڑی مساجد میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK64UNIL0112069901020247
فون نمبر	:	(021) 3225 6532

اطلاع

ملک بھر سے جو لوگ جامع مسجد گل زارِ حبیب ، جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب اور مزار شریف مولانا اوکاڑوی کی تعمیر و ترقی کے لئے عطیات بھیجنا چاہیں، ان کے لئے ''آن لائن بینکنگ'' کی وجہ سے یہ سہولت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں موجود یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی برانچ ہی میں ہمارا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ نمبر درج کر کے رقم جمع کرواسکتے ہیں ، اس طرح انہیں منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ ان احباب سے گزارش ہے کہ جب کبھی عطیات جمع کروائیں ہمیں بینک ڈیپازٹ سلپ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ضرور بھجوادیں تاکہ حساب میں دشواری نہ ہو۔

1- **جامع مسجد گل زارِ حبیب**

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK64UNIL0112069901020247

2- **جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب**

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2619-5
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK03UNIL0112069901026195

3- **مزار شریف مولانا اوکاڑوی**

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-1344-9
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK86UNIL0112069901013449

(یہ تینوں اکاؤنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کراچی کی کیانی شہید روڈ برانچ میں ہیں ۔)

گل زارِ حبیب ٹرسٹ کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں ۔

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

فون: 6532 3225 (021)

gulzarehabibtrust@gmail.com

خوش خبری

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے مجددِ مسلک اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی تبحر، عشقِ رسول (ﷺ) اور محققانہ بصیرت کی آئینہ دار تقاریر کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہُوا ہے، اب تک تقریباً پانچ سو اہم موضوعات پر متعدد تقاریر محفوظ کرلی گئی ہیں- ارادہ ہے کہ ان سب تقاریر کو کتابوں میں محفوظ کیا جائے (ان شاءاللہ تعالیٰ)

آپ ان تقاریر کی سماعت سے اندازہ کرسکیں گے کہ احقاق حق اور ابطالِ باطل کے لئے آج بھی یہ تقریریں بیش بہا سرمایہ ہیں-

علاوہ ازیں دس موضوعات پر وڈیو کیسٹیں بھی دست یاب ہیں- تقاریر کی یہ کیسٹیں خود بھی حاصل کیجئے اور اپنے احباب کو بھی پیش کیجئے، بلاشبہ یہ گراں قدر تحفہ ہیں-

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (ریکارڈنگ و پبلشنگ ڈوژن)

53- بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی- فون: 3452 1323

اپیل

۱۹۷۳ء میں مجددِ مسلک اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں 1900ء سے مسجد کے لئے وقف قطعہ اراضی پر گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ قائم کر کے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کی ازسرِ نو تعمیر کا آغاز کیا تھا- ۱۹۸۰ء میں گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ ہی کے تحت جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب (ﷺ) کا آغاز ہُوا-

بحمدہٖ تعالیٰ مجوزہ نقشے کے مطابق تعمیری کام مسلسل جاری ہے- ان اداروں کی تکمیل کے لئے آپ خود تعاون فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو ترغیب دیں- اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے- مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) ہی کے احاطے میں حضرت خطیبِ اعظم کا مزارِ مبارک بھی تعمیر ہو رہا ہے-

گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ

گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی- فون: 6532 3225 (021)

(اکاؤنٹ نمبر جامع مسجد گُل زارِ حبیب 010-2024-7)

(جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب 010-2619-5) یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کیانی شہید روڈ برانچ کراچی

Bismil Laahir Rahmaan Nir Raheem

The meaning of Politics is the reforming of Human Society and the facilitation of the people. In every Era the Religion of Islaam does our complete development and guidance in every corner and aspect of life. The Islaamic Scholars keep informing the people about the Islaamic System of Government. The Independence Establishment of Pakistan was for the practical implementation of Islaam. This reality is also proven by its constitutional History. Therefore; the Islaamic Scholars keep describing the political ideologies according to the *Holy Qur'aan* and the *Sunnah*. In this essay, Janaab Professor Shaiekh Aqeel Ahmad has tried to present a glimpse of the Political Ideologies of our worldly renowned the respected *Qiblah-e-Aalam* [Our Object of veneration of the World], Khateeb-e-A'zam Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. This essay was published in our 30th Annual Urs Magazine. Due to its inspiration and benefits we are now presenting its English translation for our English readers.Please view : **(Translated by : S.Y.Z Qaddiree)**

Political Ideologies of the Respected Hazrat Maulana Haafiz **Muhammad Shafee Okarvi**

(Allaah have mercy on him)

A politician before coming in the field of Politics promises the formation of a moderate society by doing public facilitation, social reforms and removing the social unevenness. It is necessary for a Politician of Islaamic Society that before coming in this field he must get full knowledge of the Political Ideologies of Islaam.

The meaning and details of Politics

According to, '*Lisaan-ul Arab and Taajul Uroos,*' [Dictionaries] the definition of Politics is this:

والسياسة القيام على شئ بما يصلحه والسياسة فعل السائس

"To stand for the correction of any thing is Politics and the work of skillful ingenious person or leader is called the Politics."

(Lisaan-ul Arab by Allaamah Ibne Manzoor, vol-6, pg.1061, Taajul Uroos Min Jawaahiral Qaamoos by Allaamah Murtazaa Zubaiedee, vol-4, pg.169)

He writes in accordance to the reference of Ibne Qaiyyim Jauzee, Imaam Shaafi'ee, and Ibne Aqeel:

فقال الشافعى : لاسياسة الا ماوافق الشرع فقال ابن عقيل السياسة ماكان فعلاً يكون معه الناس اقرب الى الصلاح وابعد عن الفساد

"Imaam Shaafi'ee have said only that politics (is worth accepting) which is according to the Islaamic Law. Ibne Aqeel have said that Politics is that work in which the general public is near improvement and goodness, and away from corruption and disturbance."

(At-Turuqul Hukmiyyah Fis-Siyaasatish-Shar'iyyah by Allaamah Ibne Qaiyyim AL Jauziyyah, pg.24, 25)

While Ibne Qaiyyim further writes in this topic that:

ان مقصوده اقامة العدل بين عباده وقيام الناس بالقسط

"It means, the aim of Politics is to establish justice amid the people and to make them stand for justice."

(At-Turuqul Hukmiyyah Fis-Siyaasatish-Shar'iyyah by Allaamah Ibne Qaiyyim AL Jauziyyah, pg.24, 253)

Imaam Raaghib writes in reference to the fundamental components of Politics that it has three components which are the following:

☆ عمارة الارض : *Imaarat - ul - Arz* (To inhabit the World)
☆ تنفيذ احكام الله : *Tanfeez Ahkaam-ul Laah* (To execute the orders of Allaah)
☆ مكارم الشريعة : *Makaarimish Shari'ah* (To hold virtuous character)

(Az Zaree'ah Ilaa Makaarimish-Sharee'ah by Allaamah Raaghib ?sfahaanee, chapter.8)

In reference to these ideas and the history of the Islaamic Politics it is written in Urdu Encyclopedia, '*Daairah-e-Ma'aarif-e-Islaamiyah*':

"In the History of the Muslims, the beginning of the Political Ideologies (regulations of Government) starts by the *Holy Qur'aan* itself. However detailed description is not found in the *Holy Qur'aan*. Although there are brief hints by which the detail of the rules can be complied. The Prophet's (who have also been the Kings) attributes have been described and to rule an Islaamic state (Politics) basic moral regulations have also been described. After the migration from *Makkah Mukarramah*, the human society which the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* had formed in *Madeenah Taieyyibah* by it a state also came into existence. Its brief rules or guiding rules are present in the sermon of, '*Hajjatul Wadaa* [The Sermon of the farewell Pilgrimage *[Hajj]* performed by the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* before departing from the world/Human charter].' In it the statements regarding the basic human rights and mandatory obligations are present."

(Urdu Daairah Ma'aarif-e-Islaamiyah (Urdu Encyclopedia of Islaam) by University of Punjab, vol: 11, pg. 484)

At the time of the establishment of the Islaamic Republic of Pakistan which has a dominance majority of Muslims, it was clearly evident by the sayings of its founders and the movement that was advanced for undertaking this mission that Pakistan is a Muslim State. After its establishment, it is present in *Qaraardaad-e-Maqaasid* [The Objectives Resolution] of 1949, and then the Islaamic Constitution of 1956, 1962, and 1973 openly explains that in this State the choice of rights and obligations will be in the light of the Islaamic Orders. For which some administrative departments came into being whose work was to assist the Government for the development of an Islaamic Society.

To make a state Islaamic, the biggest responsibility is enforced on the esteemed thorough religious Scholars that they will prepare the people according to it. Among the scholars also, only that group of scholars which keeps a vigilant eye on the political system of Islaam, modern political ideologies, public inclinations and in this content would be able

to correctly lead accordingly in the right direction.

The esteemed Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* who had not only witnessed the creation of Pakistan rather he closely associated with the legends of Pakistan, he got the opportunity to understand them, their ideologies about Pakistan and their aims for attaining it remained before his perception. Therefore; he took practical part in every such Movement whose purpose was the circulation and implementation of the Orders of *Allaah* Almighty.

The arrival of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* was a loop in this movement. He wanted the establishment of Islaamic System so that the aim of acquiring it could be practically implemented. The respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* stepped in the field of Politics from the platform of *Jamee'at-e-Ulamaa-e-Pakistan (JUP)*. Its founders and the legendary elders all of them fully supported Quaid-e-A'zam Muhammad Ali Jinnah for the Establishment of Pakistan. They did its exhibition on every occasion at the time of the Establishment of Pakistan. Now for correcting it there was only one ideology of this *Jamaa'at* [Organization] and that was the implementation of *Nizaam-e-Mustafaa (Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, and that this System would be implemented here as soon as possible so that the people of the country would live their lives in peace and harmony.

In regards to this, JUP decided to take part in the General Elections in 1970. After much persuasion of all the Scholars of Ahle Sunnat the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* decided to take part in the general elections. The perspective of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* was this, that the ruler of the Nation is their *Imaam* [chief]. It is necessary that the *Imaam* is the one who is pious [Allaah's fearing person] and abstinent [religiously self-disciplined]. So that he would direct the nation in the right direction and would solve its problems with righteousness. In regards to this the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* stated while addressing a public gathering:

"In *Shari'at-e-Mutahhirah* [The Purified Shari'ah of Islaam] any *faasiq* [a person who violates Islaamic laws/whose testimony is not accepted in the Islaamic court], *faajir* [wicked evil doer/sinner by action], *zaalim* [oppressor] and *Sharaabee* [alcoholic] is not worthy of doing the *Imaamat* [leadership]. Only that person can be worthy [qualified] for *Imaamat* who is pious [Allaah's fearing person] and religiously self-discipline. And if the *Imaam* [Leader] is not *Allaah's* fearing pious, dutiful, and just person then the system of the nation and country cannot function correctly."

(Daily Jang Karachi, Oct 28th, 1982)

What is the basic difference between the Islaamic System of Government and Western System of Government and which people should be given the correct vote?

When illiterate people elect people like themselves then what adversities are aroused from it? In reference to this the Respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* has said:

"As far as the question is, how should be the System of Government, then according of the *Holy Qur'aan* and *Sunnah*, the authoritative and the responsible Companions meaning by the consensus of the learned people and intellectual people one *Ameer* [Ruler/Chief] should be elected. Who in belief and practice should be a True Muslim, and in accordance to his intelligence and experience should have the skills of effective governance. For his help and support there should be such a *Majlis-e-Shooraa* [Federal Council/Parliament/Islaamic Think Tank], whose members are true believers and religiously abiding Muslims and who would have the ability of working in different departments of the government and in giving correct advice.

In the western democracy the Parliament is the Law-making [Legislative] department. However, in Islaam any person or people do not have the authority to make their laws by themselves. Rather the essence of Islaamic Law is the *Holy Qur'aan* and *Sunnah*, the consensus of the *Ummah* [Nation] and the assumption of *Shari'at* [Islaamic legal system]. This is the reason there is a difference between Islaamic and western democracy. As far as the right of giving opinion [to vote] in Islaam is concerned then the present adopted way of giving opinion [to vote] is not present anywhere in the *Holy Qur'aan* and *Sunnah* and the entire Islaamic history.

The right of giving vote should only be to those who have the ability and quality of giving the correct advice meaning the present adopted way of giving advice by every able and unable is not present anywhere in the *Holy Qur'aan* and the *Sunnah*. The right of giving vote equally by both the illiterate and the educated is against the intelligence and Islaam. In our country the majority is of uneducated people. They will not be able to differentiate who is capable of leading the nation in the correct meaning, and who cannot. Obviously they will bring forward people who are like themselves. In any way the noble and civilized people very rarely take part in elections. And those who take part then the bully [rascals] of the opposing party do not let them be successful and due to their civility and good-manners, they cannot contest with the aggressive unruly people.

(Daily Aman, Karachi, Aug 6th, 1980)

The important part of any political system is the democratic expression of opinions. That is to give the vote now when the illiterate

people will not be given this right, then the result of this will be more and more people will come in the field of education so that for the betterment of the Country and Nation they would be able to give their opinion in the election of a perfectly suitable leadership. If in the Western political system every person has the right to vote, then there the percentage of literacy is approximately ninety to hundred percent [90% - 100%], whereas in southern Asia and especially in Pakistan it is not more than just fifty percent [50%]. And the time when the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* said this three decades ago then it was even lower. The illiterate people could not differentiate between the right and wrong due to which such people came in power who could not carryout those necessary measures for the country, nation and the implementation of Islaamic system which was needed here.

In the election of 1970, the founder of the People's Party Zulfiqaar Ali Bhutto (Deceased 1979) and his associates were raising the slogan of Socialism. In response the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* articulated a strong rejection, saying:

"The dependence of our religious and worldly life is on this thing that we would over-look the false system for living our worldly life like socialism and would adopt the Islaamic law. Islaam is such a comprehensive and dominant system that it guides the humanity in every aspects of life. This is our misfortune that we by leaving such a profound religion for living find peace in wrong systems for living and foreign political ideologies. The opposition of the Religion is the opposition of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* which is a cause of misfortune and entrance to Hell."

(Daily Mashriq, Karachi, Nov 9th, 1970)

A short while before the election campaign when Zulfiqaar Alee Bhutto said while addressing a gathering of the women in Lahore that the first stone of the building of socialism was kept by the Prophet of Islaam and then the Caliphs practically followed it. In reply, to this the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* said:

"As being a humble servant of the religion I would like to warn especially Mr. Bhutto and the other politicians of Pakistan, who may be of any other group that for achieving their own political interest they should not use the name of Islaam, the Prophet of Islaam and the Four Honourable Companions as their tools. And they should not associate towards them such things which have no association with Islaamic Beliefs and Ideologies and they should certainly, certainly not play with the sentiments of the Muslims. They should know it is the saying of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, "Whoever has associated lies towards

[with] me that is which is against the happening he should believe his dwelling is in Hell." Must remember, the Islaam which the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* taught us, it was not the result of one or two campaigns or experiences etc., and its dependence was not on human's opinion rather its basis was only, only, [purely] the Revelations of Almighty Allaah and the Teachings of Allaah Almighty. The opinion of humans does not even have a slight interference in it.

Socialism has taken birth from the belly of the materialistic worshipping culture of the West and has also been raised in its laps. Its wealth is intellectuality, secularism, and materialist values. The difference between these two is only this much as there is the difference between Islaam and secularism [irreligious-ness]. Bhutto Saahib while replying to a question of the audience said that Communism is the extreme form of Socialism. We are conceived about Democratic Socialism which is functioning in several countries of the Western Europe. Its meaning would be this, Socialism is the beginning and its extreme is Communism.

Furthermore; the Democratic Socialism which is functioning in many countries of the Western Europe it is that System whose foundation was kept by the sacred hands of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. *Astighfirul Laah* [I Seek Allaah's Forgiveness] *Ma'aazal Laah* [I seek Allaah's Protection].

It seems Bhutto Saahib is unaware of his Islaamic teachings and is merely for the achievement of his own Political interests is trying to distort the Islaamic values."

(Daily Jang, Karachi, Feb 7th1968)

The respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* had the desire of implementing such an uncorrupted pure religious system in which there would not be any kind of patchwork of, '-ism.' Since the Islaamic system has this kind of force and empowerment within itself. After its implemented in any society this System has the capability to fully process all the affairs very efficiently. This is also evident from the statement of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi Saahib *(Allaah have mercy on him)* he stated,

"The difference between the human system and *Allaah's* System is like the difference between the Creator and the creation. And if a secular [irreligious] system has to be implemented in a Country than what was the aim of attaining the Islaamic Republic of Pakistan?"

What will be the Law of Pakistan and why the vote should be given to the Scholars?" In response to this he said:

"The Religious Scholars can correctly guide in the compilation of Islaamic constitution. Islaam is a complete system of life and the true law

which leads the humanity in every aspects of life. Also in the presence of such a thoroughly complete and supreme system, if we will beg the enemies of Almighty Allaah and the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* for a system like socialism then this will be our misfortune."

(Daily Jang, Karachi, Nov 6th, 1970)

During the 1970 elections, when any criticism was done at him from the other opposing political parties or any criticism would be raised in connection to JUP, then the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* would give its perfect reply very forcefully. However; even during this time, in the speeches and interviews of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* any word or sentence is not found which would be against the dignity of a religious scholar. Because the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* would often say that refined manner is the evidence of humanity. This is the reason that even in his criticism etiquettes were reflected. In reference to this he said:

"In the presence of the *Holy Qur'aan* the supportive patronizing of secular [irreligious] systems is misfortune of the Muslims. In the world and hereafter the guarantor of prosperity and welfare of the Muslims is only Islaam. In the past a party remained in power from several years; it did not do any work for the benefit of the general public. Rather during its tenure the affluent [wealthy] became more affluent [wealthier] and the poor became even poorer. A chairman of another party remained stuck to power continuously for eight years, he did not leave the chair, but as soon as he left the power, he thought of the poor people. All these people are deceiving the general public by the slogans of uprising Islaam and the Islaamic system. Those people who cannot accept the Rights of Almighty Allaah and His Beloved Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* how can they protect the rights of the people."

(Daily Mashriq, Karachi, Nov 29, 1970)

A personality having complete qualities and character can only be the one who along with *Huqooqul Laah* [The Rights of Almighty Allaah] also fulfills *Huqooqul Ibaad* [The rights of the People]. It was the viewpoint of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* that the ability in the right meaning to fulfill *Huqooqul Ibaad* can only be in someone who correctly fulfills *Huqooqul Laah* [The Rights of Allaah]. Since, it is also the Order of Almighty Allaah to fulfill *Huqooqul Ibaad* [The Rights of the People]. So the person who does not regard *Huqooqul Laah* [The Rights of Allaah] how can he fulfill the Rights of the People.

During the tenure of late President General Ziyaa-ul-Haqq (Deceased 1988), the *Qaumi Majlis-e-Shooraa* [Federal Council/Parliament] was formed. In which the renowned and important

people of every existing departments were made the members. The respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* was also requested several times by Ziyaa-ul Haqq, in the end this request was accepted by the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* in the interest of the Country and the Nation. The inaugural session of the *Shooraa* [Federal Council/Parliament] was held on January 11th, 1982, in the National Assembly Hall, in Islamabad with a lot of pomp and splendor.

After analyzing the discussion of *Majlis-e-Shooraa* [Federal Council] it seemed that the members of the *Shooraa* were able to openly express their thoughts regarding all the National matters and the issues of their consecutive areas. Since here we are talking about the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* therefore; as a member of *Majlis-e-Shooraa* [Federal Council] the way he participated in the argumentative discussions only that will be highlighted. In December 1981, the establishment of *Shooraa* [Federal Council] was announced. In January, 1982, the inaugural session took place, while in 1985, non-party elections took place. In this way the total age of *Majlis-e-Shooraa* becomes like three - four years. But the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* passed away during this time in April 1984. Therefore; he only remained the member of *Majlis-e-Shooraa* [Federal Council] approximately for two - two and a half years and he almost kept attending all the sessions.

Out of which he participated in discussions at different occasions in quite a few of them. The debate which took place in reference to the Labor Day in this the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* participated in full impressive style and said that we should make our laborer and hard-workers realize that our real compassionate is the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, who has identified their rights. He further emphasized regarding this:

"I would like to say that in this Universe the biggest Leader and Guide who leads and protects the rights of the laborer is our Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, who stated this, "Labor is the beloved of the Almighty *Allaah*, and in every occasion the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* worked alongside the sacred Companions *(Allaah be well-pleased with them)*.

When we will have connection with the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* then this thing will surface on the thoughts, hearts and minds of the laborers and we will tell them in the speeches that the Greatest Benefactor of the poor, orphans, widows and laborer is the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. They must be told, that beside the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* who is there in the entire Universe who has kissed the hand of a laborer.

In context to this I would like to forcefully endorse and appeal to my friends that when we want to make Pakistan an Islaamic Republic then we should not turn our minds and souls towards Lenin and Karl Marx rather turn them towards the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. When our focus will be towards *Sarwar-e-Dou Aalam* [The Chief of Both the Worlds] the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* then his Gracious glance will also be on us, and all our difficulties will become easy."

(Mubaahis [Parliament Discussion] Wafaaqee Majlis-e-Shooraa, Official Report Islamabad, Oct 25th1983, vol-4, pgs. 417-418)

In the October 1983 session of *Majlis-e-Shooraa* [Federal Council/Parliament], the sixth-year plan was being widely and persuasively discussed. In which there were debates regarding solving the issues of the people and giving them more and more facilities. The respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* talked about the difficulties in acquiring the basic needs of the people like housing, education, and employment. He directed attention towards the corruptions found in various departments. He paid the utmost stress on the practical implementations because it is only with the practical implementations by which any plan is embraced with success. While further explaining he stated:

"It is easy to make a plan; it is very easy to write an essay. But the thing which is the most difficult that is to act upon it. Without practical there are just many talks, there are also many speeches, many plans are also made but the real thing is to implement it. Regarding education I would also like to say that the style of education should be changed. In the past times, when the children who use to acquire knowledge they had etiquettes [respecting others/manners] in them, refinement in them, there was politeness in them. They use to respect the elders, and this was thought that this child is very well-educated. But these days you can see how much unprincipled wandering is there amid the students. There is how much rudeness and arrogance. Neither is there any respect for the elders, nor are there any good-manners. What is the reason for this, its reason is our way of teaching and the curriculum is not the best.

It should be made the best; the style of education should be changed. I have seen in some schools, colleges and universities that some teachers have Socialism in their minds and are staunch Socialists, and they make mockery [fun] of Religious matters. Also, there are some such teachers who are a victim of religious prejudice and they do not give the correct education and training to the children. You do see its effects that there is disharmony and disunity amid the students in the colleges and the universities. There are pro-party groups which should certainly not be in the education departments.

The minister of Planning Janaab Doctor Mahboobul Haqq in his speech

stated about sports, improvement of feature films and movies departments, improvement of rural areas, agricultural prosperity, and the issues of population. However; he did not mention anywhere about the propagation of Religion that what is his program about propagation of Religion. In some areas of Pakistan the Socialist and the people of India by their robust propagating are destroying and diverting the minds of the people.

In regards to this an envoy of intellectual scholars and learned people should be sent to such areas so that they can go there and clear the misunderstandings. More attention should be given to religious expansion. And those students who are acquiring religious education in Madaaris they should also be given the same facilities and amenities, which are given to the students of colleges and universities.

What plan has been made in the country about disorderly and chaotic conditions? Bribery is common in the offices and the departments. The public is being looted by both the hands. In course of this, honest and conscientious [just] people should come in all the departments so that instead of looting the people they would facilitate the people and consider themselves the servant of the people. Because the facilitation [looking after] of the public is also worship.

In the presence of Police, law, courts, jails and the execution areas, what is the reason for the increase in disorder, thefts, attempts of kidnapping, and now when even the National Accountability Bureau [NAB] is also made. Even besides this, disorder and mismanagement has been increasing. For its prevention the officials who are corrupt, dishonest and oppressive they should be given much callous [severe] punishments so that the condition of our country is rectified. The general public would prosper and they would get their rights."

(Mubaahis [Parliament Discussion] Wafaaqee Majlis-e-Shooraa, Official Report Islamabad, vol-4, #9, pgs. 1107-1111, Oct 31st, 1983)

For public welfare prosperity plans are made and general public are told that facilities and amenities will be provided. But the amenities and facilities hardly reach the general public. The situations, incidents and observations are witness of this. The respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* along with being a religious scholar, always kept a very vigilant eye on every aspects and issues of civil life. He knew what were the basic and practical issues of general public, though this membership of *Shooraa* [Federal Council] was a Political designation and the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* only accepted this post for this reason that he does resonate his voice about the issues of general public and their difficulties from the pulpit and arch of the *Masjid*. Now he will also get a chance to raise voice for their rights from the National Assembly thus the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad

Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* whole-heartedly raised his voice forcefully for various such concerns. Also those issues which were very complicated he pointed it out in a very effective manner. It was the viewpoint of the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* that the foundation of the first brick of Islaamic System can only be put after solving the basic issues of the public. In the non-availability of education, health and employment the establishment of an Islaamic society is impossible.

For the creation of general peace and security, stopping the mischiefs and the practical implementation of Islaam, he said while debating on the interior policy of the country in the session of the Shooraa [Federal Council].

"The reality is this; the Government has not done the accountability of the corrupt politicians, officials and employees who are continuously busy in debasing this Government and are destroying the rights of the general public. There are certainly such people in the administration who are desperately trying to make the aims and intentions of the respected President of the Country unsuccessful.

The President of the Country always announces that Islaamic Law will be enforced in this country. I only say that just by saying, 'Islaam, Islaam,' Islaam will not come. Until it is not being practically exercised and there will not be any practical enforcement on it. Just by saying, 'water, water,' thirst is not be quenched until water is not drank. Similarly only by saying, 'Islaam, Islaam' the effects of Islaam will not be enforced until the Orders of Islaam are not followed.

The sincere suggestions of the members of the *Shooraa* [Federal Council] were not accepted by the government. Some of these suggestions were accepted and those big important suggestions which were in the benefit of the government and the country any importance was not given to them. Full attention was not given to the issues of the general public. Today we keep saying, 'Islaam, Islaam,' the people say alright we will welcome it. Islaam is our wish, is our desire but until these every day issues of ours till they are not being solved then what will we only do with slogans?

Kingdom is the name of Power. In *Islaam* the one who is the ruler, he is the president, he is the king, he is called the sultaan and the meaning of sultaan is might. The meaning of sultaan is power so the ruler who does not fully manage and does not give punishment to the criminals who do mischiefs in the country he does not have the right to rule. Because he is weak and the government is not run by weakness."

(Mubaahis [Parliament Discussion] Wafaaqee Majlis-e-Shooraa, Official Report Islamabad, vol-4, #15, pgs. 2215-2218, Nov 8th, 1983)

Regarding foreign interference, their agents, and the entering of

foreign arms the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* further stated:

"Foreign arms [weapons] are entering our country, are being distributed, even missiles are being confiscated. Highly dangerous weapons are being seized. I want to ask, how do they entering our country, they come from which routes? Those people who are the enemies of the country they are continuously doing explosions. Is this not the weakness of our government? They cannot even investigate or do they not know how do the weapons enter our Country? So, that government which cannot fix the condition of the people, is not able to give punishment to the rebels, is not able to solve the issues of the country, then that government does not have the right to rule the country. Only a government has a right to rule the country which could solve the issues of everyone, and would protect the rights of everyone. Would protect the borders of the country and would be able to make the general public prosperous."

(Mubaahis [Parliament Discussion] Wafaaqee Majlis-e-Shooraa, Official Report Islamabad, vol-4, #15, pgs. 2215-2218, Nov 8th, 1983)

It is the duty of the public and political leaders that after sitting in the chambers of the government instead of doing flattery they should do clear criticism on the short-comings and flaws of the government. Because the general public have this hope from their leaders, that they will raise an effective voice for solving their issues.

The restating of the matters which the respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* did in regards to political and social issues in his public gatherings with the same honest speeches he also asserted them in the Parliament. Irrespective, to this, will the government be happy or not happy with his unrestricted [open] criticism.

The way our respected Hazrat Allaamah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* kept resonating his voice in regards to seeing and keeping the Country of Pakistan happy and prosperous at internal and external levels, every today's citizen of Pakistan seems to be duet in his voice.

☆☆☆☆☆

EXPRESSION OF DEVOTED LOVE

I, Abdul Wahhaab Lateef Ashrafee, managing Trustee of Minara Masjid Trust, Mumbai would like to say "that the spiritual blessings of Auliyaa of Islam are not contained within the four walls but spread all over the world which has been my experience" In 1997 I went to visit my brother in Namibia, Africa and celebrated the month of ramadaan in Namibia.

Luckily for me. I found a set of 10 Religious cassettes in my brother's house.

Which were the extraordinary and spiritually enlightening speeches by Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi Saahib *Rahmatul Laali Alaieh* of Karachi , Pakistan.

The 10 cassettes were divided into five sets each starting with one set of Seerat e Mustafa *Sallal laahu Alaiehi wa Sallam* and 1 set each of Khulafaa e Raashideen.

In the environment of Ramadaan I was very happy on finding this treasure and I listened to all the cassettes multiple times and this is what led me to an extraordinary and beautiful understanding of Prophet Muhammad *Sallal laahu Alaiehi wa Sallam*, The amazing Life of the Great Companions, The fearlessness and valour of Hazrat Maulaa Alee Karramallaahu wajhahu ul kareem and Extraordinary administration of Hazrat Umar ibn Al Khattaab *Radiyal Laahu Anhu* . Since that day onwards involuntarily my heart and my soul expresses gratitude to Hazrat Maulana Shafee Okarvi Saahib for his exceptional effort and endeavour in preparing this compilation which I think would have taken months of strenuous hard work as at that time 25 years back Technology was still very basic.

That is why I say the Spiritual blessings of Auliya Allaah are not bound by the walls of the borders of a country and I was benefitted by the Spiritual knowledge and blessings of Hazrat Maulana Shafee Okarvi Saahib *Rahmatul Laahi Alaieh* in Namibia which is almost 7000 km away from Pakistan.

At that time I had prayed to meet or speak to Hazrat Maulana Shafee Okarvi Saahib which unfortunately I was not able to do but I thank Allaah Azzawajal for allowing me to speak to his true successor and a Profound Islaamic scholar Hazrat Maulana Kaukab Noorani Saahib who is taking his father's legacy of propagation of Islaamic knowledge forward in a commendable manner.

My Pir o Murshid Huzoor Shaiekhul Hind Allaamah Pir SYED SHAH KUMAIEL ASHRAF AL ASHRAFI AL JILAANI *Rahmatul Laahi Alaieh* of Kichhauchha Sharif used to say" Remembrance and following in the foot

steps of your Peer o Murshid and Auliya e Islam is in reality Sirat Al Mustaqeem and becoming *FANAA FISH SHAIEKH* is the biggest step towards reaching Prophet Muhammad *Sallal laahu Alaiehi wa Sallam* and through him Allaah Azzawajall ".

In the world of Islaam I am not even a speck of dust but due to incessant and unremitting spiritual blessings of My Peer o Murshid, I am very happy to say that in today's time Maulana Kaukab Noorani Saahib is also ***"FANAA FISH SHAIEKH"*** and I say with my experience that there are very few like him today in this world.

I also heard from my Peer o Murshid regarding a gathering held namely Jalsa ba Yaadgaar Mufti e Aza'm ALLAAMAH MUSTAFAA RAZAA KHAN *Rahmatul Laali Alaieh* where my *PEER O MURSHID* SYED KUMAIEL ASHRAF delivered the Presidential speech as *SADR E IJLAAS* and KHATEEB E A'ZAM PAKISTAN ALLAAMAH MUHAMMAD SHAFEE OKARVI SAAHIB *Rahmatul Laali Alaieh* was invited as the Special orator (Muqarrir e Khusuusi)in the Year 1982 at Mastan Talav ground mumbai .

Naat Shareef and final duaa was recited by *KHATEEB E A'ZAM PAKISTAN* ALLAAMAH MUHAMMAD SHAFEE OKARVI SAAHiB .

My *Peer o Murshid* used to eulogise his style of delivering lecture and I, *Al Hamdu lil laah* had a first hand experience of it.

May Allaah Azzawajal through the waseela of Hazrat Muhammad *Sallal laahu Alaiehi wa Sallam* protect Maulana Kaukab Noorani Saahib from all misfortune and give him long life with Aafiyat and accept all the service he has and done in his life for his Respected father Hazrat Maulana Shafee Okarvi Saahib *Rahmatul Laali Alaieh*.

I say for **"** *FANAA FISH SHAIEKH* **"** Hazrat Maulana Kaukab Noorani Saahib

" DIL E DARVESH KO AE AASMAA.N TAYREE ZARUURAT KYAA,
YEH WOH MITTI KA ZARRAH HAI JO KHUD SUURAJ KO CHAMKAA JAA'AY
JIGAR MEYN SOZ E ULFAT HO TOU DAY SHAAN E KHALEELI BHI,
KAY SHO'LAY MEYN QADAM RAKHDUUN TOU SHO'LAH PHOOL BAN JAA'AY"

Jazaa kal laahu Khairaa
Abdul Wahhaab Lateef Ashrafi.
Kichhauchha Muqaddasah.
Dated: 9/12/2023.

Bismil Laahir Rahmaan Nir Raheem

On the Appeal of
Maulana Muhammad Okarvi Academy *(Al Aalami)*
and Sawaad-e-A'zam Ahle Sunnat Haqeeqee
Every year on the third sacred Friday of the month of Rajab

International *Khateeb-e-A'zam Day*

Is celebrated. In this country and also overseas in all *Masaajid* of Ahle Sunnat Wa Jamaa'at in the Friday Sermons the sacred Religious Leaders and Orators present their devotional tribute and love to *Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat* [The Reviver of the True Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [The Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool (Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* [The Lover of the Holy Prophet *[Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam]*, *Muhib-e-Sahaabah wa Aal-e-Batool* [The Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Faatimah Allaah is well-pleased with them], *Mahboob-e-Auliyaa* [The Beloved of the Friends of Allaah], *Khateeb-e-A'zam* [The Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah **Maulana Muhammad Shafee Okarvi** *(Allaah would have mercy on him and elevate his grades)* and do *Faatihah Khawaani* for forwarding rewards. This act of them is the expression of their immense love and devotion for the Benefactor and the praised Celebrity of Ahle Sunnat Wa Jamaa'at and also their support of the True Path.

In Shaa Allaah Ta'aalaa like previous years this year also, on the third Thursday and Friday of the month of Rajab, the two day ceremonies of the central Annual Urs Mubaarak will be held in Jaame Masjid Gulzaar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, Gulistaan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi. It is requested to you that for *Ieesaal-e-Sawaab* [Forwarding Rewards] to Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy and him)* make arrangements for celebrating

Khateeb-e-A'zam Day
on Friday 02th February 2024

In Religious Centre's, *Masaajid* and *Madaaris* and become favorable near Allaah Almighty. *(Jazaa Kumul Laah Ta'aalaa)*

(Please must send the details to the newspapers and magazines about the events taking place in this connection for printing in thier publication.)

Contact: 0092 21 3225 6532
Mobile: 0306-2208613 / 0311-2029386
Email: gulzarehabibtrust@gmail.com

Accomplish Desires And Attain Rewards

Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat [Reviver of the true Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool (Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* [Lover of the Holy Prophet], *Muhibb-e-Sahaabah Wa Aal-e-Batuul* [Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Saiyyidah Faatimah Batuul *(Allaah is well- pleased with them)*], *Mahbuub-e-Auliyaa* [Beloved of the Friends of Allaah], *Khateeb-e-A'zam* [Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** had announced this with special permission that,

"If a person has any legitimate desire then he should read two *Rak'aat Nafl (Salaat/Namaaz-e-Haajat)* and supplicate to Allaah Ta'aalaa that by the mediation of **313** *As-haab-e-Badr* [**313** Participants of the holy-war of Badr] *(Allaah is well- pleased with them)* fulfill my lawful desire so from the side of **313** *As-haab-e-Badr*. I will give **313 rupees** for the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar), Karachi. *In Shaa Allaah* his desire will be fulfilled.

Al Hamdu Lil Laah! By the glad tidings of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)* till now millions of people have been benefitted, their lawful desires are fulfilled. And the Masjid is also gradually fulfilling the constructive stages and the rewards of *Sadaqah-e-Jaariyah* [Continuous Charity] is also being received. You can also dispel your difficulties with this living munificence of Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)* . Jaame Masjid Gulzar-e- Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is unique amid the ancient and big Masaajid of the city of Karachi.

Please cooperate in its construction. May Almighty Allaah give you excellent rewards.

Gulzar-e-Habib Trust
DoliKhaata, Gulistan-e-Okarvi
(Soldier Bazaar), Karachi
Tel: (009 221) 3225-6532
Account # 010-2024-7, Branch Code # 0699
IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247
United Bank imited, Kayani Shaheed Road Branch, Karachi
gulzarehabibtrust@gmail.com

Appeal

In 1973, *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* established the Gulzar-e-Habib Trust and started the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* in Doli-Khaata Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi, Pakistan on land dedicated for this purpose since 1903.

In 1980, under the management of Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Trust, Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was established.

Al hamdu Lil laah according to the plan the construction work is still in progress. For the completion of these holy institutes *(Masjid* and *Madrassah)*, please contribute and assist, and also motivate people in your circle to do so. May Allaah Ta' aalaa give you abundance blessings.

The holy shrine of *Khateeb-e-A'zam,* Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is also being constructed within the boundaries of the Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam).*

Gulzar-e-Habib Trust

Gulistan-e-Okarvi, (Soldier Bazaar), Karachi , Tel # (009 221) 3225 6532

Acc # Jaame Masjid Gulzar-e-Habib

010-2024-7, Branch Code # 0699

IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib

010-2619-5, Branch code # 0699

IBAN NO : PK03UNIL0112069901026195

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Mazaar Shareef Maulana Okarvi

010-1344-9, Branch code # 0699

IBAN NO : PK86UNIL0112069901013449

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

The donations given to Gulzaar-e-Habib trust are exempted from Incom tax.

یامحمد
امیر اہل سنت
زندگی وقف کی جس نے دیں کیلئے
اس کی پاکیزہ سیرت پہ لاکھوں سلام
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرس مبارک

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

خطیب پاکستان علیہ الرحمہ

وہ زندگی بھر چراغ روشن کرتے رہے۔

عشقِ رسول ﷺ ان کا شیوہ اور ذکرِ رسول ﷺ ان کا وظیفہ رہا۔

سمتوں میں ان کی صدائے حق کی گونج تھی۔ ملک ملک، قریہ قریہ، گلی گلی، دینِ مبین کا پرچم اٹھائے ساری زندگی وہ اندھیرے دُور کرتے رہے، روشنی پھیلاتے رہے۔

وہ مسیحا نفس تھے، معجز بیان، جمال پیکر، کمال مظہر......

انہیں مسلکِ اہلِ سنّت کے مجدد کا رتبہ ملا اور وہ خطیبِ اعظم پاکستان کہلائے۔

وہ اعلائے کلمۂ حق کا مبارک فریضہ انجام دیتے رہے، وہ زندگی بھر چراغ جلاتے رہے۔

مہرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسن اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد **شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ الباری و نور اللہ مرقدہ ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۴/اپریل ۱۹۸۴ء کو عازم عالم بقا ہوئے۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

ان کے نیاز مند، منتظمین مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، ارکانِ گل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ اور صاحب زادگان حسبِ روایت ماہِ رجب کی تیسری جمعرات اور جمعہ کے شب و روز اپنے مربی و مرشد کے لئے وقف کر رہے ہیں۔

41 ویں سالانہ جشن عرس سراپا قدس کی روح پرور تقریبات میں آپ کی شرکت حضرت مولانا قبلہ علیہ الرحمہ سے اظہار محبت و عقیدت کے علاوہ تجدید عشق رسول بھی ہے اور تائید مسلکِ اہلِ سنّت بھی۔

عرض گزار: **کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

(چیئرمین) مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، گل زارِ حبیب ٹرسٹ

ترتیب:

جمعرات: 1 فروری 2024ء (جامع مسجد گل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی)

عشاء کی نماز کے بعد چادر پوشی و گل پاشی اور علمائے کرام کے خطابات

جمعہ: 2 فروری 2024ء نمازِ جمعہ سے پہلے وردِ کلام ربانی، نمازِ جمعہ کے بعد ختم شریف، دعا اور ہدیۂ دُرود و سلام

رابطہ: 53۔بی، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی 74400

فون: 3452 1323, 3452 5343 مسجد گل زارِ حبیب 3225 6532 (009221)